قال رسول اللہ صلعم اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم
نسخہ لاجواب عجابہ انتخاب مخزن اسانید معتبر شیعون کے اقوال کی تردید موسوم بہ
الضرب المنکر
مصنفہ مولوی حاجی سید قسیم الدین احمد صاحب متوطن [illegible]
مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنو مین بہزاران خوبی طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لیس کمثلہ شئی وہو السمیع البصیر خالق کل شئی وہو علی کل شئی قدیر۔ الذی جعل طاعتہ
واجبۃ علی العباد فقال فی کتابہ المجید وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون وان من شئی الا
یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون۔ ولم یجب علیہ شئی فقال عز من قائل لا یسئل عما یفعل وہم یسئلون
وہو الذی ہدانا الصراط المستقیم صراط الذین انعم علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
ونجانا من النصب والرفض والتشبیہ والتعطیل والاعتزال والارجاء والجبر والقدر وغیرہا من البطالات
بلطفہ العمیم وفضلہ المتین۔ وہو الذی ارسل الینا رسلا مبشرین ومنذرین۔ وجعلہم ائمۃ یہدون
وانزل علیہم الکتب ہدی للمتقین المستعدین للوصول الی منازل الیقین لعل الامم بہا یہتدون
وخص من بین الرسل الکرام والانبیاء العظام حبیبہ ورسولہ الذی ﷺ لولاہ لم تخرج الدنیا من العدم
من ہو نورہ مظہر انوار التجلیات ومنبع اسرار الخفیات۔ وبہ اظہر اللہ العالم وجعلہ حلقۃ سلسلۃ النبوۃ والرسالۃ
اختتام وشہد علیہ بانہ خاتم النبیین ورحمۃ للعالمین وشفیع للمذنبین وسید ولد آدم اجمعین۔ وجعل امتہ

خیر امم الماضین۔ وو عد اصحابہ الکرام خصوصا منہم الخلفاء الراشدین بالاستخلاف فی الارض بعد النبی الکریم۔ وتمکینہم علی الدین المرضی القویم۔ وتبدیل خوف من الامن وان یعبدوہ ولا یشرکوا بہ شیئا الی یوم الدین ورضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ذلک الفوز المبین۔ فانجز وعدہ ولا یخلف اللہ المیعاد فسبحان ربک رب العزۃ عما یصفون۔ وسلام علی المرسلین۔ والحمد للہ رب العالمین۔ والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ سیدنا محمدن المصطفے افضل الانبیاء المرسلین۔ وحبیب رب العالمین الذی قال مثل اہل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق۔ واصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم۔ وانی تارک فیکم الثقلین ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ حبل الممدود من السماء الی الارض وعترتی اہل بیتی لن تفرقا حتی یردا علی الحوض۔ انظر کیف تخلفونی فیہما فبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بہذہ الاحادیث الثلاثۃ ان الشریعۃ کالبحر لا یمکن عبورہا بغیر اتباع القرآن علی تفسیرہا التی ثبتت بالتحقیق من اصحابہ العظام واہل بیتہ الکرام۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین فتبین بہذا ما قال اللہ تعالی فی شانہ العظیم بالمومنین رؤف رحیم۔ وجعلہ اللہ سراجا منیرا وانزل علیہ نورا مبینا فصار النا امامین فی کل حین وادان وکل مکان وزمان۔ لانہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نبی آخر الزمان۔ وکتابہ آخرما انزلت من الملک المنان۔ ما جعل اللہ ہدایتہما موقوفۃ ومقیدۃ بزمان دون زمان بل ہی الآن کما کانت من وقت البعث متزایدۃ فی کل مکان۔ ولما کانت الہدایۃ واحدۃ فہما الامام لا الامامان ونبینا وشفیعنا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم امام الانبیاء والمرسلین فقال کنت نبیا وآدم بین الماء والطین وعلی آلہ واصحابہ ہداۃ الاسلام ودعاۃ الانام لا سیما الخلفاء الراشدین وتابعیہم وتبع تابعیہم الی یوم الدین خصوصا منہم الاربعۃ المجتہدین الائمۃ المتقین رضوان اللہ علیہم اجمعین وصلی اللہ علی سیدنا محمدن النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واولیاء امتہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

امابعد امیدوار رحمت غفار محمد سید نسیم الدین احمد رضوی حنفی قادری شمسی مغفرت کرے اللہ تعالے اسکی اور اسکے اسلاف کی خدمت میں منصفین حق پسند کے التماس کرتا ہے کہ حضرات علما سے

شیعہ ہداہم اللہ تعالی کثیر سے علماء اہل سنت وجماعت کثرہم اللہ تعالی دست وگریبان ہین
بمصداق آیت کریمہ ۔ ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا ۔ تفرقہ جماعت مین انکی چاہتے ہین لیکن
بقول مخبر صادق ۔ ید اللہ علی الجماعۃ یعنی ہاتھ خدا کا جماعت پر ہے جسکا محافظ خدا ہے پاک
ہو اسکو مقابلہ سے اہل بطالت کے کیا باک ہو ۔ ہر ابر اہل حق یعنی علماء اہل سنت وجماعت
کے زیر ہی رہے ہین چنانچہ شاہد عدل اس قول کا رسالہ نصیحۃ المومنین وفضیحۃ الشیاطین
الملقب بہ تحفہ اثنا عشریہ ہے تصنیف لطیف خاتم المحدثین والمفسرین مولانا عبد العزیز دہلوی
علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ہے ۔ اگرچہ مقابل مین اسکے مومن جانسی ونقال کشمیری صوارم و
تنبیہ اثنا عشریہ وغیرہ بنا کر گئے ہین مگر خاک آفتاب پر ڈالنے سے کیا روشنی اسکی چھپتی ہے
خود منہ کی کھا گئے ۔ اور فاضل [illegible] رحمہ اللہ نے تنبیہ السفیہ ۔ ومولانا رشید المتکلمین اناراللہ برہانہ
نے رجوم الشیاطین [illegible] تنبیہ وتادیب کی اور انکو ذلت فاش دی ۔ اسپر بھی سر
بگریبان ہوئے وغیرہ مومن جانسی نے بحکم ؎ اگر بدر نتواند پسر تمام کند ❊ تشیید المبانی
وطعن الرماح وغیرہ [illegible] اسلام کی قائم کی مگر امام المتکلمین مولانا حیدر علی حاجی
حرمین شریفین مصنف منتہی الکلام ۔ وازالۃ الغین وغیرہما ومولانا لطف اللہ مصنف تفسیر
مظہر العجائب ورقیب [illegible] وغیرہما رحمہما اللہ [illegible] والمغربین نے نقض الرماح فی کید النباح
وطعن السنان وغیرہما سے بیخ وبنیاد اسکی کھود ڈالی لیکن بناے مذکورہ سے ایک خشت شکستہ
خشک استقصاء الافحام کے ذریعہ سے صاحب فاروق الاکبر علی اظہر کے ہاتھ لگی کہ اسی مادہ سے
اسنے بناء فاسد علی الفاسد قائم کر کے اہل حق کو دھوکا دینے کی فکر کی الا بحکم محکم ان الباطل
کان زہوقا یعنی باطل بتحقیق گم ہونے والا ہے بقول شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ ؎
کس نیاید بزیر سایہ بوم ❊ ور ہما از جہان شود معدوم ❊ کوئی دام مین اسکے نہ آیا اور قادر
قوی نے استیصال کا اسکے سامان کر دیا اور ایک بندہ ضعیف کو قوت دے کر مستعد کیا کہ
اس بناء اوہن البیوت کبیت العنکبوت کو منقلب علی اوباسہا دویارہا کرے ۔ اور

ہوشمند کرینگے ہر عاقل اسکو رائے سلیم سے اپنی بشرط دیکھنے رسالہ مزبور کے تسلیم
کریگا۔ کہ مولف متعسف کو نحو و صرف کی بھی استعداد نہین ہر شاہد اس قول کا تسمیہ رسالہ اتبر
بفاروق الاکبر بین عارف الامام والمنکر ہے۔ کہ آسمین بقول کسے خود غلط انشا غلط املا غلط
حضرت مولف متعسف ایک دو خطا سے تو متجاوز ہو گئے ہین آنسے دریافت کرنا چاہیے
کہ آسمین قافیہ کا بھی لحاظ ہے یا آنکا قافیہ تنگ ہوگیا منکر بکسر کاف صیغہ اسم فاعل معطوف
عارف الامام ساتھ اکبر بفتح الباء صیغہ اسم تفضیل کے کیونکر ہم قافیہ ہو سکتا ہے۔ شاید
مولف متعسف انی شستم کے عموم مین آکر واسطے قافیہ بندی منکر بکسر کاف کے زیر و زبر
اکبر مقولہ اپنے مین تمیز نہ کر سکا اور بے بصری مین زیر ہی کو اختیار کیا اگرچہ خلاف قواعد
صرفیہ ہوا حتی کہ جائے خندہ ہر ابجد خوان علوم عربیہ ہوا۔ مگر مولف متعسف عامل مثل مشہور
ہوا کہ گندھک باخشکہ اگرچہ گندہ است ایجاد بندہ است لاحول ولا قوۃ الا باللہ
حضرت کو تصنیف و تالیف کا بھی شوق ہے سچ ہے گر ہمین مکتب ست واین ملا۔ کار
طفلان خراب خواہد شد۔ یہ تو آنکی پہلی خطا ہے علم صرف مین اور دوسری خطا کہ نحوی ہے
اور آنسے صادر ہوئی یہ ہے کہ موصوف و صفت مین خیال تعریف و تنکیر کا نہ کیا لفظ اکبر معرف
باللام کیا اور آسکے موصوف مین سے حرف تعریف کو چٹ کر گئے یہ نادانی کا کام کیا اگرچہ
عم بزرگوار آنکے اپنی تقریظ مین کہ اُسی رسالہ اتبر پر دس گیارہ سطر بطور تبرک دست مبارک سے
اپنے لکھ گئے ہین خواہ بیدار ہی یا غفلت مین ہو اصلاح خطائے ثانی کی کر گئے ہین مگر غلطت
اولی مین وہ بھی گرفتار ہین اور الزام اول کے زیربار ہین۔ اور وقت تفصیل خطائے
مجمل آنکے ظاہر ہو گا کہ وے بھی اپنے برادرزادہ کے ہم خطا ہین اور کس قدر متحمل
اور زیربار ہین کہ ناصح برادرزادہ نافہم از انجام کار ہین اور تیسری خطا کہ خطائے منکر
اور حابط اعمال حسنہ مولف متعسف رسالہ اتبر ہے محصل تسمیہ رسالہ علی اظہر یعنی فاروق
الاکبر بین عارف الامام والمنکر ہے۔ صاحبان عقل ودانی و فہم کافی خوب واقف ہین کہ اس

خطاے ثالث ثلاثہ مین صرف مولف تحفۂ ہی خطاوار نہین بلکہ اسلاف سعدن اختلاف
اسکے بھی طعن ولعن کے سزاوار ہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا رایتم الذین
یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علیکم وعلی شرکم وافاکم انتہی یعنی جب دیکھو تم ان لوگون کو
کہ برا کہتے ہون اصحاب کو میرے پس کہو تم لعنت خدا کی تم پر اور شرارت وایذا پہ تمہاری
انتہی سچ کہا ہے کسی نے ع دشنام نہ ہبیکہ طاعت باشد ہ مذہب معلوم واہل مذہب
معلوم ہ اس فرقۂ سبابہ رافضہ کو خدا کا کچھ خوف و دہشت نہین رسول کی ذرہ برابر محبت
نہین جن لوگون کے زور تلوار نے اسلام کا نام بلند کیا اور کوشش بلیغ نے انکی ارکان
دین کو ارجمند کیا چار دیواری ایمان کی جنکی قوت سے قائم ہوئی۔ بناے ذکر کلمۂ طیبہ کی
جنکی ذات سے دائم ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنکی محبت کو اپنی محبت فرماتے ہین
اور انکی عداوت کو اپنی عداوت قرار دیتے ہین چنانچہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم
انتہی یعنی ڈرو اللہ سے شان اصحاب مین میرے نہ بناؤ انکو دشمن بعد میرے جو دوست
رکھے انکو پس میری محبت سے دوست رکھتا ہے انکو اور جو بغض رکھے انسے پس
میرے بغض کے ساتھ دشمن رکھتا ہے انکو۔ انتہی۔ انکو یہ مقلدین ابن سبا برا کہتے ہین
وکلمات لا یعنی شان مین انکی استعمال کرتے ہین قولہ تعالی کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم
ان یقولون الا کذبا انتہی۔ یعنی فرمایا خداے تعالی نے بڑا ہے کلمہ کہ نکلتا ہے منہ سے انکے
نہین بولتے وے مگر دروغ انتہی و افترا پردازی کا [illegible] شیعہ خصوصا مولف تحفۃ
رسالہ ابتر کے خیال کرنا چاہیے کہ دو اعتراض مخدوش ایک اہل علم پر فرقۂ حق
اہل سنت وجماعت سے وارد کیا جب جواب باصواب پا گیا جواب اعتراض دوم کے بارے سے سر
نہ اٹھا سکا وبقول محقق دروغ گورا حافظہ نباشد جواب مذکور کو نسیا منسیا کر گیا و جواب
اعتراض اول کے ابطال مین عادت جبلی وشرارت ذاتی کو اپنے دخل دیا یعنی طعن وتشنیع

اور زبان درازی حضرت مین اجل اصحاب نبی اثنا عشریہ حضرات کے اکثر چاہا اور
تحریف کلام مجید واقوال متقدمین کو پیشہ اپنا کیا اور کیون نہو اس مذہب کا مخترع
عبد اللہ ابن سبا صنعانی انھین محرفین سے تھا کہ جنکی شان مین خدا عزوجل نے
کلام پاک مین فرماتا ہے - یحرفون الکلم عن مواضعہ یہود کا یہ کام تھا کہ کلموں کو
جگہون سے انکی پھیر دیتے تو یہود جو تھے بعد آنکے باعث تقلید ابن سبا مسعود کے یہ
فرقہ شیعہ بھی محرف غنود ہوا چنانچہ انشاء اللہ تعالی عند التفصیل حال اضلال و تضلیل ظاہر
ہو گا - آمدم بر سر مطلب انکہ جب مولف متعسف تسمیہ رسالہ ابتر مین اپنی حد سے متجاوز ہو گیا
اور وہ نام اختراع کیا کہ شیطان الطاق و زرارہ کے اور ہوا شر من الیہود والنصاری یقول
حضرات آئمہ معصومین رضی اللہ عنہم کے) وہم و گمان مین بھی نہ آیا ہو گا اور شیخ صدوق و شیخ
حلی کے کان نے بھی وہ نام نہ سنا ہو گا پس بمصداق آیہ کریمہ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا - یعنی
بدلا بدی کا مثل بدی اسکے ہے بمضمون مصرع بدی را بدی سہل باشد جزا ♦ اور بفرمودہ شیخ سعدی
ہے نکوئی با بدان کردن چنان ست ♦ کہ بد کردن بجاے نیک مردان ♦ نام اس رسالہ
وافیہ کافیہ شافیہ کا کہ موجب مولف متعسف رسالہ ابتر ہے - الضرب المنکر علی فرق الابتر
رکھا گیا اگرچہ تکلم بہ کلمات غیر مہذبانہ طریقہ اپنا نہین لیکن الضرورات تبیح المحظورات
کلوخ انداز را پاداش سنگ ست ♦ اصل مطلب تحریر رسالہ ہذا سے یہ ہے کہ مولف متعسف
بعد مطالعہ اسکے طریق حق کو اختیار کرے - اور ایذا دہی سے اہل حق کی احتراز کرے
اور سب و شتم سے مومنین صالحین کی زبان اپنی روکے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے سباب المومن فسوق یعنی برا کہنا مومن کو فسق ہے اور فرمایا خداے علیم نے کتاب
کریم مین - بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ♦ ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون - یعنی
برا ہے نام فسق بعد ایمان کے اور جو نہ توبہ کرے پس وہی لوگ ظالمین ہین - ربنا افتح
بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین واہل الفرق الباطلۃ الی الصراط المستقیم

شارعین واجعلنا واخواننا من عبادک الصالحین واجعل رسالتنا ہذہ مقبولۃ عند عبادک
المقبولین وان ردہ القاسطون فانت احکم الحاکمین واجعل کاتبہا خیر ناقصۃ بفضلک
المبین یا ارحم الراحمین ووفقنی للخیر وباعدنی عن الشر واحفظنی من الآفات والبلیات
اعنی فی الدارین وکن لی معینا فی الکونین یا موفق یا مہیمن یا حفیظ یا معین وآخر دعوانا
ان الحمد للہ رب العالمین وسلام علی المرسلین وعلی عباد الصالحین الآن اشرع
فی المقصود مستعینا باللہ المعبود انہ مفیض الخیر والجود۔ واضح راے ارباب عقل سلیم وفہم
مستقیم ہو کہ جس وقت اس اضعف العباد نے رسالہ ابتر مذکورۃ الصدر کو سراسر
دیکھا جواب مجیب مصیب مین ہے کہ جواب مین سوالات سائل کئیب کے ہراول
اسی قدر عبارت کو مولف متعسف نے لکھا ہے اور اسپر اعتراضات کیئے ہین کہ جواب
خدشہ اول انتہی اس عبارت کے دیکھنے سے شک گذرا کہ مولف متعسف نے یہان پر
طریقہ اسلاف معدن اختلاف کا اپنے اختیار کیا ہے اور داد تحریف کی دی ہے چنانچہ
ہر گاہ برادر بجان برابر باعث تردید رسالہ ابتر اعنی برادرم مولوی محمد عبد الحی سلمہ اللہ
الاکبر نے اصل جواب مجیب مصیب کا نوشتہ دست خاص مجیب مصیب میرے پاس
بھیجا صاف روشن کالشمس فی نصف النہار ہوگیا کہ مولف متعسف محرف بیعدیل
اور متعسف بے مثیل ہے الغرض ایسی حالت مین اول نقل کرنی اصل عبارت جواب
مجیب مصیب کی ضرور ہوئی تاکہ وہ تحریف مولف متعسف ظاہر اور نقل صحیح سے اسکے ہر شخص فرق سمجھ جائے

نقل عبارت مجیب مصیب غفرہ اللہ در جواب سوال سائل کئیب ہداہ اللہ بلفظہ بلا زیادت

حدیث من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ۔ یہ حدیث فریقین ہے اسمین کچھ شک
نہین ہے پس اب بتایئے کہ آپ لوگ کا امام زمانہ کون ہے بیان فرمایئے جب امام زمانہ
آپ کا کوئی نہوا اور بغیر پہچانے ہوے امام زمانہ کے مرگئے تو موت آپ کی جاہل کی ہوئی
اور جاہل کے واسطے نہین ہے مگر جہنم + اور حدیث صحابی کی صحاح ستہ مین آپ کی موجود ہے

مگر یہ نہیں اس وقت سمجھو لی معلوم ہی کہ صحیح مسلم یا بخاری ہین ہی اس حدیث کا کوئی انکار نہین کر سکتا ہے۔ اور حدیث اور پکی صحیح مسلم و صحیح بخاری و اور کتاب مین بھی موجود ہی واضح رہے نحل وملل جواب خدشۂ اول۔ **قولہ** من مات الخ۔ **اقول** ترجمہ اسکا یہ ہی کہ جو شخص مرا اور نہ پہچانا اسنے اپنے زمانہ کے امام کو مرا مانند موت اہل جاہلیت کے **قولہ** یہ حدیث فریقین ہی الخ **اقول** ہم انشاءاللہ تعالی عنقریب امام زمانہ کو بتا دینگے اور اس حدیث کا جواب شافی دینگے لیکن باقرار آپ ہی کے ثابت ہی کہ یہ حدیث آپ کے یہان بھی ثابت ہی اب ہم استفسار کرتے ہین کہ آپ امام زمانہ کو پہچانتے ہین یا نہین اگر نہین پہچانتے۔ اور بغیر پہچانے ہوے امام زمانہ کے مرے تو موت آپ کی مثل موت اہل جاہلیت کے ہوئی اور آپ خود مقر ہین کہ جاہل کے واسطے نہین ہی مگر جہنم اور اگر پہچانتے ہین تو ہم پوچھتے ہین کہ وہ کون ہین ائمہ اثنا عشر ہین یا سوا انکے اگر سوا انکے ہین تو یہ ممکن نہین کس واسطے کہ امامت آپ کے یہان منحصر ہی ائمہ اثنا عشر ہین پس غیر انکا امام زمانہ نہین ہو سکتا اور اگر ائمہ اثنا عشر ہین تو ہم پوچھتے ہین کہ گیارہ امام سابقین سے ہین یا امام مہدی آخر الزمان لیکن شق اول پس باطل ہی اس واسطے کہ زمانہ ائمہ احد عشر اولین منقضی ہو چکا پس انمین کا کوئی اب امام زمانہ نہین ہو سکتا نہ باقی رہی شق ثانی وہ بھی ممنوع ہی اس واسطے کہ اگر مراد امام مہدی آخر الزمان ہون تو ضرور ہی آپ پہ اثبات انکے وجود کا اسواسطے کہ وجود اصل ہی اور معرفت فرع اور وجود فرع کا بدون اصل کے ممکن نہین ورونہ خرط القتاد۔ اور اگر فرض کیا جاوے وجود امام مہدی کا پس ہم آپ سے استفسار کرتے ہین کہ امام موصوف کی صورت و شکل کیسی ہی اور قد کتنا بڑا ہی اور داڑھی کیسی ہی اور کتنی بڑی ہی اور رنگ آپ کے بدن کا کیسا ہی اور کب پیدا ہوے اور کہان پیدا ہوے اور بالفعل کہان ہین و قس علی ذلک غیرہا من الحالات اور جب آپ اسکو بدلیل بیان نہ کر سکے تو عارف امام زمانہ کے نہوے اور جو مرے

تو بغیر پہچانے ہوئے امام زمانہ کے مرے اور ایسے شخص کے واسطے آپ خود ارشاد فرما چکے ہین کہ نہین ہی مگر جھنہم من حضر ببر الاخیہ فقد وقع فیہ قولہ پس اب بتائیے الخ اقول ہم لوگ کے امام زمانہ جناب رسالت مآب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین کس واسطے کہ امام کا اطلاق نبی پر بھی آیا ہی فرمایا اللہ تعالی نے خطاب کر کے طرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کے انی جاعلک للناس اماما ترجمہ مین تجھکو کرونگا سب لوگون کا پیشوا۔ انتہی اور حضرت ابراہیم نبی تھے پس ترجمہ حدیث مذکور کا یہ ہوا کہ جو شخص مرا اور نہ پہچانا اُسنے نبی آخر الزمان کو مرا مثل مرنے اہل جاہلیت کے اور اہل سنت وجماعت نبی آخر الزمان کو خوب پہچانتے ہین تو موت اُنکی مثل مومنین کے ہوگی نہ مثل اہل جاہلیت کے۔ یا مراد امام سے حدیث موصوف مین قرآن ہی اور اہل السنت والجماعت قرآن کو خوب جانتے ہین اظہر من الشمس ہی کہ کس قدر حفاظ اس فرقہ سنیہ مین موجود ہین بلکہ یہ نعمت عظمی انھین کے نصیب مین ہی اور ناظرہ خوان تو لاتعد ولاتحصی ہین پس موت اہل السنت والجماعت کی مثل موت مومنین کے ہوگی نہ مثل اہل جاہلیت کے۔ اور اگر امام سے حدیث موصوف مین خلیفہ ارادہ کیا جاوے تو بھی مضائقہ نہین اسواسطے کہ معنی حدیث مسطور کے یہ ہین کہ جو شخص مرا اور نہ پہچانا اپنے زمانہ کے خلیفہ کو درصورت وجود خلیفہ کے تو مرا مثل موت اہل جاہلیت کے کیونکہ معرفت شخص موقوف ہی اوپر وجود شخص کے کما لایخفی قولہ جب امام زمانہ الخ اقول۔ امام زمانہ ہمارے یہان کیون نہین ہین ہم ثابت کر چکے کہ امام زمانہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا قرآن مجید اور اگر خلیفہ مراد لین تو بھی کچھ قباحت نہین کما مر ہان آپ کے یہان البتہ کوئی امام زمانہ نہین معلوم ہوتا اگر ہو تو دلیل سے ثابت کیجیے۔ قولہ اور بغیر پہچانے ہوئے امام زمانہ کے الخ۔ اقول ہم ثابت کر چکے امام زمانہ کو لیکن آپکے یہان ابھی تک امام زمانہ ثابت نہوا تو خبر ابھی اسکی آپ ہی لوگون کے اوپر مترتب ہی قولہ تو موت آپ کی الخ اقول صواب یہ ہی کہ کہا جاوے تو موت آپ کی مثل موت اہل جاہلیت

سے ہوئی تند بر **قولہ** اور جاہل سے الخ **اقول** یہ قضیہ غلط ہے ہم پوچھتے ہین کہ ایک شیعہ جاہل ہے اور عزاداری امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوب کرتا ہے اور وقت ذکر واقعہ کربلا کے خوب سا روتا پیٹتا ہے تو ایسا شخص جنتی ہے یا جہنمی اگر جنتی ہے تو یہ قول آپ کا باطل ہوا کہ جاہل کے واسطے نہین ہے مگر جہنم اور اگر جہنمی ہے تو من بکی علی الحسین او ابکی او تباکی دخل الجنۃ کے کیا معنی ہین ہان اگر جاہل سے مراد اہل جاہلیت لیا جاوے تو البتہ یہ خدشہ دفع ہو جائیگا لیکن یہ ارادہ خلاف ظاہر ہے فتامل ولا تکن من الغافلین۔ **جواب خدشہ ثانی**۔ **قولہ** اور حدیث اصیحابی کی الخ **اقول**۔ اول و آخر حدیث کو حذف کر کے ایک لفظ حدیث کا لکھا اور اپنے مطلب کو بھی بیان نکیا کہ مطلب اس حدیث کے نقل کرنے سے کیا ہے لیکن ہم کہتے ہین کہ غرض اس حدیث سے یا طعن کرنا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر منظور ہے یا کوئی غرض آخر ہے۔ اگر کوئی غرض آخر ہے تو اُسکو بیان کرنا چاہیے کہ اُسمین نظر کی جاے اور اگر طعن کرنا صحابہ پر منظور ہے پس کلا و حاشا کہ اس حدیث سے کسی طرح مذمت صحابہ ثابت ہوتی ہو اب ہمین ضرور ہوا کہ بالکل حدیث کو نقل کرین بعد اُسکے رفع خدشہ کرین۔ فیجاء برجال من امتی فیؤخذ بہم ذات الشمال فاقول اصیحابی اصیحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شئی شہید فیقال لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم۔ ترجمہ لائے جاوینگے بعض مرد امت میری سے پس پکڑ لے جاوینگے اُنکو بائین طرف تو کہونگا مین یار میرے ہین یار میرے ہین پھر کہا جاویگا تو نہین جانتا ہے جو کچھ نو پیدا کیا ان لوگون نے بعد تیرے تب کہونگا مین جیسا کہ کہا بندہ صالح یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے (ترجمہ آیت) مین اُنسے خبردار تھا جب تک اُنمین رہا پھر جب تو نے مجھے پھیر لیا تو تو ہی ہے خبر رکھتا اُنکی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے (انتہی) پس کہا جاویگا یہ گروہ رہے پھرے اپنی ایڑیون پر جب سے جدا ہوا تو اُنسے انتہی۔ اب غور کرنا چاہیے کہ برجال من امتی کا لفظ فرمایا اور یہ دلالت

کرتا ہی قلت پر پھر آگے چل کے اصیحابی کا لفظ فرمایا کہ وہ صیغہ تصغیر کا ہی دلالت کرتا ہی تقلیل پر اس سے معلوم ہوا کہ اشخاص قلیل ہین اب اس حدیث سے بالکل صحابہ کا ارتداد سوائے

پانچ چھ شخص کے سمجھنا نہایت بعید ہی۔ آگے چلکے اخیر حدیث مین لفظ لن یزالوا مرتدین کا فرمایا۔ یہ دلالت صریح کرتا ہی کہ مراد اشخاص مذکور سے مرتدین ہین کہ موت انکی کفر پر ہوئی اب سیاق وسباق حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ ان اشخاص مذکور سے مراد چند قوم ہین کہ عہد خلیفۂ اول وخلیفۂ ثانی مین مرتد ہو گئے اور انکے ساتھ خلیفۂ اول وخلیفۂ ثانی نے قتال کر کے زیر وزبر کیا اور ان لوگون کو کسی نے اہل سنت وجماعت سے صحابہ نہین کہا ہی اور نہ کوئی انکی عظمت وبزرگی کا معتقد ہی۔ اگر کوئی کہے کہ لفظ اصیحابی کا فرمایا کہینگے ہم کہ اصحاب کے معنی لغت مین ساتھی کے ہین اور چند اشخاص انکے برسم رسالت وایلچی گری کے زیارت سے آنحضرت صلعم کی مشرف ہو جاتے تھے اور چند اشخاص منافقین بطمع حصول غنیمت کے لڑائیون مین آپ کا ساتھ دیتے تھے تو لغۃً انپر اصحاب کا لفظ صادق آگیا اور کلام اہل السنت والجماعت کا ان مین نہین ہی بلکہ کلام انکا ان صحابہ مین ہی کہ قائلین انکے ہین اور جب تک زندہ رہے خوب اجرائے اسلام کیا اور کفار کو مسلمان کرتے گئے اور تاحین حیات انکے حضرت علی کرم اللہ وجہہ شریک انکے رہے اور نماز وغیرہ احکام دینی مین اتباع انکا کیا اور انکے ساتھ لڑائیون مین شریک رہے ہان اگر انکے حق مین کوئی روایت موجود ہو تو پیش کیجیے۔ ورنہ خرط القتاد۔ اور کیونکر کوئی انکے حال مین کوئی روایت پیش کریگا حالانکہ قرآن مجید واحادیث صحاح مین واقوال عترت مین جابجا انکے فضائل ومناقب مذکور ہین اگر بالکل لکھین دفتر طول ہو جاوے لہذا ایک روایت پر نہج البلاغت کی کہ اصح الکتب شیعون کے نزدیک ہی اکتفا کرتے ہین۔ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تھا اسمین کی یہ عبارت ہی

اما بعد فان بیعتی یا معاویۃ لزمتک وانت بالشام فانہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر وعمر

وعثمان علی ما بایعوہم علیہ فلم یکن للشاہد ان یختار ولا للغائب ان یرد وانما الشوری للمہاجرین والانصار فان اجتمعوا علی رجل وسموہ اماما کان للہ رضا فان خرج منہم خارج لطعن او بدعۃ ردوہ الی ما خرج منہ فان ابی قاتلوہ علی اتباعہ غیر سبیل المومنین وولاہ اللہ ما تولی واصلاہ جہنم وساءت مصیرا ترجمہ اما بعد پس تحقیق بیعت میری ای معاویہ لازم ہوئی تجھکو اور تو شام مین تھا اس واسطے کہ بیعت کی میرے ساتھ اُس قوم نے کہ بیعت کی ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو اُس چیز پر کہ بیعت کی اُنکی اُسپر پھر نہی حاضر کو جگہ اسکی کہ پسند اپنا داخل کرے اور نہ غائب کو جگہ اسکی کہ رد کرے اور سوا اسکے نہین ہی کہ کار مشورہ واسطے مہاجرین و انصار کے ہی پس اگر جمع ہووین یہ کسی شخص پر اور نام کرین اسکا امام ہوگا آگے خدا کے پسندیدہ پس اگر خروج کرے کوئی خروج کرنے والا بسبب طعن یا بدعت کے پھیر لاوین اُسکو طرف اُسکے کہ نکلا اُس سے پس اگر قبول نہ کرے قتال کرین ساتھ اُسکے اسپر کہ تبعیت کی اُسنے غیر راہ مسلمانون کی اور پہونچاوے اُسکو خدا تعالے جدھر کو منھ کیا اُسنے اور داخل کرے اُسکو دوزخ مین اور بُری بازگشت ہی انتہی۔ اس سے بوجوہ متعددہ تفضیلت خلفاے ثلثہ اور مہاجرین اور انصار کی ثابت ہوتی ہی کہ اظہر من الشمس ہی اول یہ کہ دلیل لائے اپنی خلافت کی حقیت پر بیعت مہاجرین و انصار سے تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ مومنین عادلین تھے ورنہ کافرین اور فاسقین کی بیعت سے انعقاد خلافت راشدہ شرعاً محال ہی اور چونکہ انعقاد خلافت خلفاے ثلثہ انھین مہاجرین اور انصار کی بیعت سے ہوئی تھی تو خلافت خلفاے ثلثہ کی بھی راشدہ ٹھہری نہ باطلہ۔ دوسرے یہ کہ فرمایا حضرت علیؓ نے کہ نہین ہی کسی حاضر کو کہ پسند اپنا داخل کرے اور نہ کسی غائب کو کہ رد کرے یعنی بعد بیعت مہاجرین و انصار کے کسی کو شرعاً رد و بدل کرنا جائز نہین ہی پس چونکہ خلافت خلفاے ثلثہ انھین مہاجرین و انصار کی بیعت سے منعقد ہوئی تھی تو اب کسی کو انکار خلافت خلفاے ثلثہ جائز نہین تیسرے یہ کہ ارشاد کیا نہین شوری مگر واسطے

مہاجرین اور انصار کے یعنی سواے انکے اگر کوئی کسی امر کا شوری کرے تو نہ وہ شوری جائز ہو
نہ وہ امر اس سے فضیلت مہاجرین و انصار اور حقیت خلافت خلفاے ثلثہ رض بوجہ اکمل ثابت
ہوئی۔ چوتھے یہ کہ آگے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ مہاجرین اور انصار کسی پر جمع ہوں اور نام کریں
اُسکا امام تو ہوگا وہ پسندیدۂ خدا کا اس سے معلوم ہوا کہ جو کام یہ لوگ کریں پسندیدۂ خدا ہو اور
یہ لوگ خود پسندیدۂ درگاہ احدیت اور مقبول بارگاہ صمدیت ہیں ورالا فعل انکا کیوں مقبول
ہوتا اور چونکہ خلافت خلفاے ثلثہ رض بھی انھیں کے اجماع سے منعقد ہوئی تھی پس یہ خلافت
بھی پسندیدۂ خدا ٹھہری اور انکار اس خلافت کا انکار کرنا پسند خدا کا ہو۔ پانچویں یہ کہ ارشاد
فرمایا کہ جو شخص خروج کرے خلافت اجماعی مہاجرین اور انصار سے اور نہ پھرے طرف اُسکے
قتال کریں اُس سے اور پیروی کرنے غیر راہ مومنین کے داخل کریگا اُسکو اللہ دوزخ میں
اس سے کالشمس علی نصف النہار روشن ہو کہ یہ لوگ مومنین ہیں اور مخالفت انکی مخالفت
مومنین کی ہو اور سبب ہو دخول جہنم کا پس انکار خلافت خلفاے ثلثہ رض کہ باجماع مہاجرین
و انصار منعقد ہوئی ہو تبعیت غیر راہ مومنین کی ہو اور سبب ہو دخول جہنم کا فاعتبروا یا
اولی الابصار اب چاہیے کہ جو لوگ عداوت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے رکھتے ہوں
یا انکار خلافت خلفاے ثلثہ رض کرتے ہوں توبہ کریں ورالا مصداق ہونگے قول اللہ تعالے
و یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی و نصلہ جہنم و ساءت مصیرا کے وما علینا الا البلاغ فقط
انتہی بلفظہ الحبیب المصیب۔ واضح رہے کہ جواب خدشۂ ثانی میں جو حدیث نہج البلاغت سے
کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ نزدیک اکثر محققین فرقہ شیعہ کے اور بعض شیعوں کے نزدیک
قبل مصحف عثمانی کے ہو منقول ہو۔ صاف صاف زبان مبارک سے حضرت ابو الائمہ
المعصومین کے مظہر ہو کہ امامت میں حاجت نص صریح کی جانب شارع سے نہیں ہو موقوف
اجماع پر مومنین صالحین کے ہو اور امامت و خلافت حضرت ممدوح کی فرع امامت و خلافت
حضرات خلفاے ثلثہ رضوان اللہ علیہم کی ہو۔ کہ خود آں حضرت کرم اللہ وجہہ الشریف نے

علی رؤس الاشہاد حقیت خلافت و امامت پر اپنی اجماع صحابہ کرامؓ سے دلیل پکڑی اور ظاہر ہی کہ یہ قول مبارک آپ کا محمول تقیہ پر نہیں ہو سکتا کس واسطے کہ جب امام واسطے اظہار کلمہ حق کے باشمشیر وسنان مستعد ہو تقیہ اُسپر حرام ہوتا ہی اور اس وقت میں آنحضرت کرم واسطے قتال اہل شام کے طیار ہو چکے تھے پس تقیہ آنپر حرام ہوا جیسا کہ اصول سے اس فرقہ شیعہ امامیہ ہداہم اللہ کے مبرہن ہی ورنہ نزدیک ہر ذی عقل سلیم و رائے مستقیم کے نسبت تقیہ کی طرف حضرات آئمہ کرام کے امر سخیف اور قول باطل وضعیف ہی جب کہ حضرات شیعہ اثنا عشریہ موت وحیات کو اختیار و قبضۂ قدرت میں حضرات ائمہ معصومین علیہم وعلی آبائہم السلام کے جانتے ہیں پھر نسبت تقیہ نا مرضیہ آن حضرات کی جانب کیوں کرتے ہیں۔ تقیہ حالت خوف وخطر میں ہوتا ہی جسکے قبضۂ قدرت میں سلطنت دارین کی ہو اُسکو کس کا خوف ہی کہ عار تقیہ کا اپنی گردن پر لے اور کتمان حق کرے اور کلام حق ولاتکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ یعنی اور نہ پوشیدہ کرو امر حق کو اور جس نے چھپایا اسکو پس بالتحقیق شان یہ ہی کہ گنہگار ہی قلب اُسکا۔ کہ نہی شدید ہی اسکی مخالفت کرے حاشا جنابہم ثم حاشا جنابہم یہ فرقہ شیعہ ایسا ہی نسبت واہی تباہی طرف آن حضرات علیہم وعلی آبائہم السلام کے نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن کرتے چلے آئے ہیں اور حضرات ممدوحین کو بسبب اس نسبت باطل کے ایذا پہونچاتے آئے ہیں یہانتک کہ کلینی اصول الکافی میں باوجود شدت تشیع اپنے مقر ہی کہ الشیعۃ کانوا یکذبون علی الائمۃ وہم قد تاذوا منہم یعنی شیعہ دروغ باندھتے تھے ائمہ پر اور وے حضرات ایذا پاتے تھے اُنسے اور خود آنحضرت کرم نے جیسا کہ نہج البلاغت میں ہی فرمایا ہی علامۃ الایمان ان توثر الصدق حیث یضرک علی الکذب حیث ینفعک یعنی علامت ایمان کی یہ ہی کہ اختیار کرے تو صدق کو جہاں ضرر کرے تجکو کذب پر جہاں نفع دے اس قول متبرک سے تقیہ بر اسر باطل ہو گیا اور باطل ہوا عقیدۂ خلافت و امامت بلافصل حضرت علی کرم اللہ وجہہ الشریف اور وجوب تعین و تقرر امام کا اوپر باری عز اسمہ کے جیسا کہ

متعلق ہے یہ فرقہ شنیعہ ہے عنقریب بیان اسکا آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور قبل تسوید اصول
باطلہ مذہب متعصب کے شروع ہم مجملاً بیان کرتا حال احداث اکا اس فرقہ شیعہ کے
پس اصل حقیقت اسکی از روے روایات معتبر کے یہ ہے کہ جبکہ بعہد سعادت عہد حضرات خلفا
ثلثہ کے شہر و بلاد کفار کے ہاتھ سے صحابہ رسول اللہ کے مفتوح ہوئے اور زمانہ دولت اُن
کفار کو زایل ہوئی یہانتک کہ زنان و دوشیزہ انکی فراش اورانی اہل اسلام ہوئیں اور اطفال
انکے کنیزک و غلام اجلاف عرب ہوے ناچار عہد میں خلیفہ اول و خلیفہ دوم کے بسبب
غیرت کے ساتھ قتال و جدال سیفی و سنانی کے مصروف رہے چونکہ نصرت الٰہی یار و
مددگار فرقہ اہل اسلام تھی ذلیل و خوار ہوے پس ناچار ہوکر عہد مین خلیفہ سوم کے حیلہ
دوسرا شروع کیا چنانچہ بہت جماعت انکی بظاہر اسلام لاکر تخریب مین فرقہ اہل اسلام
کے متوجہ ہوئی تا آنکہ ہجوم غفیر مردمان نے خلیفہ سوم سے بغاوت کی پس وہ جماعت
فرصت پاکر اطراف و جوانب کوفہ و نواحی عراق سے مدینہ منورہ مین داخل ہوئی
اور تقریر فتنہ انگیزی کی کہ سالہا سال سے تجویز کر رہے تھے بر ملا کہنے لگے پس
جس وقت خلیفہ چہارم مسند نشین خلافت ہوے اُس جماعت نے اپنے تئین شیعیان
علی ملقب کیا اور اپنے کو محبین سے اس جناب کے ظاہر کیا اور سرگروہ اس جماعت
کا عبد اللہ ابن سبا یہودی یمنی صنعانی تھا اُسنے ہر ایک کو اہل فتنہ سے ترغیب دی
کہ اول تم لوگ اظہار کمال محبت و اخلاص بخاندان مرتضوی اور تحریص اور محبت
اہل بیت کے شروع کرو پس اس جماعت نے ایسا ہی کیا پس یہ معنی مقبول خاص
و عام و مرغوب کافہ اہل اسلام ہوئے جبکہ لوگون کو اس دام مین پھنسا لیا بعدہ
ابن سبا نے اس جماعت کو ترغیب دی کہ اب تم لوگ کہو کہ جناب مرتضی علی بعد پیغمبر کے
افضل اور قریب اور وصی اور برادر اور داماد پیغمبر ہین پس جبکہ یہ مطلب بھی بر آیا
اور دیکھا کہ تلامذہ اسکے ساتھ تفضیل حضرت علی کے راسخ الاعتقاد ہو چکے اُس وقت

ابن سبا نے جماعت کو یہی ترغیب دی کہ جناب امیرؓ وصی پیغمبر تھے اور پیغمبر خدا نے انکو
بنص صریح خلیفہ کیا تھا اور آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ الخ سے یعنی سوائے اسکے نہیں کہ ولی
تمہارے لوگوں کا خدا اور رسول اسکا ہے الخ خلافت انکی ثابت ہے ولیکن صحابہ نے ساتھ غلبہ و مکر کے
وصیت پیغمبر کی ضائع کی اور حق جناب امیر کا تلف کیا اور دوسرے مطاعن صحابہؓ کے مثل
منع فدک وغیرہ کے ظاہر کیے پس اس جماعت نے ایسا ہی کرکے لوگوں کو ورغلایا پس لشکر میں حضرت
امیرؓ کے شور وطعن یاران پیغمبر پر شروع ہوا ایسا تک کہ حضرت امیر نے منبر پر تشریف لاکر بربلا
خطبہ پڑھا اور اس جماعت سے بیزاری ظاہر کی اور بعض کو ساتھ ضرب کے حد تحدید کی دی
اور بعض کو آگ میں جلا دیا پس ابن سبا نے جب دیکھا کہ یہ مطلب بھی حاصل ہوا اور اس
فساد نے تشویش بین اہل اسلام کے مداخلت کی پس بعض جماعت سے اپنی بعد عہد وقسم لینے
کے بیان کیا کہ جناب امیرؓ سے وہ امور ثابت ہوتے ہیں کہ مقدور بشر کا نہیں ہے خوارق عادات
اور علم جماعت ہے کہ یہ گمان سے [illegible] کے سب معترف بعجز ہوے ابن سبا نے بیان کیا کہ یہ
تمام خاصہ الوہیت ہے کہ یہ صورت [illegible] کہ صورت ناسوت میں جلوہ فرمایا ہے فاعلموا ان علیا ہو اللہ
لا الہ الا ہو یعنی پس جانو کہ تحقیق علیؓ خدا ہیں اور نہیں معبود سوائے انکے پس وہ جماعت حضرت
امیرؓ کو خدا کہنے لگی تھی کہ نقشہ رنشہ یہ خبر بگوش حضرت امیرؓ کے پہونچے حضرت نے اس جماعت کو
مع ابن سبا کے توبہ کرا کر جلاوطن کیا بعدہ ابن سبا نے اطراف واکناف ملکون مین جاکر
[illegible] اشتہر حریح کیا اور شاگردوں کو اپنے آذربیجان - وعراق - وکوفہ مین منتشر کیا تا آنکہ
اس مذہب نے [illegible] رواج پایا پس معلوم کرین کہ لشکر ہی حضرت امیر کے بسبب وسوسہ اندازی
[illegible] ابن سبا کے چار فرقہ ہوگئے ایک جماعت کہ وہ شیعہ اولی مخلصین ہین کہ پیشوایان
اہل سنت ہین اور اوپر اس جناب امیرؓ کے معرفت حقوق صحابہ کبار اور ازواج مطہرات
[illegible] رکھتے ہین اور [illegible] ہمراہ ہین پس یہ فرقہ بحضور حضرت امیرؓ کے ساتھ شیعہ
مخلصین اور شیعہ اولی کے مشہور تھا جب دیکھا کہ دوسرے فرقون گمراہ نے بھی اپنا لقب

تشیعہ کر لیا ہی اس واسطے شیعہ اولی نے اپنا لقب اہل السنت والجماعت مقرر کر لیا ہی - اور
دوسرا فرقہ تفضیلیہ ہی کہ جناب امیرؑ کو جمیع صحابہ پر تفضیل دیتے ہین یہ فرقہ بھی اونکی تلامذہ اس
ابن سبا کا ہی ولیکن اہل سنت سے خارج نہین ہوا ہی - اور جناب امیر نے اس فرقہ کو تہدید
کی اور فرمایا کہ اگر کسی سے سنونگا کہ مجھکو شیخین پر تفضیل دیتے ہین اسکو حد افترا کے اسّی درّے
مارونگا تیسرا فرقہ شیعہ سبیہ ہی کہ اسکو فرقہ تبرائی اور فرقہ لعنتی بھی کہتے ہین جمیع صحابہ پر
لعنت اور تبرا کرتے ہین اور تمام صحابہ کو ظالم اور غاصب بلکہ کافر اور منافق جانتے ہین پس
جس وقت کہ یہ مقالات اس فرقہ سبیہ کے لسمع مبارک حضرت امیرؑ کے پہونچے خطبہ فرمایا
اور سزا دی اور بعض کو آگ مین جلوا دیا - چوتھا فرقہ شیعہ غلات ہین کہ حضرت امیر کو خدا کہتے ہین
بالجملہ شیعہ تفضیلیہ اور شیعہ لعنیہ یعنی سبیہ اور شیعہ غلات سے بہت فرقے پیدا ہوے
کہ تعداد مذاہب اور اسامی کی آنکے کتاب ملل ونحل - ودیگر کتب مطولہ مین مثل
تحفہ اثنا عشریہ وغیرہ کے مندرج ہین من اراد تفاصیلہا فلیرجع الیہا - چونکہ شیعہ امامیہ کا امام زادہ
حضرت زید شہید نے انکا لقب رافضی رکھا ہی ہندوستان مین بہت کثرت سے ہین
لہذا کچھ احوال ظہور اس فرقہ کا ان اوراق مین درج کرنا ضرور ہوا کیونکہ در نیولا اس فرقہ سے
ہندوستان مین اہل اسلام کو بحث رہتی ہی خصوصاً مولف منشعب بھی انھین کا یادگار ہی
پس معلوم کرین کہ اول احداث اس فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کا سنہ ہجری مین ہوا
وبعدہ عہد خلفاے عباسیہ مین چندبار داخل وخارج ہوکر مطرود گویا نابود ہوے بعد ان
جس وقت سلطان خدا بندہ اولاد چنگیز خان تخت نشین ہوا ناگہان ایک شخص مذہب
اثنا عشری نے کہ نام اسکا اسم غیر مسمی تاج الدین تھا ساتھ سلطان مذکور کے ملازمت حاصل کی
اور اسکو ترغیب مذہب شیعہ کی دی اور علما کو اس مذہب کے پاس اپنے جا ضر کیا
خصوصاً ابن مطہر حلی کو - پس اس شخص نے حاضر ہوکر نہج الحق - ومنہج الکرامۃ - وشرح تجرید
واستبصار - ونہایہ اور خلاصہ اور سباری اصول - جمع کیے اور بعد وفات سلطان ان کتب

بیٹا اوسکا تخت نشین ہوا اور اسنے سنہ ۷۱۱ھ مین رفض سے توبہ کی اور مشرف باسلام ہوا اور
تمام شیعون کو ناک اور کان کٹوا کے وہان سے خارج کیا اور زنان کو انکی کنیزک اور ہم فراش
اہل اسلام کیا بعد ازان سنہ ۸۹۶ھ مین دولت ترا کمہ اثنا عشری نے ظہور پایا پھر علما اس فرقہ کے
اس دربار مین جمع ہوے قریب پچاس سال تک دولت ترا کمہ مین سب و تبرا کا چرچہ رہا بعد
زوال دولت ترا کمہ کے پھر اس مذہب نے زوال پکڑا تا آنکہ سنہ ۹۰۶ھ مین سلاطین حیدریہ ملقب
بصفویہ نے از سر نو ظہور پایا اور عراق و عجم و کرمان و ما زندران و آذربیجان و ایران و خراسان
و شہر بشہر پر مسلط ہوے اسوقت مین علمانے اس فرقہ کے کمال ظہور پایا اور بہت فتنہ و فساد اہل اسلام
پر برپا کیا پس اس شہر و ان کے سلطانون نے ظلم و تعدی سے اس فرقہ کے شکایت بحضور خاقان
اعظم عبید اللہ خان کے کی فی الفور سلطان مذکور نے متوجہ خراسان ہو کر اس فرقہ پر جہاد کیا
اور اطفال اور زنان اس فرقہ کو غلام اور کنیزک اہل اسلام کیا اور ہر متنفس اس فرقہ کو ان شہرون کے
ناک اور کان کٹوا کر اور تشہیر کر کے بدر کیا اور بڑے بڑے علما اس فرقہ کو عوض تبرا کشی کے
پاخانہ اور پیشاب خاک روبون سے کہ کر انکے منہہ مین ڈلوا دیا اور منہہ کالا کر کے شہر و شہر تشہیر کیا
پس بعد وفات عبید اللہ خان کے پھر سلاطین صفویہ خراسان پر مسلط ہوے اس روز سے
پھر زوال اس فرقہ کا نہین ہوا بعد ازان یہ فرقہ ہندوستان مین بحمایت ملوک تیموریہ کے
منتشر ہوا اور وزارت اور صوبہ داری اور امارت ہندوستان کی نصیب انکے ہوئی پس گویا
ظہور اس فرقہ کا سلاطین صفویہ سے ہی کہ قریب چار سو برس کے ہوے ہین اسی واسطے دانشمندان
بنجارانے مذہب ناحق مادہ تاریخ ظہور اس فرقہ کا نکالا ہے۔ اور اسی واسطے اس فرقہ کو ایرانی اور
غول بیابانی بھی کہتے ہین منہ ہ خلاصۃ انی کتب السیر عن العلماء الکاملین من امۃ خیر البشر
اور جب حال احداث و تفضیح اضلال و تضلیل اس فرقہ شیعہ پر مذہب ناحق کا اجمالاً معلوم
ہو چکا اور بقیہ حالات کو رواۃ اور محدثین اور مخبرین مزورین اس مذہب ناحق اور اساتذہ اور
مسلمین و مجتہدین اس قوم شیعہ کے اثنائے تردید سالکہ اتر مین بیان کرونگا انشاء اللہ تعالیٰ

پس اب شروع کرتا ہوں بیچ تردید رسالہ تبریٰ اور تشنیع اقوال امراء متعصب اعمیٰ [illegible]
کی بعون اللہ تعالیٰ و توفیقہ و چونکہ عزیز گرامی نے مولف متعصب کے خبط سخر خبط و قول بے ستہ
بے ربط کے شروع رسالہ تبریٰ میں ختم کیا ہے اسواسطے اول اصلاح مزاج کی اسکے ضرور ہے کہ اصلاح ہوا
صلاح الامر بقول مشہور ہے۔ اور مولف متعصب کو بھی یہ اصلاح نفع ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ [illegible]
من یشاء الی صراط مستقیم۔ ان اللہ تعالیٰ جواد کریم ملک برؤف رحیم۔ قال المقرظ [illegible]
یہدیہا اللہ الی صراط مستقیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ حمداً مستقراً مستوا [illegible]
والصلوٰۃ علی محمد و آلہ محبتہ سواء اما بعد پس صاحبان فہم عقل و ارکان مسالک اثنا عشری
مخفی و محجوب نہ رہے کہ رد جواب مسمیٰ بالفاروق الاکبر عبارت امام الشرائف [illegible] المنکر
مولف العزیز الرشید السعید احمد [illegible] العقل السلیم و الطبع المستقیم الذکی الفہیم قرۃ العین [illegible]
المد [illegible] العلی الاطہر صانہ اللہ باطلاع نجم و سطوع قمر و سقاہ من [illegible] الکمال و وقاہ من عین الکمال [illegible]
جبوقت عزیز موصوف نے ہماری نظر سے گذرانا اور ہم نے اسکو دیکھا ماشاء اللہ بہت مسرور
حاصل ہوا الحمد للہ تعالیٰ باوصف حداثت سن و عدم مہارت فن کما حقہ مناسب لکھا چند
پہلے پہل اسکا اتفاق ہوا لیکن ضعف و لغویت جواب مخالف کی نظر سے تحریر انکی بہت
چند بلکہ بے مثل ہے لیکن ہماری نصیحت انسے یہ ہے کہ ساتھ امثال ایسے لوگون کے جو فقط
شرح سلم و میبذی پڑھکے ملا بنتے ہین اور رموز احادیث و اخبار سے خبر نہین رکھتے
مناظرہ بحث مذہبی میں مشغول ہونا موجب تضیع اوقات اور باعث حرج تحصیل علوم
واسطے تمہارے ہین و آخر الکلام الحمد للہ والصلوٰۃ علی محمد و آلہ الکرام ہذا ما قرضہ العبد
الضعیف المتمسک بالثقلین الحقیر السید صادق حسین رزقہ اللہ خیر الدارین بمحمد و آلہ الطاہرین
اقول مستعینا باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم و متوکلا علی لطفہ العظیم القدیم
علاوہ خبط ربط عبارت کے مقرظ نے بہت غلطیان کی ہین اسواسطے ضرور ہے کہ اسکے کل اقوال
کو منقسم بچند قول کرکے تعقیب انکی مصدر بلفظ اقول کرکے اصلاح مزاج مقرظ کی جاوے

اور چونکہ مدلف متعسف نے خلاف واقع غلطیاں حروف وغیرہ مین عبارت محیب بمصیب کی
لکھی ہین پس واجب ہی کہ عبارت تقریظ عم بزرگوار مین انکے بھی ایسی ہی غلطیان کہ واقعی
ہین ظاہر کردی جاوین قولہ احمد اللہ الخ اقول یہ حمد نعت جملہ فعلیہ کے ساتھ کہ دلالت حدوث
پر کرتا ہی جملہ اسمیہ ترک کرکے کہ دال اوپر ثبات و دوام کے اور منطوق کلام رب العالمین کا ہی
کہ آمر تکلم وقت تحمید ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے ہی دلالت کرتی ہین اوپر جہالت و سفاہت
مقرظ اور عدم متابعت اسکے قول احکم الحاکمین کو تفکر قولہ محبًا الخ اقول محبت درجہ
اوسط کی جیسے کہ بفضل خدا ہم لوگ فرقۂ اہل سنت والجماعت مین ہی مقبول خدا و رسول ہی
کہ خیر الامور اوسطہا یعنی بہتر امور مین درجہ اوسط ہی قول پاک جناب رسول ہی صلعم ورنہ غلو محبت
جیساکہ درمیان روافض کے ہی خلاف طبیعت حق طویت جناب امیر رض کے ہی اور موافق ارشاد
صدق بنیاد آنجناب رض کے جیساکہ کافی کلینی وغیرہ مین اسدی سے مروی ہی کہ ایسی محبت رکھنے والا
آنجناب و ائمہ اہل بیت سے ملعون ہی قال اسدی قال علی رض اللھم العن کل مبغض لنا و کل محب لنا
غال یعنی کہا اسدی نے فرمایا حضرت علی رض نے یا اللہ لعنت کر ہر دشمن پر ہمیرے اور ہر دوست
پر ہمیرے کہ غلو کرنے والا ہی نتبصر قولہ سالکان مسالک اثر و نقل بر مخفی الخ۔ اقول لفظ بر مین
باے موحدہ عوض باے پارسی کے دال اوپر چوری مقرظ کے تین نقطون سے دو سرکا اوپر سراسر ہی
یا مقرظ نے باعث قرب مخفی کے شیوۂ اختفا اختیار کیا۔ اہل سرقہ مین داخل ہونے سے زعا کیا
قولہ مسمی بالفاروق الاکبر الخ اقول اول رسم خط لفظ بالفاروق الاکبر بجاے غور ہی
زیادتی الف کی دال اوپر سفاہت مقرظ کے ہی۔ دوم تسمیہ کتاب کا شاید اس سے کہ مولف کتاب
لکھے مقرظ کی شان سے باہر ہی اگر منظور اصلاح دینا تھا مولف متعسف کو سمجھا دیا ہوتا کہ یہی
نام رکھے لیکن مقرظ بیچارہ کیا کرے ؎ لن یصلح العطار ما افسد الدہر ٭ ہرگز نہین اصلاح
دیگا اوسکو عطار جسکو بگاڑا زمانہ نے سواے مطابق کردینے موصوف لفظ الاکبر کے ساتھ لفظ
الاکبر کے کچھ اس سے نہو سکا جیساکہ دیباچہ اس کتاب مین بیان ہو چکا کیونکہ عموم۔ انی
خشم

ہین یہ بھی مبتلا اور عدم تمیز زیر و زبر بر غلط الکبر بسنکر ہین گھبرا گئے ہین اور اتنا بھی نہو سکا کہ
حداثت سن کی وجہ سے مولف متعسف نے جب تسمیہ رسالہ ابتر کا اپنے کہ متضمن شرا شر ہی رکھا
کیون نہ منع کیا شاید عدم مہارت فن کی وجہ سے مولف متعسف کو خبر نہو مقرظ تو گرگ باران دیدہ
و سرد و گرم زمانہ چشیدہ ہی کیا اقوال سے ائمہ معصومین کے خصوصاً حضرت امیر المومنین کے خبر نہین
رکھتا تھا جیسا کہ شرح تجرید و نہج البلاغت مین ہی۔ قال علیہ السلام یوما علی المنبر انا الصدیق
الاکبر انا الفاروق الاعظم یعنی فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے ایک روز منبر پر مین صدیق اکبر
ہون مین فاروق اعظم ہون پس غور کرنے کا مقام ہی کہ جس لقب مبارک کو حضرت امیر المومنین
اپنی ذات کے واسطے پسند فرماوین اور برسر منبر اعلان اسکا کرین اس لقب مبارک کے ساتھ
یہ بے ادبی کی جاوے کہ بین بین جو صفت منافقون کی ہی اس لقب پاک پر اطلاق بزبان
ناپاک کیجاوے اور باوجود این ہمہ دعوی موالات انکا ایک امر عجیب ہی۔ الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین
یعنی آگاہ ہو لعنت خدا کی جھوٹون پر ہی۔ علاوہ برین دوسرے صحابون پیغمبر کی جناب مین
اطلاق الفاظ بے ادبی موجب دخول نار بکلام نیک انجام ائمہ اطہار ہی تفسیر امام حسن عسکری رح
مین ہی۔ ان اللہ اوحی الی آدم ان اللہ لیفیض علی کل واحد من محبی محمد وآل محمد واصحاب محمد
ما لو قسمت علی کل عدد ما خلق اللہ من طول الدہر الی آخرہ وکانوا کفارا لاداہم الی عاقبۃ محمودۃ
والایمان باللہ حتی یستحقوا بہ الجنۃ وان رجلا من بغض آل محمد واصحابہ او واحدا منہم لیعذبہ اللہ عذابا
لو قسم علی مثل خلق اللہ لاہلکہم اجمعین یعنی اللہ تعالی نے وحی بھیجی طرف آدم علیہ السلام کے
کہ بتحقیق اللہ تعالی عنایت فرماتا ہی اوپر ہر ایک محبان محمد وآل محمد واصحاب محمد کے وہ چیز کہ
اگر تقسیم کیجاوے وہ چیز اوپر ہر مرد مخلوق خدا کے ابتداے دنیا سے آخر دنیا تک اور ہون
وہ لوگ کافر البتہ پہونچا دیگی وہ چیز انکو طرف عاقبت بخیر اور ایمان بخدا کے یہانتک کہ وہ کفار
مستحق بہشت ہون اور جو کوئی آدمی دشمن رکھے آل محمد اور اصحاب محمد کو یا ایک کو ان مین سے
البتہ عذاب دیگا اسکو خداے تعالی ایسا عذاب کہ اگر تقسیم کیا جاوے اوپر برابر مخلوق خدا کے

البتہ وہ عذاب انکو ہلاک کریگا پس غور کرو اس روایت مین امام یازدہم علیہ السلام کی کہ کیسا وعید سخت کلام قدسی سے اس امام عالیمقام نے ثابت کیا ہے واسطے دشمنان صحابہ رضوان اللہ علیہم کے جنے وہ بیہودہ جناب مین انکی علامت البغض ہین اور جامع الاخبار مین کہ کتب معتبرۂ شیعون کی ہے مروی ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سبنی فاقتلوہ ومن سب اصحابی فاجلدوہ یعنی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو برا کہے مجکو پس مار ڈالو اسکو اور جو برا کہے صحابہ کو میرے پس دُرہ مارو اسکو۔ الایہ کہ تم کہو کہ ہم انکو صحابہ نہین مانتے ہین تو یہ بھی باطل ہے حدیث نہج البلاغت سے جواب تحفۂ ثانی مین مجیب مصیب نے لکھا ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام سب یاران پیغمبر کو صحابہ فرماتے تھے اور اقوال کو انکے پسندیدۂ خدا جانتے تھے فتامل ولا تکن من الغافلین قولہ ما طلع نجم الخ۔ اقول معرفی الف لام سے نجم و قمر کو لانا دلیل تعریف عقل یعنی لایعقلی معترض کی اور انحراف اسکے منطوق کلام مجید سے ہے کہ اس کلام پاک مین والنجم والقمر معرف باللام آیا ہے معہذا تنکیر نجم کی صحیح بھی ہو سکتی ہے لیکن قمر کو معترض نے کہان سے متعدد سمجھا ہے فلک القمر کو کیا فلک الاقمار کا مخفف جانتا ہے۔ وو درصورت تنکیر نجم دعا بھی ناتمام رہ جاتی ہے کہ حفاظت مدعولہ کی طلوع ایک ہی نجم تک داخل دعا ندکور ہے کیونکہ جیسا جاء رجل سے آنا ایک مرد کا ثابت ہوتا ہے ویسا ہی طلع نجم سے طلوع ہونا ایک ستارہ کا مفہوم ہوتا ہے فتبصر قولہ سقایۃ الخ اقول رسم خط لفظ سقاۃ بھی جائے خندہ سر بندیان علم ہے معترض نے مولف کو دعا دی ہے یا خوش طبعی کی ہے کہ داخل سقایۃ الحاج کر کے مخالفون مین مومنین متقین کے بنص کلام مبین محدود کیا ہے قال اللہ تعالی۔ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن آمن باللہ والیوم الآخر یعنی فرمایا اللہ تعالی نے کیا بنایا تم نے پانی پلانے والے کو حاجیون کے اور تعمیر کرنے والون کو مسجد حرام کے مثل اسکے کہ ایمان لایا ساتھ اللہ تعالی اور دن قیامت کے حاصل یہ ہے کہ دونون فریق ایک منصب کے نہین ہین معترض نے بیچارہ مولف سے ایسی خوش طبعی کی کہ فرقۂ اہل ایمان سے اسکو بدر کیا یہ باعث شدت جہالت ہے وشمنی و انابہ از دوست

نادان قول مسلم ہی قولہ دو دعا الخ اقول اس لفظ سے بھی مقرظ نے ایک نقطہ سرقہ کیا ہی ورنہ یہ دعا نہیں بد دعا ہی معنی لفظ دعا خیال کرکے مقرظ کو چاہیے کہ تقویت عقل پر اپنے کلمۂ سر چاہے شیر سے قولہ الحمد للہ تعالیٰ الخ اقول ظاہر ہین اس جملہ مین الف لفظ اللہ پر طغیانی قلم مقرظ سے زائد ہو گیا ہم الاسبط عظمت مرتبہ مقرظ کے کہ عم بزرگوار مولف متعسف مجتہد روزگار کا ہی یہ کوئی لطیفہ ہوتا ہی مثل فاعلموا ان علیا ہو اللہ کے یعنی پس جانو تحقیق علی وہی خدا مین فتعقل قولہ حدا ثت سن الخ اقول البتہ تقریظ لکھنا کام مقرظ رسالہ ابتر کا ہی تالیف تصنیف کو کیا بازیچۂ طفلان سمجھا ہی کہ مولف متعسف کی ایسی تعریف پوچ ریجھ کی ہی اور جس فن کی عبارت مولف کو حاصل ہی نہ تھی سیر تعریف لغویات کی اُنکے کہ حالت بے تمیزی مین اُنسے صادر ہوئی کام مقرظ ہی سے ہر دم سہمہ کا ہی ؎ وزیر چنین شہریار چنان + جہان چون نگیرد قرار چنان ؎ بئس المادح والممدوح قولہ بہت جید الخ اقول اگر کوئی مقرظ عاقل جید ہوتا لفظ جید اس مقام مین لکھتا لیکن چونکہ مقرظ صاحب سادہ لوح ہین اگر لغویات و شرلیات مولف متعسف کا نام جید بلکہ بے مثل رکھدین عقل سے اُنکی دور نہین ہی قولہ فقط شرح سلم الخ اقول مقرظ صاحب کی عبارت صاف صاف کہ رہی ہی کہ مقرظ صاحب شرح ملا سے بھاگ کر مجتہد فرقہ اپنے بن بیٹھے ہین حالانکہ مشہور کچھ اور ہین یعنی کاشتکاری کو انسے مدد پہونچنی چاہیے تھی ولیکن کیا کرین طور زمانہ ایسا ہی ہی ؎ طوق زرین ہمہ در گردن خرمی بنیم + قولہ مناظرہ بحث الخ اقول مقرظ نے مناظرہ کا نام کسی سے سن لیا ہی ورنہ شرح ملا سے بھاگے ہوے کو علم مناظرہ سے کیا علاقہ ہان اُسکو مجاہدہ با جسم تبعیت کاشتکاران ضرور کرنا ہوتا ہی لفظ مناظرہ اور بحث کا ایک جا لانا باوجود حاصل ہونے مقصود کے ایک ہی لفظ سے تحصیل حاصل اور فعل عاطل ہی اور خبر مین اس جملہ کی مین لفظ جمع کا لانا دال اوپر اختلال حواس مقرظ کے ہی اول اصلاح حواس کر لیتے بعد اُسکے قلم پکڑتے البتہ شایان تھا قولہ ہذا ما قرضہ بہ الخ اقول تقریظ بالظا کو بالضاد لکھنا دال جہالت و نادانی پر مقرظ کی ہی گویا مقراض عنایت سے اپنے عزیز مولف رسالہ ابتر کی اصلاح سر کی ہی

کہ مصداق مثل مشہور ہوا۔ گھر رہا نہ تیرتھ گیا۔ سر مونڈا فضیحت ہوا۔ اور واقعی تقریظ مقرظ کی حق
مولف مین متراضی سے بڑھکر فاضح ہو جیسا کہ جملہ حماقت سن و عدم مہارت فن سے ثابت ہوتا ہی
فتامل قولہ الضعیف التمسک بالثقلین الخ اقول اول ایک الف رسم خط بالثقلین مین
زیادہ ہو دوم بجا تھا مقرظ کو بجاے ضعیف التمسک کے غیر التمسک لکھنا اسواسطے کہ مدعی تمسک
بالثقلین اس فرقہ شیعہ سے افراد کاملہ مین سے اُسکے بالفعل مقرظ و برادر زادہ اُنکے مولف
متعسف رسالہ ابتر ہین سراسر باطل و بلاسند ہی حتی کہ مقرظ ضعیف التمسک ہونے کا مقر ہونا
خود دلیل بطلان دعوی تمسک بالثقلین کی یہ ہو کہ خلاصہ مطلب حدیث ثقلین کا جو کہ دیباچہ اس
کتاب مین مقام نعت رسول کریم مین بلفظہا مذکور ہو چکی ہو یہ ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ مین نے اپنی امت کے واسطے دو شی معظم کہ ایک انمین سے اعظم دوسری سے ہو چھوڑا ہی تاکہ
تعظیم کرین اُنکی اور عمل کرین اُنکے ارشاد پر یعنی قرآن شریف اور اہل بیت کو یہان پر مقدم ہو
تعظیم و توقیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسواسطے کہ اس مقام مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نیب ہین اور نائب چھوڑا ہی آنحضرت نے قرآن شریف اور اہل بیت کو اور جب تک کہ منیب کی
توقیر ذہن مین نہ آوے توقیر نائبون کی اُسکے ذہن مین آنا محال ہو اور توقیر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی جیسے ذہن مین اس فرقہ شیعہ کے مرکوز ہی قابل غور ہو۔ نعوذ باللہ منہا۔ انکے اصول
روایت سے تو آنحضرت صلعم نبوت و رسالت سے بھی معزول ہو چکے ہین مشتے نمونہ از خروارے
ایک روایت صحیح کتاب معتبر سے انکی لکھتا ہون۔ مناقب مرتضوی مین ہو کہ حضرت جبرئیل
امین نے در بارہ اقامت جناب مرتضوی کے منصب امامت پر پیغام رب العالمین کا پاس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہونچایا لیکن کچھ فائدہ نہوا یعنی جناب پیغمبر صلعم نے عذر کیا
اور فرمایا کہ اگر مین ایسا کرون قریش مجھپر تہمت کرین اور کہین کہ قرابت قریبہ باعث اس
امامت کی ہوئی ہو اور اسی قدر پر قناعت نہ کرین بلکہ ایک دوسرے سے جدا ہون اور بغض اور
حسد کو اپنے ظاہر کرین جب مدینہ مین پہونچونگا اس مہم کو انجام دونگا اس سفر مین مجھے معذور

رکھو پس خطاب عظیم وعتاب شدید پہونچا کہ فلعلک تارک بعض ما یوحی الیک وضائق به صدرک یعنی شاید تو ترک کرنے والا ہی تو بعض اُس چیز کو کہ وحی کی گئی ہو طرف تیرے اور تنگی کرنے والا ہو ساتھ اُسکے سینہ تیرا پھر تاخیر اور توقف عمل مین آئی اور مراجعت ہوئی یہانتک کہ اس مضمون کی وحی آگئی پہونچی کہ اے رسول جلد علی کو خلیفہ کرو ورنہ دفتر رسالت سے نام تیرا ابدر کیا جاویگا انتہی اور محقق ہو کہ اسکے بعد بھی رسول خداؐ نے حضرت علی کو منصب امامت وخلافت پر متمکن نہین کیا پس نعوذ باللہ منہا از روے اس روایت ناروایت جناب حضرت رسالت صلعم نبوت ورسالت سے معزول ہو گئے۔ الالعنت اللہ علی الکاذبین۔ الغرض اصل کی حالت اس فرقہ شیعہ کے نزدیک یہ ثابت ہوئی اب فروع کو کہ عبارت ثقلین سے یعنی قرآن شریف واہل بیت سے انکی قدر ومنزلت جس درجہ اس فرقہ شیعہ کے نزدیک ہو اُسکو بھی بغور ملاحظہ فرمایئے قرآن شریف جسکو رسول خدا صلعم نے اعظم الثقلین بیان فرمایا ہو اور اسکی حفاظت کا ذمہ حفیظ علیم نے اپنے اوپر لیا ہو جیسا کہ فرمایا خداے علیم نے کلام قدیم مین اپنے انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون یعنی بہ تحقیق ہم نے نازل کیا قرآن کو اور بہ تحقیق ہم اُسکے ہر آئینہ حفاظت کرنے والے ہین نعوذ باللہ منہا اُس حفیظ علیم حی قیوم کو خلاف وعدہ سمجھکر قرآن شریف کلام پاک کو اُسکے محرف مثل توریت وانجیل اور صحف ماضیہ کے جانتے ہین چنانچہ یہ جملہ کتاب معتمد علیہ فرقہ شیعہ مین مکتوب ہو کہ این بیاض عثمانیست نہ کلام آسمانی پس آنرا چہ اعتبار چنانچہ اسی جانب عبارت عربت حیدریہ کی مشعر ہو پس جس چیز کا اعتبار نہو اُسکا وقار کیا ہو اور تمسک اُس سے کیونکر صحیح ہو اور عقلا پر بھی ظاہر ہو کہ جب نعوذ باللہ منہا حضرت عثمانؓ جامع آیات قرآن اس فرقہ شیعہ کے نزدیک کافر وغاصب ٹھہرے تو اُنکی ترتیب دی ہوئی کتاب کیونکر تمسک اور عین ایمان ہو گی جز اعظم ثقلین کا تو تمسک سے اس فرقہ کے یون رہا باقی رہے اہل بیت عترت رسول کریم کہ اُنکی تعظیم کی حالت سنیئے کہ عترت باجماع اہل لغت اقارب کو کہتے ہین اور شیعہ بعض اقارب سے پیغمبر خدا کے انکار کرتے ہین مثل حضرت ام کلثوم و حضرت رقیہ صاحبزادیان رسول اللہ صلعم کی اور بعض اقارب پیغمبر خدا کو داخل عترت نہین کرتے

مثل حضرت عباس عم رسول خدا صلعم کو اور اولاد کو اونکی اور مثل حضرت زبیر ابن صفیہ پھوپھی رسول اللہ کو کہ پھوپھی زاد بھائی آنحضرت صلعم کے تھے اور سواے اسکے ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہر دو خسر اور داماد سے پیغمبر خدا کے اور اکثر اولاد سے حضرت خاتون جنت کے بغض رکھتے ہین مثل حضرت زید شہید پوتے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کہ بیٹے حضرت امام زین العابدین و بھائی حضرت امام محمد باقر کے کہ نہایت پرہیزگار اور عالم تھے اور پسر انکے حضرت یحیی سے کینہ و دشمنی رکھتے ہین حتی کہ پیشواؤن نے اس فرقہ ناحق شناس کے اُن امام زادہ مظلوم یعنی زید شہید کو کہ بمقابلہ امرایان ہشام بن عبد الملک مروانی کے صف آرا ہوے تھے تنہا چھوڑ کر فرار بر قرار اختیار کیا کہ انجام کار اُن امام زادہ مظلوم نے اُن لوگون کو خطاب رافضیو کا دیکر خلعت شہادت آبائی زیب بدن کیا یعنی وقت کنارہ کشی اُن لوگون کے میدان معرکہ سے فرمایا رفضتمونی رفضا ریعنی چھوڑا مجھکو رافضیون نے اور علی ہذا القیاس حضرت ابراہیم اور حضرت جعفر بیٹے حضرت امام موسی کاظم کو ملقب بکذاب کرتے ہین و علی ہذا القیاس حضرت جعفر بن امام علی النقی کہ بھائی حضرت امام حسن عسکری کے ہین اور اسی طرح حسن مثنی بن امام حسن اور پسر انکے عبد اللہ کو معاذ اللہ مرتد و کافر کہتے ہین اور حضرت ابراہیم بن عبد اللہ اور حضرت زکریا بیٹے حضرت امام محمد باقر کو اور محمد بن قاسم بن حسین اور یحیی بن عمر کو کہ فرزند زادگان اور معتقدان حضرت امام زید شہید بن علی بن حسین سے تھے رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین معاذ اللہ کافر کہتے ہین اور حضرت امام حسن مثنی بیٹے حضرت امام حسن سے بہانتک حسد ہی کہ ان امام زادون کو اہل بیت سے خارج کر دیا ہی بلکہ ان حضرت کو پسر متبنی کہتے ہین نہ پسر حقیقی امام حسن کا پس اس جگہ ناصبیت اس فرقہ کی تماشا کرنی چاہیے کہ بجناب اُن بزرگان پاک کے کہ لخت جگر ائمہ اور برادران ائمہ اور بضعۂ سیدۃ النساء بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہین کس قدر اہانت اور حقارت کرتے ہین اب جاننا چاہیے کہ جن اہل بیت متعدد کو یعنی دوازدہ امام کو شیعہ معتقد اپنا جانتے ہین اور ساتھ اُنکے بظاہر محبت رکھتے ہین اور حضرات ائمہ کی جناب مین بھی پیشوایان شیعہ باطن مین در پردہ

محبت صد ہا عیوب و قبائح بیان کرتے ہین اور بجناب آنکے اہانت زیادہ تر خوارج اور نواصب سے کرتے ہین لہذا بطور مشتی نمونہ از خروارے کے چند لغویات انکے کہ بجناب ائمہ کے درپردہ ثابت کرتے ہین یہان بہ تحریر ہوتے ہین ازانجملہ ان لغویات کے ایک یہ ہی کہ بجناب امام صادقؑ کی نسبت کرتے ہین کہ نحوہ یہ حق مین حضرت ام کلثوم بنت حضرت خاتون جنت کے اول فرج غصبت منا یعنی پہلا مقام مستور ہی کہ غصب ہوا ہم لوگون سے سبحان اللہ یہ کیا کلمہ ہی کہ زبان سے انکی نکلتا ہی قریب ہی کہ زمین شق ہو اور آسمان ٹوٹ پڑے پس اس کلام حق مین چند بزرگان پاک کے اہانت ثابت کرتے ہین اول حق مین ان سیدہ پاک بضعہ رسول اللہ جگر پارہ بتول کے کس قدر فحش اور سوء ادبی ہی اور اس خصلت خبیثہ کو ساتھ دامن پاک اس طاہرہ کے ثابت کرتے ہین دوسرے حق مین حضرت امیرؑ اور حسنینؑ کے کس قدر حقارت و بے عزتی ثابت کرتے ہین ظاہر ہی کہ اگر کوئی شخص کیسا ہی رذیل و کمینہ ہو حتی کہ خاکروب سے کوئی قوم رذیل نہین ہی اگر اس قوم کی بہو بیٹی کو کوئی غیر شخص جبرًا اپنے گھر مین ڈالے وہ رذیل بھی ننگ ناموس کا خیال کرکے غیرت کو راہ دیگا اور مارنے مرنے کو طیار ہو جائیگا بخلاف ان بزرگون کے باوجود حضرت علیؓ کے کہ شیر خدا ہین اور مصداق حقیقی لافتی الا علی لاسیف الا ذوالفقار یعنی کوئی جوانمرد مثل حضرت علیؓ کے نہین اور کوئی تلوار ذوالفقار سی نہین کیا آپکو خیال نہوا اور غیرت نہوئی بیٹی اپنی حوالہ غیر کے کردی تیسرے حق مین حضرت امام جعفر صادقؑ کے اس کلمہ فاحش کو نسبت کرتے ہین ایسا کلمہ کوئی بزرگ زبان پر نہین لا سکتا علی الخصوص اس عضو مستور الاہم کو ساتھ قریب بزرگ اپنے کے بلکہ اوباش بھی ایسے کلمہ سے نسبت قرابتدار اپنے کے شرم کرتے ہین ازانجملہ روایت ہی کلینی سے کہ حضرت امام صادقؑ نے قرآن شریف کو از روے اہانت کے زمین پر ڈالدیا نعوذ باللہ منہا ازانجملہ نسبت تقیہ کی کہ اسمین ارتکاب کذب صریح کا ہی طرف ائمہ معصومین کے باوجود علامت ایمان بیان کرنے حضرت علیؓ کے صدق کو گرچہ مضر ہو نہج البلاغت مین جیسا کہ یہ روایت تمامہا اوپر بیان ہو چکی ہی ازانجملہ روایت صاحب المحاسن کی ہی حضرت امام موسی کاظمؑ سے انہ قال لا تعلموا ہذا الخلق اصول دینہم یعنی تحقیق امام موسی کاظمؑ نے فرمایا

گرست نکلا اس خلق کو بعد اُن دین کا آنکے سبحان اللہ اس روایت مین کیسی نسبت تبلیغ طرف
ائمہ کے کی ہی جو حضرات ہادی و رہنماء خلق ہین اور وجود با جود آنکا محض واسطے رہنمائی اور
ہدایت خلق اور اظہار حق اور ابطال باطل ہے کے ہم تعلیم کو اصول دین خلق کی منع فرماوین سو
یہ کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی [illegible] الغرض ایسی ہی عجیب لچر اور عیوب اس قسم کے ہزارہا انکے
کتب مین مندرج ہین ان اوراق میں گنجایش نہین رکھتے ان حضرات کے ذوات طیبات
کی تو یہ تعلیم اس فرقۂ شیعہ کی روایات سے ثابت ہوئی باقی رہا عمل اس فرقہ کا اوپر اقوال متبرکہ
حضرت طاہرین کے اسکو بھی بغور ملاحظہ فرمائیے اول جتنے اقوال متبرکہ حضرات ائمہ خصوصا حضرت
امیر کے کہ مدح مین صحابہ اور بیان حقیقت خلافت خلفاے ثلثہ مین منقول ہین انکو نہین مانتے ہین
دوم جو روایتین کہ بتاکید حضرت علیؓ نے باب پیروی جماعت مین کہین کتب مین اس فرقہ کے مسطور ہین
انکو بھی تسلیم نہین کرتے چنانچہ نہج البلاغت مین ہے کہ فرمایا حضرت علیؓ نے الزموا السواد الاعظم
فان ید اللہ علی الجماعۃ وایاکم والفرقۃ فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذ من الغنم
للذئب یعنی لازم پکڑو تم جماعت اور گروہ بڑے کو پس البتہ ہاتھ خدا کا جماعت پر ہے اور بچو تم جدا
ہونے سے پس تحقیق جدا ہونے والا آدمیون سے حصہ ہے واسطے شیطان کے جیسا جدا ہونے والی
بکری بکریون سے حصہ واسطے گرگ کے ہے۔ اور کلینی اور قمی اور طوسی وغیرہ نے لکھا ہے اور نہج البلاغت
مین بھی ہے ان امیر المومنین قال ان للناس جماعۃ ید اللہ علیہا وغضب اللہ علی من خالفہا
یعنی فرمایا حضرت علیؓ نے البتہ واسطے لوگون کے جماعت ہے ہاتھ اللہ کا جماعت پر ہے اور غضب اور
غصہ اللہ تعالی کا اسپر ہے کہ مخالفت کرے جماعت کی اور معلوم ہے کہ زمانہ حضرت علیؓ مین بھی مقبول
یہی فرقہ شیعہ اولی اہل سنت وجماعت کا تھا اور جماعت کا اطلاق بھی انھین پر ہے پس یہی
عامل قول پاک حضرت علیؓ کے ہین اور خدا کا ہاتھ بھی اسی جماعت پر ہے اور یہ فرقہ شیعہ مخالف
قول آنحضرت کا اور مغضوب خدا حسب فرمودہ حضرت ممدوح کے ہے پس دعوی تمسک ثقلین براے
[illegible] اور تمامی اہل مذہب سے ان دونون کے باطل ہوا اور ظاہر ہے کہ مجرد دعوی محبت

اہل بیت بغیر اطاعت و پیروی اقوال انکے ہیچ اور ناشور اہر ہیچ قولہ کس نہ بزرگ کا ہے قصی
الالہ وانت تظہر حبہ ہٰذا العمری فی القیاس بدیع لو کنت صادقاً لاطعتہ ان المحب لمن یحب مطیع
یعنی نافرمانی کرتا ہی تو خدا کی اور تو ظاہر کرتا ہی محبت اسکی یہ قسم ہے عمر کی بہت عجیب ہے عقل سے بہت
ہی اگر سچا ہوتا تو ضرور اُسکی اطاعت کرتا اُسکی تحقیق محب جسکو دوست رکھتا ہی اسکا مطیع
ہوتا ہی فتامل وتشکر قولہ الحقیر السید الخ اقول اس سے معترض کی جہالت نسب
اُسکے ثابت ہوتی ہی سیادت کو نعوذ باللہ حقارت سے کیا علاقہ جب اس نسبت مین انکو شک
ہی تو اسکا لکھنا کیا ضرور تھا کیا ان نے قول رسول اللہ صلعم کا نہیں سنا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ہی
من ادعی قوما لیس لہ فیہا نسب فلیتبوأ مقعدہ من النار یعنی جو شخص دعوی کرے داخل ہونے کا
اپنے اُس قوم مین کہ نہین ہی واسطے اُسکے اُس قوم مین نسب پس چاہیے کہ ٹہراوے جگہ اپنی
دوزخ سے ٹھہرالے غرض یہ ہی کہ جو اپنی ایسی قومیت ظاہر کرے کہ جس قوم سے اُسکو تعلق نسبی
نہین ہی مقام اُسکا دوزخ ہی پس اس صورت مین معترض کو مجرد نام اپنا لکھنا کافی تھا اور جب معترض
نسب مین اپنے ننگ رکھتے ہین تو مولف منصف کو نہ برادر زادہ انکے مین سیادت سے استعفا
دینا چاہیے کس واسطے کہ جب جڑ ہی متزلزل ہو گئی شاخ کا وجود کہان سے ثابت رہیگا
درخت اگر بیسر باشد از بیخ سخت * فلا تغفل قولہ صادق الخ اقول برعکس نہند نام زنگی کافور
اولاً جب دعوی تمسک بالثقلین مین کذب صریح انکا یعنی معترض کا ثابت ہو چکا تو اب انکو چاہیے
کہ لقب صادق اپنا کاذب رکھین اور ثانیاً کتب سے انکے فرقہ شیعہ کی ثابت ہی کہ حضرت
امام جعفر صادق ع نے فرمایا ہی کہ مین صادق ہون بعد میرے جو لقب اپنا صادق رکھے یا مسمی
صادق ہو وہ کاذب ہی اس بیان صداقت بنیان سے بھی بقول امام معصوم معترض کاذب
ٹھہرے اور انکے واسطے یہ مثل صادق آتی ہی کردہ خویش آید پیش یعنی انہین کے مذہب
کی کتاب سے کاذب ہونا انکا ثابت ہوا فتصدق قولہ محمد وآلہ الخ اقول نوبت تحریف
کی یہانتک پہونچی کہ رسول خدا صلعم کے اسم مبارک سے حرف میم کو محو کر دیا اور مورد خطاب

۵ چہل سال عمرِ عزیزت گذشت * مزاج تو از حال طفلی نگشت * کے ہوے استغفر اللہ اسم پاک
کے ساتھ یہ بے ادبی ع بے ادب محروم گشت از فضل رب * اور یہ فعل مقرظ کا سہواً نہیں ہی
بلکہ عمداً حالت درستی ہوش و حواس مین موافق عقیدہ بعض پیشوایان منتقدین اپنے کے
لکہا ہی اسواسطے کہ العیاذ باللہ بعض رہی لوگ حلول ذات خدا کے حضرات پنجتن پاک مین
قائل تھے بناءبریں کہ مقرظ نے بھی اسی تعریفیہ مین الحمد للہ لکہا ہی اور جب یہ جملہ آنکے نزدیک صحیح
ہوا تو حمد نعوذ باللہ شہا خدا ٹھہر اپس باعتبار حلول و اتحاد کے محمد رسول اللہ صلعم کو بھی حمد کہنا
بجا ہوا نعوذ باللہ من ہذہ العقائد الفاسدۃ اے حضرت مقرظ خدا اور رسول کو پہچانو اور تنقیص اور
توہین سے ذات ذوالجلال اور نبی ذو الکمال کی باز آؤ اور طریقہ اسلم حضرت علی مکرم یعنی سواد اعظم
کو اختیار کرو کہ عذاب نار جہنم سے بچو و ما علینا الا البلاغ المبین اور اگرچہ اصلاح کلام مقرظ کی بہت
دشوار ہی بالجملہ جس قدر لکہا گیا ہی واسطے ہدایت اُنکی کے کافی ہی بشرط تقدیر الٰہی اور جب اصلاح
مقرظ سے کہ ضمن مین اُسکے اصلاح مولف متعسف کی بھی ہی بفضل خدا فرصت حاصل ہوئی اب
اصلاح تحقیقی مولف متعسف کی جانب عنان قلم کو منعطف کرتا ہوں اور اول چند سطور عبارت
سرِ شرارت رسالہ ابتر کو نقل کرکے پارہ پارہ کرکے اُسکی دھجیاں اُڑاتا ہوں شاید مولف متعسف
کو شرم دامنگیر ہو اور بیہودہ گوئی سے باز آوے اور طریقہ حق اختیار کرے وما توفیقی الا باللہ علیہ
توکلت والیہ انیب **قال المولف المتعسف ہداہ اللہ الی القذہ من التعسف**

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ الحمد للہ علی ما ہدانا و عرفنا امام زماننا و حفظہ من ایادی الاعادی و جعل
غیبتہ وسیلۃ التوافر الحسنات و وعدا انتقام الاعداء بسیفہ الفارق بین الحقیات والکفریات
وبہ یملا الارض قسطا و عدلا کما ملئت ظلما و جورا علی رسولہ محمد و آلہ لاسیما قائمہم اکمل الصلوۃ والتحیات
اما بعد پس مخفی نہ رہے اوپر طالبان حق کے کہ کسی مخالف نے جواب حدیث نبوی من مات و
لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ کا بوساطت اخنا المعظم جناب شیخ محمد ذکی دلاور پوری
نزع سوال اہل حق کے نزدیک حقیر کے بھیجا ہی چونکہ قابل التفات و توجہ بوجہ سخافت دلیل

ہین کے تو اول مظنون ہین اور باعتبار لقب و منصب اجتہاد کے ثانی تیقن فرقہ غلات شیعہ
ایسے فہم مین ہزار درجہ بہتر ہین وے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو نعوذ باللہ منہا خدا کہتے ہین تو
مناسبت و مشارکت اسمی بھی وہان پائی جاتی ہو اور جو ایک شی اضافی ہو اس سے اور ذات واجب الوجود
سے کیسا توحد ہو جو دونون چچا بھتیجے بے موقع کہہ گئے ذرا یہ بھی خیال نہ کیا قال اللہ تعالی ومن
یدع مع اللہ الہا آخر لا برہان لہ بہ فانما حسابہ عند ربہ انہ لا یفلح الکافرون فرمایا اللہ تعالی نے اور
جو پکارے ساتھ خدائے تعالی کے دوسرا خدا کہ نہین دلیل واسطے اُسکے یعنی ساتھ اُسکے سوائے
اسکے نہین کہ حساب اُسکا نزدیک پروردگار اُسکے ہی تحقیق نہین رستگار ہوتے کافرین امت
محمدیہ سے نکل کر کافرون مین داخل ہونے سے نہ ڈرے نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات
اعمالنا بچائیو خدا سے ڈرو زبان سنبھال کر کلام کرو الانسان عدو الانسان یعنی زبان دشمن
انسان کی ہو قول رسول پاک ہو ایسے دشمن دردلی سے احتراز واجب ہو نجانا اللہ من شرہا
قولہ ہدانا الخ اقول ہدایت اگر سب وشتم حضرات صحابہ کرام و توہین حضرات اہل بیت عظام
کا نام ہو جیسا طریقہ مولف متعسف اور ہم مشربون کا اُنکے ہو تو ضلالت کس کا نام ہوگا رب فیما
اغویتنی لاغوینہم اجمعین یعنی کہا ابلیس نے پروردگار میرے پس بسبب اُس امر کے کہ بہکایا
تو نے مجھکو سر آئینہ بہکاؤنگا اُن سب کو یعنی بنی آدم کو اسی جگہ کا سبق مولف متعسف کو یاد کرنا
ضرور تھا کہ مجتہد فرقہ شیعہ کا اپنے ہو ہدانا کہنا خلاف تعقل قولہ عرفنا امام زماننا الخ اقول کوئی
دلیل پیش کرنی چاہیے از روے وحی کے اسواسطے کہ جب امام کا مقرر کرنا اللہ پر واجب ہو
نزدیک فرقہ مولف متعسف کے تو سند امامت بھی اُسکے ساتھ بھیجنا اللہ پر ضرور ہو پس وہ سند
وقت تک پہونچی ہوگی جسکے ذریعہ سے مولف متعسف نے امام زمانہ کا دعوی کیا ہو ایسی صورت
مین اُنکو لازم ہو کہ وہی سند پیش کردین سوال و جواب لایعنی سے کیا فائدہ ہو فتعقل قولہ
حفظہ الخ اقول اول امر غیر واقع کو اللہ تعالی کی جانب نسبت کرنے سے مولف متعسف نے
کچھ باک نہ کیا ثانی اللہ حفیظ علیم کرے بقدرت نگہدار بالا و شیب ٭ خداوند دیوان روز حسیب

ہے پھر دوست و دشمن کی حفاظت کرتا ہے تخصیص کی کیا جگہ ہے اور مقام حمد مین تعریف ناقص بیان
کرنے سے کیا امید ثواب فتفکر **قولہ** وجعل غیبتہ الخ **اقول** غیبت امام کو وسیلہ توافر حسنات
ٹھہرانا مصداق ع برعکس نہند نام زنگی کافور ثابت کرتا ہے کیا امت محمدیہ کا جہالت مین
پڑے رہنا اور مختلف راہون مین چلنے کا نام توافر حسنات ہے بلکہ یہ غیبت تو نزدیک فرقہ مولف
متعسف کے ذات بے عیب مین وحدہ لاشریک لہ کی الزام لگاتی ہے کس واسطے کہ اصلاح
خلائق کی اس فرقہ کے نزدیک اللہ تعالی پر واجب ہے اس صورت مین غیبت امام کی خلاف
اصلاح ہے پس مولف متعسف نے حمد کو بیان نہ کیا بلکہ جملہ اضافیہ کو اللہ غنی کی جانب منسوب کیا
اور ایک ادعاء محض کو ثابت کرنے کے واسطے استعمال تعریفات کا کیا اور سیف خارق سے
امام آخرالزمان کی کچھ خوف نہ کیا اللہ تعالی مولف متعسف کو سمجھ کامل عطا کرے کہ ایسی بیہا گویو
توبہ کرے الہم احفظنا **قولہ** التوافر الخ **اقول** یہ بھی الف زائد ہے ورنہ مضاف پر الف لام کیسا
جہالت کی تو دوا یہی ہے یعنی تحصیل علم ہدایتی کی کوئی دوا نہین ہے چاہیے کہ بار دوم خدمت استاد
کامل کی بجا لاکر مولف متعسف تحصیل علم کرین فتبصر **قولہ** وعدا انتقام الاعداء الخ **اقول** بعینہ
یہ سب صفات صادق آتی ہین ذات بابرکات پر حضرت امام محمد بن عبد اللہ مہدی آخرالزمان
کی کہ اولاد امجاد سے حضرت امام حسن مجتبی صاحبزادہ اکبر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ہونگے
اور قریب خروج دجال لعین اور نزول حضرت عیسی کے سیہر برین سے ظہور آنکا سرمایہ سرور ہوگا
جیسا کہ مفصلاً بیان آنکا آیندہ ہوگا اسی رسالہ مین اور انکی پیدایش کی کوئی خبر ابھی تک تحقیق
نہین ہوئی ہے کہ غیبت انکی وجہ توافر حسنات ہو اور حضرت محمد بن امام حسن عسکری کو جو یہ گروہ
ناحق شیرہ وہ امام آخرالزمان سمجھتے ہین اور غائب عن الابصار و حاضر فی الامصار جانتے ہین
یعنی غائب نظرون سے حاضر شہرون مین ہین محض تخیل باطل و رای عاطل ہے ایسی
خیالی اور وہمی امامت سے نہ اصلاح خلائق کی متصور ہے بلکہ افساد عالم کی مصدق ہے اور
نہ ذات باری تعالی کو بوجہ ترک اصلح کے الزام سے برات ہو سکتی ہے تعالی اللہ عما یقول

[illegible] علوا کبیرا یعنی برتر ہے اللہ تعالی اُس چیز سے کہ کہتے ہین ظالمین برتری کبیر کے ساتھ
[illegible] اللہ تعالی آگے اسی کتاب مین کیفیت انکی بیان کرونگا کتب فریقین سے فانتظر قولہ
[illegible] اقول آن کس کہ نداند و بداند کہ بداند * در جہل مرکب ابد الدہر بماند * قرب بلفظ
[illegible] بغیر متعلق اور حرف عطف کے [illegible] باعث شدت جہالت مولف متعسف [illegible]
[illegible] ہے حضرت مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا میزان الصرف کا جملہ
[illegible] نہ تھا اسی پر اکتفا کرتے اور ایسے فعل قبیح کے مرتکب نہوتے فتامل قولہ
[illegible] اقول اگر لا سیما غائبہم لکھتے بہت درست موافق زعم فرقہ مولف متعسف کے
[illegible] تو کوئی مطلب صحیح معلوم نہین ہوتا جنکا وجود ہی محل خفا مین ہو انکو قائم
بامر اللہ ہونے [illegible] سے کیا نسبت ہان قائم ہونا انکا مولف متعسف ثابت کرین ورنہ ایسی فہم
ناقص سے توبۃ النصوح کرین قولہ کہ کسی مخالف نے جواب حدیث الخ اقول نفس حدیث
شریف [illegible] کہ جسکا جواب کسی مخالف نے لکھا بلکہ اُس حدیث کی رو سے
جب کسی عمر ابن سعد سے ایک اہل حق نبیہ پر ایک خدشہ مادہ خرخشہ وارد کیا اہل حق
موصوف نے جواب باصواب اُسکا دیا پس جواب اعتراض حدیث کا ہوا نہ نفس حدیث کا
فتقبل قولہ جناب شیخ محمد ذکی الخ اقول یہ حضرت بھی ع برعکس نہند نام زنگی کافور *
کے مصداق کامل ہین پردادا جنکے اہل سنت والجماعت سے اور لا دین حضرت فاروق اعظم
کی ہون اور دادا انکے طمع دنیاوی سے واسطے حصول حکومت رہ کے رفض اختیار کرین
انکو اتنی سمجھ نہو کہ ان پدر و پسر مین برحق کون تھے پس ایسے شخص کو غبی غوی کہنا لائق ہے
شیخ محمد ذکی ایسے شخص کے قول و فعل کا کیا اعتبار خدا انکو توفیق خیر عطا کرے کہ اپنے اجداد کے
طریقہ حق کو اختیار کرین آمین ثم آمین قولہ ہر چند قابل التفات الخ اقول وکم من عائب
قولا صحیحا * وآفتہ من الفہم السقیم * یعنی بہت عیب کرنے والون سے ہین قول صحیح کے
حالانکہ آفت اُسکی سمجھ خراب سے ہے مولف متعسف نے جب مجیب مصیب کے کل اقوال کو

بخوبی نہ سمجھا تھا جل عدم التفات بیان کیا مثل اُس لومڑی کے کہ واسطے لینے انگوروں کے ٹٹی پر اُسکی جست کی جب وہان نہ پہونچ سکی بیان کیا کہ ترش ہیں قولہ ترکیب ہوا ہے انخ اقول مولف متعسف نے جواب مجیب مصیب کو تسلیم کر لیا ہے کہ ابطال مین اُسکے یہ چند سطور نہین لکھی ہین بلکہ اپنے ضعف قلب و دماغ کے باعث سے ترکیب ہوا ہے مین آکے فعل عبث کیا ہے کما لا یخفی قولہ نصر المومنین الخ اقول مولف متعسف کو اپنے جملہ دعائیہ مین اس کلمہ کے داخل کرنے کی حاجت نہ تھی کہ اللہ تعالی نے خود کلام پاک مین اپنے فرمایا ہے۔ وکان حقا علینا نصر المومنین یعنی ہے حق ہم پر مدد مومنین کی پس اس صورت مین اول مولف متعسف کو ایمان اپنا درست کرنا چاہتا تھا جسکے باعث مستحق نصرت الٰہی ہوتے نہ کہ بندہ خدا ذخ جمع کر کے امید وار اعانت خدائے تعالی کے ہوتے سہ ہر آنکہ تخم بدی کشت چشم نیکی داشت دماغ بیہدہ پخت وخیال باطل بست ❊ قولہ یہ قول ثالث الخ اقول جبکہ رسالۂ ابتر مولف متعسف کا میان حق و باطل ہے نام اسکا لاحق ولا باطل جل اسمہٗ مین ہین یعنی نہین حق ہے نہین باطل ہے بلکہ ایک شے درمیانی ہے رکھنا چاہتا تھا خلاصہ یہ ہے کہ معدن النفاق رسالۂ ابتر کا نام رکھنا بہت مناسب تھا نہ فاروق اکبر قولہ بالفاروق الاکبر الخ اقول اس جگہ پر مولف نے پیروی چچا کی اپنے کی ہے کہ موصوف کو معرف باللام لائے مگر پیروی بھی کامل طور پر کی ہے کہ اگر انھون نے ایک الف کی زیادتی کی ہے انھون نے بھی انکی تقلید بیجا کی داد دی ہے قولہ قال السائل اللبیب الخ اقول صفت سائل مین طغیانی قلم مولف متعسف کی معلوم ہوتی ہے اسواسطے کہ سائل جیسا کہ مجھے معلوم ہوا پدر بزرگوار انکے تھے پس لفظ الاب کا اللبیب ہو جانا دلیل لغزش قلم و دست مولف متعسف کی ہے فتفکر قولہ پیر اب بتایئے الخ اقول حضرت سائل بھی علم کے پتلے معلوم ہوتے ہین بتایئے اور سمجھ فرمایئے مین کیا فرق سمجھے کہ تقریر کو طول بیجا سے آشنا کیا ع سالیکہ نکوست از بہارش پیدا ❊ کیون نہو سائل اور مولف متعسف ایک ہی تھیلی کے سٹے ہین ع

پدر ناموجود پسر نامدار* ایسے ہی موقع مین صادق آتا ہی قولہ اور جاہل کے واسطے نہین ہی مگر جہنم
الخ اقول جاہل سے مولف متعسف نے کیا مطلب سمجھا ہی اگر جاہل ذات وصفات خدا
اور رسول خدا سے مراد ہی البتہ یہ جملہ صادق آتا ہی مگر یہان پر یہ مراد ہو نہین سکتی اور یہ ذہب ایکے
جیسا کہ خود اسنے اپنے رسالہ اثنا عشریہ مین امام سے مراد امام مہدی آخر الزمان حضرت محمد بن حسن عسکری
کو لیا ہی باقی رہی جہالت عرفان امام آخر الزمان ودیگر ائمہ معصومین کی پس وہ جہالت بقول
معتبر پیشوایان مذہب مولف متعسف کے موصل جہنم نہین جیسا کہ بالتفصیل وقت لکھنے فیصلہ
امامت بیان کرونگا انشاء اللہ تعالی الایمان پر واسطے تنشیط اذہان ناظرین کے ایک جملہ تقریر
فاضل کاشی سے ملخص کر کے لکھتا ہون یعنی فاضل کاشی شیعی نے بعد لکھنے معنی محبت اہلبیت
وعداوت عدو کے یہ لکھا۔ ومن ہہنا یحکم بنجاۃ کثیر من المخالفین المستضعفین سیما الواقعین فی
عصر خفاء الامام الحق المبین لائمتنا صلوات اللہ علیہم اجمعین وان لم یعرفوا قدرہم وامامتہم
کما یدل علیہ ما رواہ الکافی باسنادہ الصحیح عن زرارۃ عن ابی عبد اللہ قال قلت اصلحک
اللہ ارایت من صلی وصام واجتنب المحارم وحسن ورعہ ممن لا ینصب ولا یعرف فقال ان اللہ
یدخل اولئک الجنۃ برحمتہ ترجمہ یعنی اور ہی جگہہ سے حکم کیا جاتا ہی ساتھ نجات بہت مخالفین
ضعیفین کے خصوصا وے لوگ کہ واقع ہین زمانہ غیبت امام حق مین کہ محبت رکھتے ہین ساتھ
ائمہ ہمارے صلوات اللہ علیہم کے اگرچہ نہ پہچانتے ہین قدر انکی اور امامت انکی جیسا کہ دلالت
کرتی ہی وہ چیز کہ روایت کیا ہی اسکی کافی نے ساتھ اسناد صحیح اپنے زرارہ سے ابی عبد اللہ سے
کہا اسنے کہ کہا مین نے نیکی دے تم کو اللہ تعالی کیا جانتے ہین آپ اسکو جو شخص نماز پڑھے
اور روزہ رکھے اور بچے حرام سے اور نیک ہی تقوی اسکا ان لوگون سے کہ نہ دشمن ہین اور نہ
عارف امام ہین پس فرمایا حضرت ابو عبد اللہ امام صادق نے بہ تحقیق کہ اللہ داخل کریگا
انکو بہشت مین رحمت سے اپنی۔ جائے غور ہی کہ حضرت امام صادق رضی اللہ عنہ تو جاہل
امام کو داخل بہشت جانتے ہین اور شیعہ نامرضیہ انکے جاہل منصب امام کو دوزخی بتاتے ہین

دعوی پیروی اقوال ائمہ طرفہ اسپر ہی اللہ تعالی اس گروہ کو فہم کامل عطا کرے **قولہ المجیب المریب الخ**
اقول سے چشم بد اندیش کہ برکندہ باد * عیب نماید ہنرش در نظر * الحق مگر قول صحیح ہی یعنی بات حق
تر وہی معلوم ہوتی ہی مجیب مصیب نے جب جواب باصواب دیا سائل و وارث کو اسکے تسلیم
کرنا حق کا ممنون احسان مجیب مصیب کا ہونا ضرور تھا نہ کہ بہ تقتضائے تیرھوین صدی کے
نیکی کا بدلا بدی ہی عوض اس تعلیم خیر کے خطاب مریب کا مولف جنیب سائل کئیب نے مجیب کو
دیا ہیچ ہی سے زمین شور سنبل بر نیارد * دروتخم عمل ضائع مگردان * با سیہ دل چہ سود گفتن
وعظ * نرود میخ آہنی در سنگ * خیر اللہ تعالی توفیق خیر مولف متعسف کو مرحمت فرما دے
قولہ ناقلا عن المجیب ترجمہ اسکا یہ ہی الخ **اقول** یہ عین خطا و تحریف مولف متعسف ہی
کیونکہ تحریف کلام والفاظ طریقۂ اسلافی مولف کا ہی قطعاً مجیب مصیب ایک شخص صاحب استعداد کو
اس سے ایسی غلطی فاش محالات عادیہ سے ہی و دلیل کمال استعداد مجیب مصیب کی یہ ہی کہ
موافق تحقیق علماے نامی مذہب مولف متعسف کے ترجمہ حدیث مسطور کا لکھا ہی چنانچہ ملا خلیل
قزوینی نے شافی شرح کافی کلینی مین زیر حدیث امام ابو جعفر کے کہ عبارت اسی حدیث سے ہی
لکھا ہی۔ المیتۃ بکسر المیم مصدر نوعی من باب نصر میتۃ جاہلیۃ ترکیب اضافی او توصیفی الخ یعنی
میتۃ ساتھ زیر ہونے میم کے مصدر نوعی باب نصر سے ہی میتۃ جاہلیۃ ترکیب اضافی یا توصیفی ہی الخ
حاصل یہ ہی کہ واسطے تشبیہ کے موت جاہل امام کی مثل موت اہل جاہلیت کے ہی باقی رہا یہ کہ
اہل کا لفظ حدیث مین مذکور نہین ترجمہ مین کہان سے آیا جواب یہ ہی کہ قرآن شریف مین ہی
وان من قریۃ الا نحن مہلکوہا یعنی نہین کوئی قریہ مگر یہ کہ ہم ہلاک کرنے والے مین اہل کو اسکے
مفسرین محققین نے بہی ترجمہ آیت شریفہ کا کیا ہی یہان لفظ اہل کا کہان سے آگیا جو اسکا جواب ہی
وہی مجیب مصیب کی جانب سے جواب ہی فتدبر **قال المولف المتعسف** ہداہ و انقذہ
من التعسف **اقول** بعون اللہ الجلیل مثل مشہور ہی کہ شروع مین بسم اللہ غلط یہان پر
مجیب سے کئی غلطی صریح واقع ہوئی پہلے تو یہ کہ خدشہ اول قول رسول کو لکھا نعوذ باللہ من ذلک

دوسرے جب لکھا کہ جواب خدشۂ اول تو چاہیے کہ جواب بھی لکھے حالانکہ محظ ترجمہ حدیث پر
اکتفا کیا تیسرے یہ کہ اول لفظ ترجمہ کو بشکل ترجمہ بعین شاید مخفف سنت جماعت سجد ف
الفہ لکھا ہی اور احتمال خطاے کاتب بھی نہین ہی کس واسطے کہ صحت پر ایک بزرگ اسی جمعیتہ
کے گواہی کر چکے ہین اور ثانیاً ترجمہ مطابق حدیث نہین لکھا کیونکہ حدیث مین کوئی حرف تشبیہ
مانند کس چیز کا ترجمہ ہی تمثیل ہین از روے معانی و بیان کے قباحت لازم آتی ہی کما لا یخفی علی من لہ
ادنیٰ نصیب اور اسی طرح چونکہ حدیث مین جاہلیت صفت میتہ ہی تو چاہیے کہ ترجمہ موت جاہلیت
کرتا نہ یہ کہ موت اہل جاہلیت کہا اسی سے لیاقت معلوم ہوگئی اور ہم نے شروع مین جو عدم لیاقت
مجیب کہا ہی واسطے سند اُسکے اِسکو لکھا ورنہ اس جواب مین بہت خطا کی ہی کہانتک اسکا
بیان ہو غرض اصل مطلب سے ہی۔ **قول المجیب** ہم انشاء اللہ تعالی عنقریب امام زمانہ کو
بتا دینگے اور اس حدیث کا جواب شافی دینگے لیکن باقرار آپ کے ثابت ہی کہ یہ حدیث
آپ کے یہان بھی ثابت ہی اب ہم آپ سے استفسار کرتے ہین کہ آپ امام زمانہ کو پہچانتے ہین
یا نہین اگر نہین پہچانتے ہین اور بغیر پہچانے ہوے امام زمانہ کے مرگئے تو موت آپ کی مثل
موت جاہلیت کے ہوئی اور آپ خود مقر ہین کہ جاہل کے واسطے نہین ہی مگر جہنم۔ انتہی بقدر الحاجۃ
اقول متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم بریئاً عن التکلف والتعسف قولہ مثل مشہور ہی
الخ **اقول** یہ مثل تو بدرجہ اولی ذات مولف متعسف پر صادق آتی ہی جیسا کہ ناظرین رسالہ
ابتر پر پوشیدہ نہین ہی و دیباچہ مین بذیل بیان اسم رسالۂ ابتر کے بیان کر چکا ہون خود را
فضیحت دیگران را نصیحت کے یہی معنی ہین اپنی غلطی کی خبر نہین دوسرون پر اتہام یا را ب
تو محجوب ہوے جو پر کو کھودے کنوا رہ آپ ڈوب ڈوب مواد قولہ کئی غلطی الخ اقول
ارد و دانی بھی مولف متعسف پر ختم ہوگئی ہی غلطیان کی جگہ پر غلطی بجاے غلطی باعث تسلسل
حواس اپنے انھون نے لکھی ہی ماشاء اللہ خود تو غلطی بطلی لکھنے سے احتراز نہ کرین دوسرون کی
نکتہ چینی کرین اگر مولف متعسف عذر غلطی کاتب کا کرین نامسموع ہی کیونکہ جب مولف متعسف شہادت

اہل سنت وجماعت کی صحت کتابت مجیب مصیب مین تسلیم کرتے ہین مین انکی شہادت مین
کیونکر شک کرون باوجودیکہ مقابل ہین آنکے مولف متعسف کو کم علم جانتا ہون قولہ پہلے یہ الخ
اقول رقص کردن خود نداند سخن راگوید کہ کج ٭ مولف صاحب آپ نے خدشہ کا معنی کبھی کچھ
سمجھا یا نہین آپ کے والد بزرگوار سے شخص اگر کسی حدیث شریف مین خرخشہ ڈالین اُسی کو
خدشہ کہتے ہین نعوذ باللہ منہا حدیث شریف کو جب آپ کو کچھ دخل ہی نہین تھا قلم اٹھانے کی حاجت
کیا تھی ؎ مجال سخن تا نہ بینی ز پیش ٭ بہ بیہودہ گفتن مبر قدر خویش قولہ دوسرے الخ اقول
مجیب مصیب نے تو بعد ترجمہ کے جواب بھی لکھا ہے لیکن نہ معلوم کہ مولف متعسف کی آنکھ پر کیسی پٹی
تعصب کی بندھی ہے کہ ان کو بھی آنکھین دکھائی نہین دیتا ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب
راچہ گناہ قولہ بخط الخ اقول علم سے مولف متعسف حظ وافر رکھتے ہین کہ محض وخط مین تفرقہ
نہین کر سکتے استعداد کامل کے یہی معنی ہین کہ خواندہ ناخواندہ کو برابر سمجھے قولہ تیسرے یہ الخ
اقول مولف متعسف اس مقام مین فصیح وبلیغ ہو گئے ہین کہ چند غلطیان غیر واقعہ مجیب مصیب
کی انھون نے لکھی ہین خطا عینی کا مولف کے حال تو قبل لکھ چکا ہون ترجمہ حدیث کا حال بھی اوپر
بیان ہو چکا اعتراضات طفلانہ کا انکے جواب بھی ضمن مین اسکے بیان ہو گیا الا خود بدولت سے
جو جو غلطیان ہوئین اسکی بار برداری انھین پر ہے مین کہانتک مولف متعسف کی جہالت
کا علاج کردن الا تھوڑی سی گوشمالی انھین دیتا ہون شاید برودت منجمدہ دماغ کو انکی حرارت
پہونچے وبادہ جہالت کا کچھ کم ہو مختصر عربی عبارت واسطے قابلیت جتانے اپنی کے مولف نے
لکھی ہے اسکو غور سے دیکھیے کہ نصیب کا صلہ فی کے ساتھ ہوتا ہے یا من کے ساتھ منہ نصیب چاہیے نہ فیہ نصیب خود
کتب لغت مین دیکھیے ورنہ کسی طالب علم مستعد سے پوچھیے قدرب قولہ نا قلا عن المجیب اب ہم آپ سے الخ
اقول مجیب مصیب نے طریقہ مناظرین پر جواب دیا ہے یعنی معترض مستدل کے ساتھ اولاً معارضہ بالقلب کیا بعد
رفع اعتراض اسکا کیا اب اگر کوئی بے علم طریقۂ مناظرہ سے اسپر اعتراض کرے تو قصور علمی و فہمی اسکا ہے علم مناظرہ کو
پڑھے کہ اسکی تسکین ہو جاوے قال المولف المتعسف ہداہ اللہ والقذف من التعسف

قولہ اولاً مجیب نے عبارت اخیر مین خبط کیا ہو ثانیاً مناظرہ قلبیہ بے محل واقع کیا شاید اسکو فن مناظرہ سے کچھ واقفیت نہین ہو حالانکہ کالشمس فی النہار ظاہر و آشکار ہو کہ فرقۂ حقہ معتقد امامت حضرت صاحب الامر مہدی علیہ السلام ہو اور بلا ثبوت وجود و حصول معرفت اعتقاد امامت بعید ہو پس فقط استفسار دلیل ثبوت وجود و حصول معرفت کافی تھا اس تطویل لاطائل سے کیا فائدہ اور نسبت جہالت امام ہماری طرف خود دلیل جہالت مجیب ہو قول المجیب اگر پہچانتے ہین تو ہم پوچھتے ہین کہ وہ کون ہین ائمۂ اثنا عشر ہین یا سوا اُنکے اقول متوکلاً علی السمیع العلیم بریًا عن التکلف والتعسف قولہ اولاً مجیب الخ اقول مجیب مصیب کی عبارت کے خبط کو تو کچھ مؤلف متعسف ثابت نہ کرسکے مگر خود ہی خبط ہوگئے کہ جس تطویل لاطائل کو بیفائدہ بیان کیا اُسکے مرتکب خود ہوے اور یہ جو بیان کرتے ہین کہ معارضہ بے محل واقع کیا یہ مؤلف متعسف کی بانگ بے ہنگام ہو مین نے اوپر ہی بیان کیا ہو کہ انکو علم مناظرہ سے واقفیت نہین ہو ورنہ محل وقوع معارضۂ قلبیہ کو اپنے بیان کرین کہ اسکو محل وقوع سمجھا جاوے قولہ صاحب الامر الخ اقول اعتقاد امامت مہدیؑ کی ہم لوگ اہل سنت والجماعت بھی رکھتے ہین مگر ہم لوگون کے امام مہدیؑ بہا سیف و سنان ظاہر ہونگے اولاد سے حضرت امام حسن مجتبیٰؓ کی جیسا کہ عنقریب بیان ہوگا اور یہ امر تیقن ہو اور امام مہدی فرقۂ شیعہ کے حضرت عنقا ہین کہ سہ ز عنقا ہست نامی در زمانہ ولیکن کس ندیدش آشیانہ * لیکن فرد عنقا کا تو ممکن الوجود ہی اور وجود امام مہدی فرقۂ شیعہ کا محالات عادیہ سے ہو کیونکہ امام مہدی مذہب روافض مین چند برزگان مقیمین دار بقا ہین چنانچہ اسکی تفصیل بھی بیان ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ پس دار بقا سے دار فنا مین آنا ممکن الوجود نزدیک مؤلف متعسف کے ہوگا کوئی عاقل تو مانیگا بغیر حجت شرعی کے فقط قولہ پس فقط الخ اقول آنچہ دانا کند کند نادان * لیک بعد از خرابی بسیار * مؤلف متعسف جو استفسار کرانا چاہتے ہین وہی سوال تو مجیب نے آخر کیا ہو کیا اگر وہ عبارت کے سمجھنے کی بھی لیاقت نہین رکھتے قولہ جہالت امام الخ اقول اگر نسبت جہالت امام ایک جانب مقابل کی مستلزم جہالت دوسری

جانب بقائل کی ہو قولہ قول خود مولف متعسف باعث جاہل امام سمجھے اہل سنت والجماعت خود جاہل
امام ہوے رفتا اہل قولہ نا فلا عن المجیب توہم پوچھتے ہین الخ اقول یہ پوچھ مولف متعسف
کو کہان سے نکل آئی مجیب معیب نے تو پوچھتے ہین لکھا ہو اس تحریف سے مولف متعسف
کی کسر پوری ہو گئی عاقل خود سمجھینگے حاجت ہمارے بیان کی نہین ہو قال
المولف المتعسف ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف اقول بلا ریب ائمہ مذہب شیعون کے
ائمہ اثنا عشر علیہم الصلوٰۃ والسلام ہین اولا بعد از رسول بلا فصل حضرت علی علیہ السلام اور
آخر جناب آخر الزمان عجل اللہ فرجہ قول المجیب اگر سواے انکے ہین تو ممکن نہین کس واسطے
کہ امامت آپ کے یہان منحصر در ائمہ اثنا عشر ہین پس غیر انکا امام زمانہ نہین ہو سکتا اقول توکلا
علی اللہ السمیع العلیم بریّا عن التکلف والتعسف قولہ بلا ریب الخ اقول چہ
دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد مولف متعسف نے کل فرقہ شیعہ کو اثنا عشریہ مین
کہان سے منحصر کیا سبائیہ۔ کیسانیہ۔ باقریہ۔ زیدیہ۔ ناوسیہ۔ اسمعیلیہ۔ ہشامیہ۔ شیطانیہ۔ کلابیہ
زراریہ وغیرہا کو کس محبس مین بند کر رکھا ہو یہ لوگ تو پیشوایان فرقہ امامیہ کے ہین وے
کہان ائمہ اثنا عشر کے قائل تھے جو بلا ریب ائمہ اثنا عشر ائمہ کل شیعون کے مذہب مین ہین
قول مولف متعسف کا ہو ہان البتہ مذہب اثنا عشری مین ائمہ اثنا عشر ہین ان مین بھی
بعض اثنا عشری ولادت امام محمد بن عسکری رض کے قائل نہین جعفر برادر امام حسن عسکری رض کو
جنھون نے وراثت امام حسن عسکری رض کی پائی تھی امام دوازدہم جانتے ہین انکو اثنا عشریہ
جعفریہ کہتے ہین اسی وجہ سے امامیہ اثنا عشریہ جعفر موصوف کو کذاب خطاب دیتے ہین
نعوذ باللہ منہا قولہ بلا فصل الخ اقول اولا خود کلام پاک سے حضرت علی رض کے ابطال اسکا
ہو گیا ہو جیسا دیباچہ مین گذرا حدیث نہج البلاغت سے ثانیا صاحب منہج المقال کی عبارت سے
ترتیب خلافت خلفاے اربعہ ثابت ہو۔ و منہج المقال کتاب مذہب امامیہ کی ہو نہج البلاغت
و منہاج الکرامت و نہج الحق و خیر المناقب و مجالس المومنین ہین کہ اصح الکتب امامیہ ہین

مرقوم ہے کہ خلافت خلفا کی حق ہے ثلثہ تراجم بحار الانوار مین مذکور ہے کہ جس وقت جناب امیر المومنین نے جسد مبارک کو حضرت پیغمبر کے قبر مبارک مین رکھا حضرت صلعم نے ملائکہ مقربین سے سفارش امیر المومنین رض کی کی آن فرشتون نے عہد مضبوط کیا اور جان و دل سے قبول کیا کہ ہم لوگ واسطے امداد آنکے حاضر ہین اور کوئی دقیقہ خدمت کا نہ چھوڑینگے انتہی یہ سب دلیل ہے اس امر کی کہ خلافت خلفاے ثلثہ رض کی حق تھی کیونکہ اگر خلافت بلا فصل حق امیر المومنین ہوتی اور خلفاے ثلثہ رض غصب کرتے ملائکہ مقربین ضرور حسب وعدہ امداد کرتے اور آن حضرات کو خلیفہ ہونے نہ دیتے۔ رابعاً سورہ نور مین اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا یعنی وعدہ کیا خداے تعالی نے آن لوگون سے کہ وقت نزول سورہ نور کے مومن تھے جو لوگ ایمان لائے تم مین سے عمل نیک کیے ہین البتہ خلیفہ کریگا اللہ انکو بیچ زمین کے چنانچہ خلیفہ کیا تھا آن لوگون کو کہ پہلے انسے تھے مثل حضرت داؤد و امثال کے انکی اور قرار دیگا خداے تعالی واسطے آنکے دین کو کہ پسند کیا ہے واسطے آنکے تا کہ بدلے خوف انکا امن سے عبادت کرینگے وے میری اور نہین شریک کرینگے میرے ساتھ کسی چیز کو پس یہ سب امور کہ داخل وعدہ الٰہی تھے ظہور مین آئے ورنہ خلاف وعدہ خدا لازم آتا اور یہ سب امور بجز زمانہ خلفاے ثلثہ رض کے واقع نہین ہوئے ہین اسواسطے کہ امام مہدی وقت نزول اس سورہ کے بالاجماع موجود نہ تھے اور حضرت امیر اس وقت موجود تھے ولیکن رواج دین کا انکے کہ مرضی الٰہی اور پسندیدہ اسکا ہے بزعم شیعہ حاصل نہین ہوا ہے چنانچہ تنزیہ الانبیا والائمہ مین شریف مرتضی نے تصریح کی ہے کہ حضرت امیر اور شیعہ انکے ہمیشہ دین اپنا مخفی رکھتے تھے اور امن کامل اور عدم خوف اور تمکین دین زمانہ مین آنکے حاصل نہین تھا کہ ہمیشہ انواع شام سے خائف رہتے تھے اب معلوم کرنا چاہیے کہ انکار فرقہ شیعہ کا نزول مین اس آیت کے حق خلفاے ثلثہ مین ظاہر ہے اس باعث انحراف

دیکھا تو ان ... [illegible] ... ہوا قوت شان نزول اس آیت ... [illegible]
عبارات سے حضرات خلفاے ثلثہ کے جو حضرت علی کا قول ظاہر ہے نہج البلاغہ ... [illegible]
عمر بن خطاب نے متعدد ہو جانے اپنے واسطے قتل اہل فارس کے حضرت سے مشورہ ... [illegible]
اس وقت حضرت امیر نے عمر بن خطاب سے فرمایا کہ تم قطب کے مانند ہو ... [illegible]
کہ خدا ے تعالی نے قرآن شریف میں وعدہ خلافت و نصرت و غلبہ دین کا ہم سے کر رکھا ہے
اور فرمایا ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم الخ پس ہو جب اس آیت کے ہر گز اہل فارس ہم پر غالب
نہونگے چنانچہ وہ عبارت سراسر بشارت حضرت امیر کی نہج البلاغت میں یہ ہے ان ہذا الامر
لم یکن نصرہ ولا خذلانہ بکثرۃ ولا بقلۃ وہو دین اللہ الذی اظہرہ وجندہ الذی اعزہ وامدہ حتی
بلغ ما بلغ وطلع حیث طلع ونحن علی موعود من اللہ حیث قال وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا
الصالحات لیستخلفنہم فی الارض الخ واللہ منجز وعدہ وناصر جندہ ومکان القیم فی الاسلام مکان
النظام من خرز فان انقطع النظام تفرق ورب متفرق لم یجتمع والعرب الیوم وان کانوا قلیلا فہم کثیرون
بالاسلام عزیزون بالاجتماع فکن قطبا واستدر الرحی بالعرب واصلہم دونک نار الحرب فانک
ان تشخص من ہذہ الارض انتقضت علیک العرب من اطرافہا واقطارہا حتی یکون ما تدع
وراءک من العورات اہم الیک مما بین یدیک الخ یعنی یہ امر نہ تھا مدار نقصان یا کثرت
وقلت کے ساتھ اور یہ دین اللہ کا ایسا ہی جسکو غالب کیا اسنے اور لشکر اسکا ایسا ہی کہ عزت دی
مدد کی اسکی یہانتک کہ پہونچا اس مرتبہ کو اور ظاہر ہوا جس جا کہ ظاہر ہوا اور ہم لوگ ان کو وعدہ
اللہ عز وجل سے کہ فرمایا ہی وعدہ کیا ہی اللہ نے مومنوں کو تم میں سے اور ان لوگوں کو کہ عمل
نیک کیے ہیں کہ خلیفہ کریگا انکو اللہ زمین میں الخ اور اللہ پورا کرنے والا ہی وعدہ اپنا اور مدد
کرنے والا ہی لشکر کا اپنے اور مکان قیام اسلام میں مکان انتظام ہی تو اگر بگڑ گیا انتظام تو متفرق
ہوا اور اکثر متفرق اکٹھا نہ ہوے اور عرب اگرچہ آج تھوڑے ہیں لیکن بہت ہیں بسبب اسلام کے
اور غالب ہیں بسبب اجتماع کے پس قطب ہو تو اور پھیرے چکی عرب میں اور اصل انکا اور آگ

انکو پھیرے تو اس زمین سے خوف ڈالینگے تم پر عرب اپنے اطراف اور علاقہ سے کہ جو چھوڑ رہا ہے
تو پیچھے اپنی عورتون سے وہ مشکل تر ہی اس سے جو روبرو تیرے ہی الخ وظاہر ہی کہ یہ قول
آپ کا محمول تقیہ پر نہین ہی کس واسطے کہ مشورہ مقام خوف نہین ہی خصوصاً ایسے وقت مین
تو ضرور مشورہ لڑائی پر جانے کا دیتے اور خود مسند نشین خلافت ہوتے دلیل بطلان تقیہ
کی قبل اسی کتاب مین لکھ چکا ہون معہذا ایک قول ملا باقر مجلسی کے بحار الانوار سے مثل
در مکنون کے نکال کر زیب گوش اہل ہوش کرتا ہون وہ یہ ہی کہ منجملہ وصایائے نبوی کے
جناب مرتضوی کو یہ ایک وصیت تھی کہ ظاہر و باطن کو یکسان رکھو ورنہ جملہ منافقین مین
ہوگے پس نعوذ باللہ منہا کیونکر تقیہ کرکے آپ مخالف وصیت نبوی کے باطل ہوتے اور
مجمع البحرین مین کہ کتاب شیعہ کی ہی حضرت علیؓ سے منقول ہی کہ آپ نے فرمایا ہی کہ جو مجھکو
خلیفہ چہارم نہ کہیگا سزایاب ہوگا اس صورت مین ارشاد ثقلین سے دعوی مولف متعسف
باطل ہوا اور خلافت بلا فصل ثابت نہ ہوئی **قولہ عجل اللہ فرجہ الخ اقول**
جملہ دعائیہ مین امام آخر الزمان کی لفظ مکروہ مثل فرجہ لانا لفظ ظہورہ ترک کرکے
نہایت سوء ادبی ہی کہانتک مولف متعسف کو ادب ورن ~~سہ~~ گفتہ گفتہ
من شدم بسیار گو ٭ از شما یک تن نہ شد اسرار جو ٭ اللہ انکی ہدایت کرے
قولہ ناقلاً عن المجیب ائمہ اثنائے عشر الخ **اقول** مجیب مصیب نے
تو اثنا عشر لکھا تھا مولف متعسف نے زیادتی یائے اضافت کی کہان سے کی
اثنا عشر مین ترکیب بنائی ہی یا اضافی یاد نہو تو کسی نحو میر پڑھنے والے سے
دریافت کرلو **قال المولف المتعسف** ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف
اقول شیعہ بلا شک غیر ائمہ اثنائے عشر علیہم السلام سے استبرا کرتے ہین
فی الدنیا والآخرۃ **قول المجیب** اور اگر ائمہ اثنا عشر ہین تو ہم پوچھتے ہین کہ گیارہ امام
سابقین سے ہین یا مہدی آخر الزمان لیکن شق اول پس باطل ہی اس واسطے

کہ زمانہ احد عشر کا منقضی ہوچکا پس اُنمین کا کوئی امام زمانہ نہین ہوسکتا **اقول** متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم بریًا عن التکلف والتعسف **قولہ** شیعہ الخ **اقول** اولاً رسم خط شیعہ کہ شنیعہ کا خیال کرنے کے لائق ہی مولف متعسف نے شناعت وبرائی کو اپنے مذہب کی خود تسلیم کرلیا ثانیاً وہ اشتباہ جو سابق ہی سے تھا لفظ استبرا موافق محاورۂ فقہائے رشید ہی یا احداث لفظ جدید محاورہ فقہا مین استبرا تنقیہ یعنی پاک کرنے رحم لونڈی کو اشتباہ حمل سے کہتے ہین اسکا یہان موقع نہین اسواسطے کہ نہ عورات اُنکی کہ سکتی ہین نہ مرد اُنکے یہ دعوی کرسکتے ہین الا احداث لفظ جدید بمعنی برات اپنی بجز دوازدہ امام کے اورون سے دنیا وآخرت مین مراد مولف متعسف ہی تو معاذ اللہ منہا یہ نئی قسم کی نیچریت ہی نہ خدا ورسول سے علاقہ نہ بجز دوازدہ امام کے دوسرے بزرگون سے تعلق وان دوازدہ امام سے اُنکو جو تعلق ہی وہ بھی ظاہر ہوگیا اُنکے سلف کے اقوال سے خسر الدنیا والآخرہ وذلک ہو الخسران المبین یعنی نقصانی ہوئی دنیا وآخرت کی اُسکی اور یہ نقصانی ظاہر ہی اللہم احفظنا **قال المولف المتعسف** ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف **اقول** حق برزبان جاری ائمہ احد عشر اپنے اپنے زمانہ کے امام وحاکم وقت تھے اب عہد آخر الزمان ہی زمانہ ائمہ سابقین منقضی ہوگیا **قول المجیب** باقی رہی شق ثانی وہ بھی ممنوع ہی اسواسطے کہ اگر مراد امام سے مہدی آخر الزمان ہین تو ضرور ہی آپ پر اثبات اُنکے وجود کا **اقول** متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم بریًا عن التکلف والتعسف **قولہ** حق برزبان الخ **اقول** یہ کیا موقع حق برزبان جاری کہنے کا تھا مجیب مصیب نے تو سوال تعین امام کا کیا تھا نہ تسلیم اقوال فرقۂ شیعہ کا کیا تھا کہ مولف متعسف جامہ سے باہر ہوگئے دوم جو ائمہ احد عشر کو امام وحاکم وقت لکھا ہی البتہ ائمہ احد عشر پیشوایان دین وائمہ طریق متصوفین کے تھے نہ حاکم وقت مولف متعسف کو نہ علم تواریخ سے بہرہ ہی نہ معنی حکومت سے آگاہ ہی مین پوچھتا ہون کہ بجز حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ وحسن مجتبی رضی اللہ عنہما کے کس امام کو کہان کی حکومت ملی تھی ہان جیسا کہ امام آخر الزمان مذہب شیعیان جابلسا و

چنانچہ ابتک بھی حاکم ہیں اور خوف دشمنان کی وجہ سے پردہ ربع مسکون ہفت اقلیم ہیں پردہ غائب
ہے نہیں ہو سکتے ہیں اسی طرح حضرات ائمہ تسع یعنی نو امام حکومت ظاہری عالم دہی ہیں
رکھتے ہوں اور جب وے حضرات حاکم ہی تھے تو تقیہ کس کے خوف سے کرتے تھے
اور ابہترین راست کی تقیہ کس باعث سے ہوئی تھی و تنزیہ الانبیاء والائمہ سے صاف صاف
ہوتا ہے کہ ائمہ خوف اعداے دین کو اپنے ظاہر نہ کر سکتے تھے یہ قول تو نعوذ باللہ منہا امامت
دین میں بھی حضرات ائمہ کی نقص لاتا ہے پس امام زمانہ و حاکم وقت کہنا انکا انکے زمانہ
تو بیجا ہے کہ قول مولف التعسف ہے اقوال متعددہ اول سے انکا ثابت نہیں ہوتا فانہم قال
المولف التعسف ان اراد المراد انقذہ من التعسف اتول شق ثانی ممنوع نہیں ہو سکتی
جب وجود حضرت کا بکمال شد ومد ثابت ہے جب کتابیں اپنی مذہب کی دیکھیے تو حال
معلوم ہو والا ہماری کتابوں کو دیکھیے کہ ثبوت وجود کیونکر ہوا ہے ملاحظہ فرمائیے کہ مختصر کتاب
حدیقۃ الشیعہ میں شامل حال حضرت کے زیادہ چالیس حدیثوں سے آپ کے علما اور داہ ثقات
سے منقول ہے اور خصوصًا اثنا عشریہ و استقصاء الانحام کو ملاحظہ کیجیے انشاء اللہ تعالی خوب
آسودہ و سیر ہو جائیے گا اور حقیر یہاں بھی بسبب ممانعت شق ثانی کے قدرے بطور قطرہ
از بحار و نمونہ از خروار بکمال اقتصار و اختصار دلیل ثبوت امام زمانہ جامع جمیع شقوقات
بیان کرتا ہے بنظر انصاف جب معائنہ کرے دلیل اثبات امام زمانہ۔ اما بالعقل
پس جس دلیل سے احتیاج طرف نبی کے ثابت ہوتی ہے وہی دلیل احتیاج میں طرف امام کے بھی
جاری ہے اسواسطے کہ جب واسطے اجراے احکام الہی کے خدا نے نبی کا بھیجنا واجب ہوا
تو کیا وجہ کہ اب خدا امت کو بغیر ایسے شخص کے کہ جو تعلیم احکام کرے چھوڑ دیوے حالانکہ
وہی تکلیف باقی ہے اور خلق بسبب عدم عصمت و دواعی مختلف لیاقت فہم احکام شرع
نہیں رکھتے چنانچہ ہر اہل ملت قرآن سے موافق اپنے مذہب کے دلیل لاتے ہیں
اور بہتر فرقے ہیں پس ظاہر ہے کہ سواے ایک فرقہ کے سب غلط سمجھے ہیں پس ضرور ہوا

کہ سوائے قرآن کے ہر زمانے مین معصوم موجود رہتے واسطے تعلیم رعایا کے اور یہ صفت کہ جو
مدار احکام اجرائے الٰہی ہر نہین پائی جاتی مگر اُس شخص مین کہ جسکی امامت کے امامیہ
مدعی ہین و ہو القائم المومل المنتظر عجل اللہ فرجہ پس اگر کوئی کہے کہ غائب کیون ہین تو
جواب اُسکا بہت آسان ہی اسواسطے کہ جب ہم قائل عصمت و امامت اُنکی کے ہوئے تو باوصف
احتیاج خلق غائب ہونا لامحالہ کسی مصلحت خدا سے ہوگا اگرچہ اُسکو ہم بتفصیل نہ جانین
جیسا کہ رسول خدا غار مین غائب ہوئے تھے یا انبیاء سابقین مثل حضرت موسی وغیرہ کے
غائب ہوئے تھے اور اس مصلحت کا جاننا ہم پر لازم نہین ہر کون مصلحت و مراد خدا کو دریافت
کرسکتا ہر دالا چاہیئے کہ آیات متشابہات قرآنیہ وحجبہ حروف مقطعات وشب قدر و ساعت
استجابت دعا بر وز جمعہ وغیر ذٰلک سے مراد الٰہی دریافت کرنا ہم پر لازم ہو حالانکہ کوئی شیعہ
وسنّی قائل اسکا نہوگا اور اگر کسی کو تعجب طول عمر سے ہو پس خیال کرے حضرت نوح و عیسیٰ
و ادریس و خضر کو کہ سن مین حضرت قائم علیہ السلام سے بہت بڑے ہین اما یہ نقل پس نزدیک
فرقہ شیعہ کے تبواتر اخبار و نصوص و اجماع وجود حضرت کا ثابت و محقق ہی لیکن طائفہ سنیہ
پس اگرچہ انکار کرکے داخل آیہ وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ہوئے ہین مگر اکثر علماء و روات
معتمدین نے اُنکی بہت حدیثین متضمن حال وجود و کیفیت ظہور حضرت کی روایت کی ہین
بلکہ بعض اکابر اہل سنت نے بھی حضرت سے ملاقات کی ہی اور اُنسے حدیث نقل کی ہر از انجملہ
حافظ بلادری ہی کہ اعیان علمائے اہل سنت سے ہی والا شیخ عبد العزیز نے کتاب مسلسلات
مشہور بہ فضل المبین مین روایت کی ہی بخوف طول بعد اسقاط سند ترجمہ کرتا ہون کہ
کہا راوی نے روایت کیا ہم سے سلمان بن ابراہیم ابن محمد ابن سلمان نادرہ دہر نے
کہ حدیث کیا ہم سے احمد بن محمد ابن ہاشم بلادری حافظ زمانہ نے کہ حدیث کیا ہم سے محمد
ابن حسن نے جو پوشیدہ اور امام عصر ہین کہ روایت کیا ہم سے حسن ابن علی اپنے پدر سے
اور اُنھون نے اپنے پدر سے واُنھون نے اپنے پدر علی بن موسی رضا سے اُنھون نے کہا

کہ روایت کیا مجھسے موسی کاظم نے اسی طرح مسلسل رسول خدا تک کہ فرمایا کہ خبر دی مجھکو جبرئیل سید الملائکہ نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے سید السادات انی انا اللہ لا الہ الا انا من اقر لی بالتوحید دخل حصنی ومن دخل حصنی آمن من عذابی انتہی۔ اب تبلائیے کہ اسقدر رواۃ کہ تخمینا چھبیس یا تیس اکابر اہل سنت سلسلہ اس حدیث مین ہین اور والد عبد العزیز اور خود آپنے بھی نقل کیا ہی یا تو ان سب کو کاذب بنائیے یا خود سر بگریبان ہو جیے اور اسی طرح بہت سی روایتین آپ کی کتابون مین موجود ہین جس سے وجود امامت آخر الزمان کا ثابت ہوتا ہی سب کا حصر اس مختصر مین دشوار ہی اگر چاہیے گا تو ہم نشان کتابون کا دینگے آپ سب کو ملاحظہ کر لیجیے گا اور ایک دو حدیث وہ بھی سوائے اسکے محل موقع پر تحریر کر دینگے انشاء اللہ تعالی اور اس روایت کو اس وجہ سے لکھا ہی کہ راوی نے حضرت کو دیکھا ہی اور یہ زیادہ معتمد ہی بہ نسبت سننے کے **قول المجیب** وجود اصل ہی اور معرفت فرع اور وجود فرع کا بدون اصل کے ممکن نہین ہی ودونہ خرط القتاد **اقول متوکلا علی اللہ** السمیع العلیم سبحان اللہ بتکلف والتعسف **قولہ** ممنوع نہین ہو سکتی **اقول** بقول کسی کے تیر تو لگ گیا لیکن خدا جھوٹھ کرے مجیب معیب تو سائل کے شق ثانی مین منع وارد ہی کر چکا ہی مگر مولف متعسف کو ابھی خبر تک نہ ہوئی کہ ممنوع نہین ہو سکنے کا قائل ہی انکو مقدمہ ممنوعہ کو بدلیل قطعی ثابت کرنا لازم تھا کہ وہمیات کا ایک دمدمہ قائم کرنا ؎ چہ میگوئی ازان مرغی نشانہ ٭ کہ با عنقا بود ہم آشیانہ ٭ جن دلیلون سے مولف متعسف نے وجود امام آخر الزمان کو ثابت کیا ہی تفضیح اقوال متقدمین کی آپ نے کی ہی کیونکہ متقدمین انکے قائل ہین کہ قبل خروج سفیانی وصیحہ آسمانی کے ذکر کرنے والا امام آخر الزمان کا از روے اسم ولقب کے ملعون ہی پس مولف متعسف از روے روایت متقدمین کے اپنے کسی لقب کے مستحق ہوے۔ ونقل کفر کفر نباشد مین نے اپنی جانب سے یہ لقب ناز یبا مولف متعسف کو نہین دیا ہی بلکہ یہ خطاب والا خود حضرت صاحب الامر سے بیان کرنے والے اسم شریف کو حضرت ممدوح کے ملا ہی چنانچہ

صاحب رقعات مزدورہ نے توقیعات صاحب الامر مین بیان کیا ہی من سمانی باسمی فی مجمع الناس فعلیہ لعنۃ اللہ یعنی جو شخص نام سے میرا کسی مجمع مین لیس اُسپر لعنت خدا کی ہی **قولہ** جب کتابین اپنی الخ **اقول** مولف متعسف کو اپنے مذہب کی کتاب دیکھنے کی لیاقت تو حاصل ہی نہین ہی دوسرے مذہب کی کتابون کو کیا سمجھینگے جو ہم لوگون کی مذہبی کتب کا نشان دیتے ہین ع اذ خویشتن گم ست کرا رہبری کند * بقول کسی ع چہ کار زین را نکو ساختی * کہ با آسمان نیز پرداختی * حضرت پہلے اپنے مذہب کی کتابون کے دیکھنے کی لیاقت پیدا کیجیے تب دوسرون سے الجھنا چاہیے **قولہ** مختصر کتاب الخ **اقول** جنکے فہم و علم مین اختصار ہو کتاب مین انکے طول کی گنجایش کہان سے ہو گی آخر حدیقۃ الشیعہ ہی انکے باغچہ مین بجز چند درختان خار زار کے گلون کی بہار کیونکر ہو گی ع زمین شور سنبل بر نیارد * **قولہ** اور مذہب الخ **اقول** مولف متعسف کو چاہیے کہ اپنی دونون کتابون کے مفہوم کو رجوم الشیاطین اور اسکات اللیام سے معلوم کر لین کہ پردہ غفلت آنکھو سے انکی دور ہو **قولہ** بسبب ممانعت الخ **اقول** کیون مولف صاحب آپکی شبہ کدھر گئی آپ فرماتے تھے کہ شق ثانی مین آپ کی منع وارد نہین ہو سکتا اب کیونکر آپ مان گئے اور منع کو تسلیم کر لیا خیر آئندہ جو تحریر کرتے اُسکی بھی تردید واجبی کی جاتی ہی آپ ممنون ہو جیے اور کچھ نذر دیجیے **قولہ** جامع جمیع شقوقات الخ **اقول** مولف متعسف نے اپنے شقوقات کو دکھلایا ہی نہین انکے جامع کے معائنہ کرانے سے کیا امید نفع رکھتے ہین **قولہ** دلیل اثبات الخ **اقول** لفظ امام زمانہ بزبان اردو ہی یا بزبان عربی جسطرح کہ تردید عقل و نقل چاہتی ہی پس جب یہ لفظ عربی ہی زمانہ کے ضمیر کا مرجع کون ہی اور اگر اردو ہی آدھا تیتر آدھا بٹیر لکھنے کی حاجت کیا تھی فرقہ شیعہ کے واسطے مجتہد بھی ایسا ہی کم علم چاہیے تھا **قولہ** اما بالعقل الخ **اقول** اگر عقل سے مراد مولف کی عقل ہیولانی ہو دلیل تام ہی ورنہ ناقص جس دلیل عقلی مین قیاس اقترانی اور استثنائی اور قیاس مساوات اور استقرا و تمثیل کو دخل نہوا اُسکو منشاء عقل ہیولانی اگر نہ کہین تو کیا کہینگے

فافہم قولہ پس جس دلیل سے الخ اقول ظاہر یہ دلیل مساوات معلوم ہوتی ہے پس نبی اور امام مین اول مساوات مولف متعسف ثابت کرین بعد آسکے یہ دلیل پیش کرین شاید اُس وقت قابل قبول ہو اور کیونکر مساوات ہو سکتی ہے درمیان حاکم اور محکوم کے فافہم قولہ اسواسطے کہ جب الخ اقول اولاً خدا پر کوئی چیز واجب نہین ہے خود اللہ پاک فرماتا ہے لا یسئل عما یفعل وہم یسئلون یعنی نہین سوال کیا جاویگا خدا اُس چیز سے کہ کرتا ہے اور وے لوگ یعنی مخلوق سوال کیے جاوینگے جب اللہ غنی حمید نے بے پروائی اپنی ظاہر کی اور قول بزرگون کا بھی ہے **؎** نہ مستغنی از طاعتش پشت کس * نہ بر حکم او جاے انگشت کس * وہ مالک کل ہے جو چاہے کرے کس کی مجال ہے کہ سرتابی حکم سے آسکے کرے پس کون شخص بجز احمق مطلق کے آنحضرت واجب الوجود پر وجوب امکان کا الزام رکھیگا ثانیاً اللہ پر نبی کا بھیجنا اگر واجب ہے کیوں اپنے کلام پاک مین یون ارشاد فرماتا لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یعنی بہ تحقیق احسان کیا اللہ تعالی نے اوپر مومنون کے جب کہ بھیجا اُنمین رسول قوم سے اُنکی جو چیز واجب ہوتی ہے کسی شخص پر آسکے ادا کرنے مین ہرگز وہ شخص لفظ احسان کا زبان پر نہین لاتا ہے پس ثابت ہوا کلام پاک سے خداوند بے نیاز کے نبی کا بھیجنا اللہ پر واجب نہین ہے واجب کہنے والا منکر کلام پاک کا ہے و منکر کلام خدا کا حکم مولف متعسف پر مخفی نہین ہے فرمایا اللہ تعالی نے فمن اظلم من کذب علی اللہ یعنی پس کون ظالم زیادہ ہے اُس سے کہ جھوٹھ باندھے خدا پر نسبت قولہ بغیر ایسے شخص کے الخ اقول اے حضرت مولف متعسف آپ کی اور آپ کے مذہب کی تعلیم بعد غائب ہونے امام آخر الزمان کے کس سے ہوئی اور ہوتی ہے بجز شیطان الطاق وغیرہ کے تو کوئی صاحب عصمت معلم معلوم نہین ہوتا اگر ہو بیان کیجیے ورنہ خداوند کریم پر ترک واجب اصلح کا مقدمہ حاکم اعلی کے پاس جو آپ کے ذہن مین نعوذ باللہ منہ آوے دائر کیجیے ساء ما تحکمون یعنی بُرا ہے جو حکم لگاتے ہو تم۔ اللہم احفظنا قولہ اور خلق بسبب الخ اقول نبی اور امام خلق مین داخل ہین یا نعوذ باللہ منہا خالق کل مین

اگر خلق مین ہین تو مولف متعسف کے حکم اختراعی مین داخل ہین یعنی معاذ اللہ لیاقت
فہم احکام آلٰہی نہین رکھتے ہین پھر حاجت نہ نبی کی رہی نہ امام کی ثبوت امامت مین حضرت
مولف دلیل نبوت کو بھی کھو بیٹھے شاباش ؎ این کار از تو آید و مردان چنین کنند٭
نبی اقصر اُدہم قصر اُگے یہی معنی ہین یعنی بنایا ایک قصر اور توڑا ایک شہر کو و نعوذ باللہ
منہا اگر خالق ہین تو انکی حاجت بھی نہین ہی خود خدا سمجھانے کو کافی ہی جب خلق کو لیاقت
سمجھنے کی نہین ہی اُنکے سمجھانے کا خدا کو نفع کیا ہی بجز دردسر کے نعوذ باللہ من ہذہ العقائد
الفاسدہ ؎ سرانجام جاہل جہنم بود٭ کے یہی معنی ہین جو مولف متعسف مین ثابت ہی
نہین جیسا کہ اُن نے سمجھا ہی اور اُنکے بزرگوار نے سوال مین داخل کیا ہی **قولہ** نہین باقی جاتی
الخ **اقول** یہ ادعا محض ہی و تخیل باطل جس امر کے واسطے ضرورت امام کی ہی وہی احتیاج
جب ابھی تک باقی ہی اس فرضی امامت سے امامیہ ہداہم اللہ کو کیا نفع متصور رہا **قولہ**
المویل الخ **اقول** اس لفظ کے معنی صفت امام آخر الزمان مین کچھ معلوم نہین ہوتے بلکہ صفت
طول امل یعنی آرزو سے دراز تو عام مومنین کے واسطے منع ہی امامیہ کے واسطے کیونکر
تصور کیجاوے فلیتدبر **قولہ** بہت آسان ہی الخ **اقول** کیون نہین مولف صاحب مصلحت
خداوندی مین غائب ہوتے امام کو دخل کرنا آپ ہی سے بیباک کا کام ہی آپ کو ایک
عقیدہ پر قرار نہین کہان تو اصلاح خلائق خدا پر واجب ٹھہراتے ہین اور کہان افساد عالم
کو مصلحت خداوندی ہین داخل کرتے ہین استغفر اللہ آپ کے تحکمات سفیہانہ و تناقضات
ابلہانہ سے خداے پاک بھی بری نہین رہ سکتا ہی اسپر بھی غیبت امام کا جواب بہت آسان
فرماتے ہین شاید یہ سمجھے ؎ عاقبت کی خبر خدا جانے٭ ابتو آرام سے گذرتی ہی٭
صاحب کچھ تو خدا سے خوف کیجیے ان بطش ربک لشدید یعنی تحقیق گرفت پروردگار کی تیرے
ہر آئینہ سخت تر ہی **قولہ** اسواسطے کہ جب ہم الخ **اقول** حضرت مولف آپ کے امام سمجھنے سے
جب لامحالہ نائب ہونا لازم آتا ہی تو ﷲ کچھ بھی چندے امام سمجھنے مین توقف کیجیے کہ کچھ بھی

ظہور امام موصوف کا ہوجاوے اور ہم لوگ بھی زیارت سے اُنکی مشرف ہوں ورنہ عدم عرفان
امام کا جرم کل آپ ہی پر ثابت ہوگا فتنبہ **قولہ** غار مین الخ **اقول** غار کا خیال آیا اور یار غار
پیغمبر خدا کے خبردار نہ ہوے کچھ بھی آپ کو عار ہے یا نہین جو ایسے مقام خوف مین حضرت رسول
کا ساتھی ہو وہ شخص کیونکر خاندان نبوی سے بیوفائی کریگا لیکن **ے** حسود را چہ کنم کو ز خود
برنج درست ٭ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غار ثور مین مع حضرت صدیق اکبرؓ کے دو شب
بسر کرنا واسطے انتظام امر ہجرت کے تھا اور اسوقت تک آپ پر جہاد فرض نہوا تھا نہ غائب
ایسا کہ ہزار برس سے زمانہ دراز ہوجاوے و احتیاج حاجتمندون کی حد سے متجاوز ہوجاوے
امام صاحب کا نشان تک نہ ملے بجز رجم بالغیب قول فرقۂ شیعہ کے حالانکہ باب جہاد کا جانب
شارع سے کھلا ہوا موجود ہے ایسے توہمات کا کوئی علاج نہین ہے بجز فضل خدا کے **قولہ** مثل انبیاء
سابقین الخ **اقول** حضرت موسیٰ کا غائب ہونا ثابت نہین ایک شہر سے دوسرے شہر مین
جانے کو غائب ہونا نہین کہتے نہ شرعاً نہ عرفاً ہان حضرت خضر والیاس نظر سے عوام اور اکثر
خواص کے بھی غائب ہین اور آنکے وجود کی خبر مخبر صادق نے دی ہے و امام آخر الزمان کے
مناقب مین ہزار برس سے زائد غائب ہونا نہ رسول اللہ و نہ ائمہ نے فرمایا ہے جو دعوی کرے
دلیل اسکی لاوے **قولہ** والا چاہیے الخ **اقول** چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا ٭
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا ٭ قیاس مع الفارق اسی کا نام ہے اول من قاس ابلیس
کا یہی مرام ہے یعنی پہلے جسنے قیاس کیا ابلیس تھا جس قیاس کو آگے شرح کر مولف متعسف
اپنے یہان منہی عنہ بیان کرتے ہین اُس بلا مین خود مبتلا نظر آتے ہین اگر امامت امام آخر الزمان
کی مثل لیلۃ القدر وغیرہ کے ہے بجز اولیاء اللہ دوسرون کو واقفیت اس سے ہو نہین سکتی
اور ولایت حضرت علی پر ختم ہو چکی مذہب مین فرقۂ شیعہ کے پس ایسی امامت کے واسطے
عدم عرفان عام مومنین کو لازم آیا اور اعتراض سائل کا باطل ہوا **قولہ** اگر کسی کو تعجب طول
عمر سے الخ **اقول** بقول کسی **ے** کس نشنود یا نشنود من گفتگوے میکنم ٭ عصا نے کو اور

مولف تحفہ کی تقریر پرزور مین کچھ فرق نہین ہی امت محمدیہ کے اعمار کو حضرت نوح کی عمر پر
قیاس کرنا آسمان کو مرکز زمین تصور کرنا ہی پہلے امت کی ایسی عمر تھی امت محمدیہ مین کہان ہی
اس امت کے واسطے عمر طبعی ایک سو بیس برس خود رسول صلعم نے فرمایا ہی اور حضرت نوح
کی عمر کو ہزار برس کا اللہ تعالی نے فرمایا ہی اور حضرت ادریس وعیسی آسمان پر تشریف رکھتے ہین
[illegible] کی کے ساتھ متصف ہین باقی حضرت خضر انکے تفویض بقول ائمہ معصومین و محققین امور
باطنی کا ہی اسواسطے غائب ہونا وموجود رہنا انکا سزاوار ہی حضرت امام آخرالزمان کے متعلق
[illegible] اشرار ہی انکا غائب رہنا زائد دراز تک فعل عبث موجب حرج کا ہی یہ خلاف حکمت
حکیم مطلق [illegible] کار ہی قولہ اما بنقل الخ اقول عقل کا حال تو مولف تحفہ کی
معلوم ہوچکا کہ مدار انکا قیاس مع الفارق پر ہی اب دیکھیے نقل مین کیا بیان کرتے ہین
البتہ شر ہی کی نقل سے کچھ کسال انہین نظر آتا ہی جیسا کہ آئندہ بیان ہوگا قولہ
بتواتر اخبار الخ اقول تواتر اخبار و نصوص و اجماع کے معنی بھی فہم مولف تحفہ
مین نہ آئے ہونگے نبوت امامت آخرالزمان شی دیگر ہی خبر اصطلاح محدثین مین قول و فعل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہین پس کسی حدیث کی کتاب مین جو شیعون کے
مذہب مین مستند ہو صریح دکھلایے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہی کہ امام آخرالزمان محمد بن حسن عسکری
ہونگے دو ہزار برس سے زائد ابھی سرمن رائے مین پوشیدہ رہینگے یا جابلسا وجابلقا مین
حکومت فرضی کرینگے بعد امامت ظاہر کرینگے و نص ظاہری مفہوم کلام خدا کو کہتے ہین قرآن شریف
مین بھی کسی جا ذکر انکا نہین ہی شاید اس دس پارۂ محرفہ مین ہو جسکی خبر بعض گروہ فرقہ شیعہ
دیتے ہین و اجماع تو مذہب کا حق مولف تحفہ مین معتبر ہی نہین بجز دوازدہ امام کے غیر سے
تو مولف تحفہ استبرا ہی کر چکے ہین اب اجماع کو کیون بیان کرتے ہین کسی قول کا مولف تحفہ
کے اعتبار نہین کوئی نص صریح یا خبر صحیح یا حکم اجماع بالتنقیح آپ بیان کیجیے ورنہ ایسے دعوی
بلا دلیل سے باز آیئے قولہ داخل آیت الخ اقول مصداق آیت مکذوبہ مولف تحفہ

خود مولف وتمامی سالف وخلف آسکے ہین کیونکہ مراد آیت مذکور کی یہ ہو کہ توابعان فرعون معجزات حضرت موسیٰ کا انکار کرتے تھے وحی مین یقین صداقت کا اُسکی رکھتے تھے وفرقہ شیعہ کا بھی یہی حال ہو کہ کتب معتبرہ کو اپنی دیکھ کر مذہب ہم اہل سنت وجماعت کا صحیح مانتے ہین وانذر وسے نفسانیت کے انکار کرتے ہین جیسا کہ اوپر آنکی کتابون کی عبارت بیان ہو چکی ہو فلینظر ثمہ قولہ بہت حدیثین الخ اقول ایک حدیث بھی متضمن احوال امام آخر الزمان محمد بن حسن عسکریؑ کی اپنی ہی کتاب سے مولف متعسف دکھادین میرے مذہب کی کتاب کو کیا سمجھینگے جو لکھینگے کیونکہ احوال مین امام آخر الزمان کے تین چیزین جاننی ضرور ہین ایک زمانہ پیدایش۔ دوسری کیفیت ظہور امامت۔ تیسری روایت حدیث اُنسے سن بلوغ مین اسواسطے کہ روایت طفل قابل اعتبار نہین لیس اسکو تصریح کے ساتھ یعنی تینون احوال کو کسی نے فرقہ شیعہ سے نہین لکھا اہل سنت وجماعت کہانتک لکھینگے من ادعی فعلیہ البیان قولہ حضرت سے ملاقات الخ اقول دروغ گویم برروے تو عیان راچہ بیان جس روایت کو مولف متعسف مسلسلات سے نقل کرتے ہین اُس سے ملاقات بلکہ وجود امام آخر الزمان کا بھی ثابت نہین ہوتا اولاً کلام سے مولف متعسف کے معلوم ہوتا ہو کہ مسلسلات کو بنظر خود انھون نے نہین دیکھا ہو ورنہ رواۃ کی تعداد مین کیون متردد ہوتے کہ غالباً پچیس ۲۵ یا تیس ۳۰ ہین کے قائل ہین کیون نہین دیکھ کر سب کو گن لیا بعد حافظ بلادری کے مولانا ولی اللہ دہلوی تک سترہ ۱۷ راوی سے تو زائد نہین ہین پچیس تیس کو کیا دخل ہو مگر ہان استقصاء الافحام سے جسکے مولف صاحب اوہام نے اپنے بزرگوار کی کتاب نزہہ اثنا عشریہ سے روایت مذکورہ کو نقل کیا ہو ان مولف متعسف نے رسالہ اتبرین اپنے نقل کیا ہو الاجب رجوم الشیاطین سے تنبیہ صاحب نزہہ کی کی گئی ہو اُس قول قائل تردید شدہ کو لانے سے بجز خفت ناقل کے برار کار نہین ہوسکتا جب حدیث کی سمجھ انکو ہوتی خطاب عبادت کا مولانا رشید المتکلمین نور اللہ مضجعہ سے انکو کیون ملتا محمد بن حسن کو امام آخر الزمان سمجھنے کی کوئی

وجہ معلوم نہین ہوئی حسن سے حسن عسکری سمجھنا بلا وجہ دلیل صریح غباوت کی ہی و محبوب جو لقب محمد مذکور تھا اور محجوب سمجھ کر معنی پوشیدہ کے لکھنا دلیل تحریف و سفاہت کی ہی مسلسلات کو اپنی آنکھ سے مولف تسعف دیکھین کہ محبوب ہی یا محجوب بعد اُسکے دل مین محجوب ہون اور امام عصرہ کا ترجمہ صرف امام عصر لکھنا اور معنی ضمیر کو مانی الضمیر رکھنا بجز کتمان حق کے کیا کہا جاوے اور جب حافظ بلا دری نے امام عصرہ لکھا یعنی اپنے زمانہ کے امام اور امام عصر نا یعنی ہمارے زمانہ کے امام نہ لکھا تو یہی سمجھا گیا کہ محمد موصوف اپنے زمانہ کے امام تھے نہ زمانہ حافظ بلا دری کے فکیف دور آخری کے اور امام عصرہ سے اگر امامت آخر الزمانے سمجھی جاوے پس ایسے سمجھنے والے کو لائق ہی کہ قبل اُس راوی کے جہان سے مولف تسعف نے لکھا ہی امام آوانہ جو صفت محمد آدمی راوی کی اُسی کتاب مین لکھی ہی اُس راوی کو بطریق اولی امام آخر الزمان سمجھین کہ زمانہ انکا محمد بن حسن محجوب کے زمانہ سے متاخر ہی و ثانیاً محمد بن حسن سے کبھی مراد محمد بن حسن عسکری نہین ہو سکتی اسواسطے کہ طریق محدثین کا یہ ہی کہ جب کوئی حدیث بطریق ابن عن اب عن جد یعنی بیٹا باپ سے اپنے دادا سے بیان کرتے ہین پہلے اُسکی جانب سے یہ لکھتے ہین کہ روایت کیا فلان نے اپنے باپ فلان سے جیسا کہ اسی روایت مین بعد امام حسن عسکری بن علی نقی کے عن ابیہ عن جدہ وغیرہ مذکور ہی و اگرچہ مولف تسعف نے واسطے مغالطہ دہی کے بعد محمد بن حسن کے ایک کلام مبہم لکھا ہی کہ روایت کیا ہم سے حسن بن علی اپنے پدر سے کہ جسمین حسن بن علی کا پدر محمد بن حسن کا ہونا سمجھا جاتا ہی لیکن پھر مولف ہی کے کلام سے تکذیب اسکی بھی پائی جاتی ہی کہ بعد اُسکے لکھا ہی اُنھون نے اپنے پدر سے اُنھون نے اپنے پدر علی بن موسی رضا سے یہان پس مولف تسعف بتاوین کہ پہلے اپنے پدر کو جب صفت حسن بن علی کی کہینگے تو دوسرے پدر سے حضرت علی نقی کو سمجھین پھر تیسرے پدر حضرت محمد تقی کا نشان کس عبارت سے دینگے جو چوتھے پدر علی بن موسی رضا کو انھون نے لکھا ہی پس صاف ظاہر ہی کہ محمد بن حسن

دوسرا شخص ہی اور اُسکا لقب محجوب ہی بعد اُسکے روایت حدیث مسلسلات سعیدہ سے ہی یعنی امام حسن عسکری نے روایت کی اپنے پدر علی نقی سے اُنھون نے اپنے پدر محمد تقی سے اُنھون نے اپنے پدر علی بن موسی رضا سے آخر حدیث تک یہی ترجمہ حسن بن علی عن ابیہ عن جدہ عن ابی جدہ علی بن موسی رضا الخ کا ہی اب حضرت موصوف وآسنکے توابعین کے فہم پر ع بریں عقل و دانش بباید گریست یہ کا مضمون صادق آتا ہی ثالثاً مولف متعسف نے جو بلادری کو اعیان اہل سنت والجماعت مین لکھا ہی کس دلیل سے جب اُسی مسلسلات مین اخیر اس روایت کے لکھا ہی والعھدۃ فیہ علی البلادری یعنی ذمہ صحت اس روایت کا بلادری پر ہی یہی کلام دلالت کرتا ہی متہم ہونے پر بلادری کے کہ قول پر اُسکے وثوق نہین ہی اے حضرت مولف سرسفیہ مطلق کا کام حدیث سمجھنا نہین ہی فتبصر قولہ اور والد عبد العزیز الخ اقول اولاً القاب وآداب ترک کرکے صرف نام پر کفایت کرنے سے بجز فریب دہی عوام اور ہتک حرمت خواص کے کیا کہا جاوے من لا ادب لہ لا دین لہ یعنی جسکو ادب نہین وہ دیندار نہین ثانیاً جو مولف متعسف نے لکھا ہی کہ خود اُسنے بھی یعنی مولانا عبد العزیز نے روایت امام آخر الزمان سے کی ہی یہ سراسر دروغ بے فروغ ہی تحفہ اثنا عشریہ کو جس مقام مین مولانا ممدوح نے حال محمد بن حسن عسکری کا لکھا ہی مولف متعسف دیکھے کہ اُنھون نے حال وفات کا محمد بن حسن عسکری کی صغرسنی مین لکھا ہی یا نہین پھر روایت کیونکر آنسے کرینگے جب پیشوایان فرقہ شیعہ اماموں پر کذب باندھتے تھے جیسے کہ دیباچہ اس کتاب مین کافی کلینی سے منقول ہی مولف متعسف نے اگر مولانا عبد العزیز کی جانب نسبت روایت کاذبہ کی کی بعید نہین ہی قولہ یا سر بگریبان الخ اقول اے جناب مولف بہ خدا شرمایئے نہین آپ ہی منصف ہون کہ سر بگریبان کس فریق کو ہونا چاہیے قصور فہم مین آپکی مقتداؤن مین تھا اور شرمائین ہم لوگ الایہ کہ بے تہذیب مجلس مین حیادار ہی لوگ سر بگریبان ہوتے ہین سفنا ل قولہ اور ایک وہ حدیث الخ اقول کیسا محل و موقع جہان جہان

لفظ محمد کا نکلے امام آخر الزمان سمجھیے ورنہ دل مین اپنی لائیے خواہ قید حیات مین ہون یا ممات
مین از قسم جن ہون یا بشر ایک دو حدیث پر کیون کفایت کرتے ہین کیونکہ سلسلات ہی
کی روایت سے قدر شعر بھی عالم پاز معلوم ہو چکی ہے جو ہشام محمد بن حسن ہون وانکا وجود حدیث
مین پایا جاوے امام آخر الزمان جان لیجیے اور اسی حدیث کو نقل مجلس کیجیے قولہ ناشطا
ہمن المجیب بخرط القتاد الخ اقول مولف متعسف جواب مجیب منیب سے ایسا
گھبرائے مین نہ زبان مین لکنت آگئی کہ قتاد کو قتاد لکھدیا اور اسی وجہ سے خدشہ ثانی کے
جواب کا بھی جواب نہ لکھا قال المولف المتعسف ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف
اقول یہ قول ہمارے نزدیک مسلم ہی اور وجود حضرت کا جسنے ثابت کیا باقی آپ نے جو رسول
یا خلیفہ کو امام زمانہ اپنا کیا ہی آپ بھی اس زمانہ مین وجود انکا ثابت کیجیے کہ وجود اصل ہی
اور معرفت فرع اور وجود فرع بیدون اصل غیر ممکن ہی دونہ خرط القتاد پس اگر آپ نے وجود
رسول اس زمانہ مین نہ ثابت کیا تو مرے بموت جاہلیت اور گر ثابت کیجیے تو خلاف قول خدا
لازم آتا ہی رسول سے انک میت وانہم میتون آرے خلیفہ ثانی فاروق رض نے بھی بعد وفات
رسول کے غل کر دیا تھا کہ حضرت زندہ ہین پس تابعین بے قصور ہین قول المجیب
اگر فرض کیا جاوے وجود امام مہدی کا پس ہم آپ سے استفسار کرتے ہین کہ امام موصوف
کی صورت وشکل کیسی ہی اقول متوکلا علی اللہ السمیع العلیم بریئا عن التکلف والتعسف
قولہ اور وجود حضرت کا جسنے ثابت کیا الخ اقول حضرت امام آخر الزمان کا وجود تو کلام مولف متعسف
سے ابھی تک ثابت نہین ہوا کما لایخفی۔ الا روایت اسلسلات سے جس جس راوی کے نام
کے ساتھ لفظ امام کا آیا ہو ثبوت ان حضرات کے وجود کا کہین ہو سکتا ہی مگر اس زمانہ مین
نہین قولہ اس زمانہ مین وجود انکا الخ اقول اے حضرت مولف کیا واقعی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو مناقب مرتضوی کے روایت کی رو سے معزول نبوت سے جانتے ہین نعوذ باللہ
منہا خیر خلفاے ثلثہ رض کو آپ باوجود فرمانے حضرت علی علیہ السلام کے خلیفہ نہین مانتے ہین

نہ مانئے لیکن اپنے مولا سے کل سے کیون منحرف ہوتے ہین خلیفہ ہین تو وہ بھی داخل ہین ان
دونون حضرات کے وجود سے کیون انکار کرتے ہین بقول میر حسن سلمہ یہان بات کی کچھ سمائی نہین ۱۲
نبیؐ و علیؑ مین جدائی نہین ۱۲ ہان شاید اس زمانہ مین نبوت و ولایت سے ہر دو حضرات برطرف
ہین کہ قابلیت امامت کی نہین رکھتے ہین فرضی و وہمی امامت قابل اعتبار ہو امامت حضرت
رسالت مآب و حضرت ولایت پناہ غیر معتبر ہو کیون حضرت مولف نبی و ولی کی آپ کے نزدیک
یہی عزت ہی اور اپنے کو آپ مومن بھی سمجھتے ہین الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین قولہ پس اگر الخ اقول
ای مولف متعسف ہم لوگ اگر آپ کے بیان سے موت جاہلیت کے مستحق ہین اسی بیان سے
آپ اور آپ کے ہم مشرب موت کفر کے استحقاق رکھتے ہین خود انصاف کیجیے جو نبی و ولی کے وجود
کا اس زمانہ مین انکار کرے کافر ہی یا نہین قولہ انک میت و انہم میتون الخ اقول ترجمہ اسکا
یہ ہی کہ تو بہ تحقیق کہ اس دار فنا سے انتقال کریگا اور بہ تحقیق وے لوگ بھی مرینگے پس اس
زمانہ مین اگر رسول اللہ صلعم کے وجود کو ماننے سے خلاف آیت مذکورہ لازم آوے تو حضرت
عیسی و خضر وغیرہما کے زندہ رہنے سے خلاف آیت شریفہ کل شی ہالک الا وجہہ یعنی سب چیز
نیست ہونے والی ہی مگر ذات خدا کی بطریق اولی لازم آتی ہی الا یہ کیسے کہ آیت مین کوئی روز
ہلاک کا مقرر نہین ہی ہم پوچھتے ہین کہ انک میت مین کوئی روز معین ہی اور جب معنی موت کے
خود آپ ایک کیفیت وجودیہ ضد حیات کی بیان کرتے ہین پھر موت سے انکار وجود ذات کا
کیونکر کرتے ہین بقول آپ ہی کے موت عدم محض کا تو نام نہین ہی و انہم میتون کو عطف انک میت
کا لانے سے کیا نعوذ باللہ منہا موت نبی اور کفار کی برابر جانتے ہین آیت مکرمہ و جئنا بک علی
ہولاء شہیدا کا یعنی لاوینگا ہین تجھکو ان سب پر گواہ کیا مطلب آپ نے سمجھا ہی اس امت
محمدیہ کے واسطے جب آنحضرت گواہ ہین بغیر وجود ہر زمانہ کی گواہی کس قسم کی دینگے و بعد وصال
اپنے ساتھ رفیق اعلی کے اگر حضرت موجود نہ رہے نکاح خاتون نرگس کا ساتھ حضرت امام حسن عسکری
کے کیونکر صحیح ہوا اور کس نے پڑھایا اور امام آخر الزمان آپ کے کیونکر صحیح النسب پیدا ہوے

کلینی اور قمی۔ اور طوسی کی کتابوں کو غور سے دیکھیے تب شبہ رہے آپ کی رفع ہو جاوے
کہ ان سبھوں نے احوال ولادت میں محمد بن حسن عسکری سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قیصر روم قوم نصاریٰ کی لڑکی نرجس خاتون کا نکاح مجمع الانبیاء میں ساتھ
امام حسن عسکری کے باندھا پس نرجس خاتون کو غائبانہ امام موصوف سے عشق پیدا ہوا
و بلا اطلاع والدین اپنے گھر سے اپنے تلاش امام ممدوح کے چلیں چنانچہ بغداد میں تجارتی بردہ
و غلام کے ذریعہ سے خاتون موصوفہ کو سلیمان وکیل امام علی ہادی پدر امام یازدہم نے خریدا
اور خدمت میں امام دہم ممدوح کی پہونچایا چنانچہ تحت میں امام یازدہم حسن عسکری کے آئیں
نکاح سابق کی رو سے آئیں اور بطن سے آنکے امام آخر الزمان متولد ہوے انتہیٰ ملخصاً پس
جاے غور ہے کہ بلا ثبوت وجود رسول اللہ کے کیونکر یہ نکاح مجمع انبیا میں صحیح ہوا کہ باعث وجود امام
آخر الزمان ہوا فتفعل قولہ آری خلیفہ ثانی الخ اقول من لا ادب لہ لا دین لہ جسکو ادب نہیں
بیدین ہے حضرت خلیفہ ثانی کے حضور میں بے ادبی حضرات اہل بیت کے ساتھ بے ادبی ہے
حضرت اگر آپ کو رسول اللہ کے خسر مکرم و رفیق معظم کی تعظیم ناگوار ہے حضرت امیر المومنین علی کرم
داماد محترم سمجھ کر احترام کیجیے ورنہ سیف فاروق کے منتظر رہیے قول کو حضرت خلیفہ ثانی
کے کس باعث غلو محبت رسول اللہ کو زندہ سمجھتے تھے و قائل موت کو سیف مسلول سے انہی
ڈراتے تھے محل طعن کا بتاتے ہیں حضرت علی مرتضیٰ جو سر نگون متحیر بیٹھے تھے انکی طرف سے
کیا جواب دیتے ہیں وہ موت کے قائل تھے یا حیات کے اگر موت کے قائل تھے خاموش
کیوں تھے انک میت الخ پڑھکر خلیفہ ثانی کو سمجھا دیے ہوتے اگر یہ کہیے کہ وہ نہیں مانتے غلط ہے
جب خلیفہ اول نے اسی آیت کو پڑھ کر سنایا کیوں مان گئے اور کل یاران پیغمبر کی حیرت
جاتی رہی بمقام سکون میں آگئے یہاں زور مقام صدیقیت کو دیکھیے ع بہ بین تفاوت
رہ از کجاست تا بہ کجا ٭ اور اگر حیات کے قائل تھے فہو المدعیٰ اور موت ظاہری میں تو
کلام نہیں جسکو سب صحابہ نے تسلیم کر لیا اور حیات باطنی میں کسی کو بجز اہل نفاق خلاف نہیں

اور اس حیات کے احیاء عند ربہم ہے یعنی زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنے کے مطلب تعجب ہے
کہ انہم قال المولف المتعسف ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف اقول جب ہم وجود حضرت
ثابت کر چکے بدلیل تو معلوم ہوا کہ اللہ کی طرف سے فرض ہی وجود حضرت کا اور اطاعت انکی
باقی جو آپ نے استفسار صورت و شکل کیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ لفظ معرفت سے حدیث مین آپنے
پہچاننا صورت دیکھکر سمجھا ہی بہت خوب اسی سمجھ سے تو یہ خرابی ہوئی ہی پہلے تحصیل علم کیجیے
تا کلام رسول کے معنی معلوم ہوئین اگر معرفت موقوف صورت دیکھنے پر ہو تو بہت فساد لازم
آئینگے فساد اول یہ کہ معرفت اللہ کسی کو نہ حاصل ہوگی بدو تقریر سے ایک تو یہ کہ شکل و صورت
لوازم ہیولی سے ہین پس اللہ مرکب ہوگا ہیولی و صورت سے اور ترکیب مقتضی کون و فساد ہی
تعالی اللہ عن ذلک علواً کبیرا دوسرے یہ کہ دیکھنا شی کا محتاج جسم ہونے پر ہی اور جسم ہونا موقوف
اجزا پر ہی پس جب اجزا ہوئے تو کل محتاج ہوگا طرف اجزا کے پس معاذ اللہ آپ کے نزدیک
واجب الوجود مستغنی بالذات محل حوادث و محتاج ہوا بلاریب قائل اسکا کافر ہی اور یہ
ہین آپ لوگ اشاعرہ کا مذہب ہی کہ خدا اپنی ذات و صفات مین محتاج طرف معانی قدیمہ
کے ہی مثلاً حی لذاتہ نہین ہی بلکہ حی ہونے مین محتاج طرف معنی قدیم کے ہی چنانچہ خود آپ کی
عالم فخر رازی نے اعتراض کیا ہی کہ نصاری کافر ہوے بسبب قائل ہونے تین قدیم کے
اور اشاعرہ نے نو قدیم ثابت کیا فساد دوم یہ کہ رجوع اس معرفت کی طرف مذہب حشویہ کے ہی
جو قائل جسمیت خدا کے ہین اور بنا بر تحریر صاحب کشاف اصطلاحات الفنون کے یہ فرقہ ضالہ ہی
و عجیب و غریب نقلین اس طائفہ کی ہین بنظر تفریح و دلبستگی آپ لوگون کی چند باتین اس مقام مین
لکھتا ہون کہ یہ لوگ تابعین حسن بصری سے ہین کہ آپ کے یہان بڑے کامل گذرے ہین
یہ لوگ کہتے ہین کہ اللہ جسم ہی صاحب طول و عرض و عمق اور خدا سے مصافحہ جائز ہی اور مخلصین
مسلمین خدا سے دنیا مین معانقہ کرینگے اور حکایت کی ہی کعبی نے بعض انکے سے کہ وہ جائز
رکھتا ہی رویت خدا دنیا مین اور یہ کہ وہ لوگ خدا کی زیارت کرتے ہین اور خدا انکی زیارت

کرتا ہی اور داڑہی سے حکایت کی گئی ہی کہ اسنے کہا معاف رکھو ہم کو سوال ریش وفرج سے
اور جو چاہو سوائے اسکے پوچھو ہمارے معبود کے جسم و لحم و خون و جوارح واعضا مثل ہاتھ اور پیر
اور زبان اور کان اور ناک آنکھ کے ہی اور جسم اعلی سے صدر تک جوف دار ہی اور باقی بنا جوف کہ
اور بال گھونگھروالے ہین یہان تک کہا ہی ان لوگون نے کہ اسکی آنکھ مین کچھ مرض ہوا دفرشتہ
نے عیادت کی اور خدا طوفان نوح پر اتنا رویا کہ آنکھ جوش کر آئی اور جب خدا عرش پر جلوہ نما
کرتا ہی تو ہر جانب عرش کے بقدار چار انگل کے جگہ بچ جاتی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ خدا ہر
شب جمعہ کو نازل ہوتا ہی آسمان دنیا پر بشکل امرد کے درحالیکہ سوار ہوتا ہی گدھا پر یہانتک
کہ بعضون نے بغداد مین اپنے کوٹھون پر گھاس رکھدی اور ہر شب جمعہ کو جو اور خشک گھاس
رکھتے تھے اور فخر کرتے تھے کہ جب خدا اپنے گدھے پر سوار اس کوٹھے پر آویگا گدھا گھاس
کھانے مین مشغول ہوگا اور اللہ ندا کریگا ہل من تائب ہل من مستغفر نعوذ باللہ من ذلک ہم کہتے ہین
کہ کہین کسی دھول پر تو نہین ان لوگون کو خدا کا شبہہ ہوگیا ہی سبحان اللہ کیا بات ہی آپ
لوگون کی جب اللہ کی سب صورت سوائے ریش و فرج کے بتلائے ہین تو امام و رسول کو
کوئی کیا پوچھیگا فساد سوم یہی ہی کہ آپ پر بھی وہی قباحت لازم آتی ہی آپ بھی تو مدعی اسکے ہین
کہ رسول خدا یا خلیفہ ہمارے امام زمانہ ہین پس ہم پوچھتے ہین کہ آپ انکو پہچانتے ہین یا نہین
اگر نہین پہچانتے ہین تو بموت جاہلیت مرینگے اور اگر پہچانتے ہین تو ہم بھی پوچھتے ہین کہ
انکی شکل و صورت کیسی تھی فما ہو جوابکم فہو جوابنا تنبیہ اس استفسار طفلانہ و معارضہ بچگانہ سے
ہم کو معلوم ہوتا ہی کہ معنی حدیث کا مجیب کو بخوبی معلوم نہین ہی مرتبہ معرفت امام تو اس سے
اعلی ہی لہذا پہلے حل حدیث مین کچھ بیان کرتا ہون بعد اسکے انشاء اللہ المستعان جواب موافق
ذوق سلیم کے تحریر کرونگا۔ تبصرہ۔ اصل حدیث من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ
وبروایت دیگر مات میتۃ کفر و نفاق منقول ہی بدایہ نورانیہ فی حل روایۃ نبویۃ قولہ من اسم
موصول شامل معنی شرط ہی اطلاق اسکا عموماً اور پر ذوی العقول کے اکثر آیا ہی کل ناس آیسین

داخل ہین خواہ شیعہ خواہ سُنی قولہ مات جملہ فعلیہ تحت شرط ہی اگرچہ اطلاق موت کا قرآن و
احادیث مین کئی معنی پر آیا ہی لیکن یہان پر مراد موت سے کیفیت وجودیہ ضد حیواۃ ہی کہ خدا
پیدا کرتا ہی زندہ مین کما قال اللہ تعالیٰ خلق الموت والحیواۃ قولہ ولم یعرف عطف علی قولہ مات
والواو عاطفۃ او حال من ضمیرہ الراجع الی من والواو حالیہ بہر تقدیر اس قول سے شیعہ نکل گئے
کیونکہ وہ امام زمانہ اپنے کی معرفت رکھتے ہین پس معنی معرفت کے کہ مصدر لم یعرف ہی بنا بر تصریحات
بعض اہل لغت وغیرہ یہ ہی صاحب قاموس نے لکھا ہی عرفہ یعرفہ معرفۃ وعرفانا وعرفہ بالکسر وعرفا
بکسرتین مشدد الفاء علمہ اور صاحب کشاف اصطلاحات الفنون نے معانی معرفت بہت
لکھے ہین منجملہ اُسکے یہ ہی اول علم بہ معنی ادراک مطلق خواہ تصور ہو خواہ تصدیق ولہذا قیل کل معرفۃ
وعلم فاما تصور او تصدیق۔ دوم تصور کما سبق وعلی ہذا یسمی التصدیق علما سوم ادراک بسیط
سواء کان تصور الماہیۃ او تصدیق باحوالہا اسی طرح بہت قسمین ہین بخوف طول وغرابت
مقام ذکر نہ کیا من شاء الاطلاع علیہا فلیرجع الی محالہا بالجملہ معرفت اخص ہی علم سے اسواسطے
کہ اطلاق معرفت دو معنی پر ہوتا ہی اور دونون معنی نوع علم سے ہین ایک تو یہ کہ استدلال
کرین امر باطن پر بہ نسبت کسی نشان ظاہر کے اوسیمین سے ہی کہ رسول خدا کو خطاب ہوا ہی
قرآن مین فلعرفتہم بسیماہم تعرفنہم فی لحن القول اور دوسرے یہ کہ بہ مشاہدہ شخص علم آوے
جس کو کہ دیکھ چکا تھا اور مراد معرفت اللہ سے جیسا کہ کہا گیا ہی اطلاع اوپر صفات ثبوتیہ
وسلبیہ اُسکے بقدر طاقت بشریہ ہی ولکن اطلاع ذات اللہ پر پس خارج از مجال بشر ہی
چنانچہ خود رسول نے فرمایا ہی ماعرفناک حق معرفتک اور اسی طرح معرفت رسول و امام بھی اُسکو
اُنکو منصوب جانب خدا سے جانیے اور مفترض الطاعت سمجھے خواہ مشاہدہ جمال کرے
یا نہ کرے کس واسطے کہ اگر ایسا نہو اور معرفت صورت دیکھنے پر موقوف ہو تو عہد رسول مین
بھی جسقدر لوگ ایمان لائے تھے سب نے حضرت کی صورت کو نہین دیکھا تھا بالفرض بعد
تسلیم کے ہم کہتے ہین کہ اس زمانہ مین جو لوگ ہین اُنھون نے رسول کو کہان دیکھا ہی

اسی طرح معرفت امام بھی حاصل ہوتی ہے اب مجھکو خوف آتا ہے کہ خود مجیب کے مذہب والے دشمن اُنکے نہ ہوجاوین کہ معاذ اللہ سب کو خارج از دین کردیا کاہیکو بیچارون نے رسول کی یا اللہ کی صورت دیکھی ہوگی قولہ امام از امام یوم امامتہ اذا قصد لہ بمعنی مقتدی اور بیان عبارت کے ریاست عامہ طرف خدا سے امور دین و دنیا مین واسطے کسی انسان کے بالاصالۃ عنیابۃ ازنبی اور کتاب کشاف اصطلاحات الفنون مین امام بالکسر پیشوا و براد رشن اور قرآن دلوح محفوظ و نزد متکلمین خلیفہ رسول ہین اقامت دین مین اس طرح پر کہ اتباع اُسکی واجب ہے کافہ امت پر نزد محدثین محدث اور شیخ بھی و نزد قرار مفسرین وغیرہ ایک مصحف ہے اُن مصاحف سے جسکو صحابہ نے بامر عثمان لکھا تھا پس ہر شہر مین اُس سے ایک مصحف بھیجا اور ایک مصحف نزدیک اپنے رکھا پس ہر مصحف کا اُن مصاحف سے نام امام ہے نہ خاص کے اُسکا جو نزدیک عثمان کے تھا جب کہ بعض نے کہا ہے اسی طرح پر خفاجی نے حاشیہ بیضاوی مین بیچ تفسیر اہدنا الصراط المستقیم کے ذکر کیا ہے انتہا قولہ زمانہ لفظ زمان بمعرفت ضمیر راجع بمن یا بامام علی احتمال دلالت کرتا ہے اور تحقیق معرفت امام موجود زمان مرعایا پر جب تک کہ فلک متحرک ہے ہر وقت اور ہر ساعت مین پس اس سے تجدد امام باختلاف ازمنہ آسہ در عایا لازم آتا ہے اور فائدہ اِسکا اپنے محل پر ظاہر ہوگا انشاء اللہ تعالی قولہ مات میتہ جزاے شرط ہے موکد بمصدر روزن فعلہ واسطے نوع فعل کے ہے کہ تاکید تحقیقی وصف جاہلیت سے ظاہر ہے اور معنی قولہ جاہلیت زمانہ قبل بعث اور بعضون نے زمانہ قبل فتح مکہ بھی لکھا ہے اور بنا بر نسخہ آخر مصدر میتہ مضاف بکفر و نفاق ہے اور معنی دونون لفظون کے ظاہر ہین جب یہ معلوم ہوچکا تو اب متوجہ اصل مطلب ہوتا ہون کہ معرفت ہرگز موقوف شناخت شکل و صورت پر نہین ہے باقی قول معصوم اور اخبار مذہب اہل سنت سے جو شمائل حضرت آخر الزمان وارد ہے کہ یہ دیکھنے سے بھی زیادہ ہے اس واسطے کہ قول مخبر صادق ہے یہان بیان کرتا ہون تا مجیب کو یہ خیال نہ ہو کہ امیین شیعہ عاجز ہین الحق یعلو ولا یعلی علیہ خذیفہ نے روایت کیا ہے

کہ فرمایا رسول خدا نے کہ مہدی موعود ہمارے فرزندون سے ہونگے کہ رنگ روٗ انکا رنگ مردم عرب ہوگا اور جسم وجثہ وچشم اولاد اسرائیل نبی کا اور طرف راست روے انکے ایک خال ہوگا کہ کیے تو کہ ایک ستارہ نورانی ہو معمور کرینگے زمین کو عدالت سے بعد اسکے کہ مملو بظلم وجور ہو اور راضی ہونگے انکی خلافت پر اہل زمین وآسمان ومرغان درمیان زمین وآسمان کے انتہی اور جابر جعفی سے منقول ہو کہ کہا سنا مین نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا سوال کیا عمر بن خطاب نے امیر المومنین ع سے پس کہا کہ خبر دیجیے ہمکو مہدی ع سے کہ نام انکا کیا ہو فرمایا حضرت نے کہ ہمارے حبیب نے عہد لیا ہو ہم سے کہ نہ بیان کرین اسکو یہانتک کہ خدا انکو مبعوث کرے کہا عمر نے کہ پس صفات انکے بیان فرمائیے کہا وہ جوان خوش قد حسن الوجہ ہین بعد اسکے وصف دندان مین لفظ حدیث مشکوک تھی اسمین ترک کیا لکن دوسری حدیثون مین افرق الشعر وغیرہ وارد ہو واللہ اعلم بعد اسکے فرمایا کہ بال انکے دونون دوش پر لٹکتے ہونگے اور نور وجہ غالب ہوگا سیاہی موے ریش وسر پر الخ اسی طرح بہت حدیثین رواۃ فریقین سے منقول ہین من شاء فلیرجع الی محالہا قولہ المجیب اور قد کتنا بڑا ہو اور داڑھی کیسی ہو اور کتنی بڑی ہو اور رنگ آپکے بدن کا کیسا ہو اور کب پیدا ہوے اقول ہتو کلا علی اللہ السمیع العلیم بریا عن التکلف والتعسف قولہ جب ہم وجود حضرت الخ اقول جب مولف تعسف کے بیان کیے ہوے ثبوت وجود حضرت آخر الزمان سے فرضیت وجود من جانب اللہ اور اطاعت انکی معلوم ہوتی ہو تو اذا فات الشرط فات المشروط یعنی جس وقت فوت ہوئی شرط فوت ہوا مشروط پس بیان مولف سے وجود حضرت کا جب ثابت نہوا جیسا کہ روایت مسلسلات سے بفہم ناقص اپنے انھون نے سمجھا تھا تو وجود وانکا من جانب اللہ فرض نہوا اور نہ اطاعت انکی فتامل قولہ لفظ معرفت سے الخ اقول مجرد لفظ معرفت سے صورت دیکھکر پہچاننا مجیب معیب نے نہین سمجھا ہو بلکہ مسائل کیے گے سوال سے انسان مشخص تو صورت ہی دیکھکر پہچانا جاتا ہو اور حدیث مسلسل

ہین تو یعرف سے مراد اطاعت امام زمانہ ہی ورنہ مجرد عرفان سے کوئی کام نہین نکلتا فرمایا
اللہ پاک نے حق مین اہل کتاب کے یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم یعنی پہچانتے ہین اہل کتاب کو
جیساکہ پہچانتے ہین اپنی اولاد کو یہان پہ کون پہچان مراد ہی۔ اور اس پہچان کی وجہ سے
اہل کتاب کیون عارف رسول اللہ و مسلمان نہین سمجھے جاتے ہین پس مجرد پہچان سے
کام نہین نکلتا بغیر تصدیق و اطاعت کے اور ہر صورت مین وجود مقدم ہی خواہ وجود مطلق شامل
وجود باری عزاسمہ کے یا وجود مقید بالجسم والروح متصف بہ صفت رسالت یا امامت یا
دوسری صفات کے الغرض جب نبی و امام جنس البشر سے ہین صورت و شکل لوازمات سے
انکے ہی فاحفظ قولہ اسی سمجھ سے الخ اقول خود مولف متعصف حواس سے گذر گئے ہین
نبی و امام کل کی ماہیت کو متحد باماہیت واجب الوجود جانتے ہین کہ ایک کی شکل سے دوسرے
مین صورت و شکل ثابت کرتے ہین مللتراب و رب الارباب کہان تپلا خاک کا رکہان پروردگار
ارض و افلاک کا اس فساد خیالات کا مولف متعصف کے حکیم مطلق علاج کرے قولہ بہت
فساد الخ اقول حضرت مولف اگر آپ کو کسی جراح و فصاد کی حاجت ہی اور نہین ملتا ہی تو کسی
انکا شیعہ سے فصد کھلوا لیجیے فساد خون کی وجہ سے بہت فساد آپ کو نظر آتے ہین اس
تقریر بے سروپا کو دیکھکر آپکے واسطے بہت علاج تجویز ہو جاوینگے خصوصاً عمل آپ کو بہت
نافع ہوگا چنانچہ خیر ماتداویتم بہ الحل یعنی بہتر دوا اون مین عمل ہی یہ روایت معتبر آپ کے امام جعفر
صادق ؑ سے منقول ہی خود طبیب لبیب مین سمجھکر عمل لیجیے کہ تنقیہ کامل آپکا ہو جاوے تو فساد ات
نکل جاوین فتعقل قولہ فساد اول الخ اقول اگر معرفت خدا موقوف معرفت امام پر ہی
و امام صاحب اعدا کے خوف سے پردہ دنیا ربع مسکون پر نہین سکتے ہین پس معرفت خدا کی
امامیہ کو نہین ہوسکتی و الاہم لوگ اہل سنت والجماعت بقدر طاقت البشری خدا کو پہچانتے ہین
اور اسکو منزہ صفات محدثہ امکانیہ سے جانتے ہین اور اللہ کے واسطے تشکل و صورت سوا ہشامین
و شیطان الطاق اور میثمی اور تبعین انکے کس نے بیان کی ہی کہ یہ مقلد ان تبعان ناشدنی

ترکیب ذات اللہ پاک مین ثابت کرتے ہین تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا یعنی برتر ہی اللہ
اس چیز سے کہ کہتے ہین ظالمین بڑی ہی برتری کے ساتھ اب تفصیل مذہب کی اُن پیشوایان
ورئیسان امامیہ کے سنئے چاہیے حکمیہ یعنی شیعان ہشام ابن الحکم وخود ہشام مذکور قائل ہین کہ
نعوذ باللہ منہا خداے تعالی ایک جسم ہی طویل وعریض وعمیق اور تینون بعد آسکے برابر ہین اور
آسکے ایک ہاتھ ہی وہو کالسبیکة البیضاء یتلالاء من کل جانب لہ لون وریح وطعم ومجسة وہو سبعة
اشبار بشبر نفسه مماس للعرش بلا تفاوت یعنی وہ چاندی پگھلی ہوئی سفید ہی چمکتا ہی ہر طرف سے
واسطے اُسکے رنگ وبو ومزہ ومجسة ہی اور وہ سات بالشت ہی بالشت سے اپنے ملا ہوا ہی عرش سے
بلا تفاوت روی الکلینی عن علی بن حمزة عن ہشام بن الحکم یقول ان اللہ تعالی جسم صمدی
معرفته ضروری وروی ایضا عن محمد بن الحکم وعن یونس ابن ظبیان وعن الحسن بن عبد الرحمن
الحمانی نحوہ باسانید مختلفة یعنی روایت کیا ہی کلینی نے علی بن حمزہ سے ہشام بن حکم سے کہ کہتا ہی
تحقیق کہ اللہ تعالی جسم بلا جوف ہی پہچان آسکی ضروری ہی اور روایت کیا ہی محمد بن حکم سے
اور یونس بن ظبیان سے اور حسن بن عبد الرحمن حمانی سے مثل آسکے ساتھ اسنادون
مختلف کے اور سالمیہ کہتے ہین کہ جسم ہی بصورت انسان اور چہرہ اور آنکھ اور کان اور منھ
اور ناک اور ہاتھ اور پاؤن سب ثابت کرتے ہین اور پانچون حواس بھی رکھتا ہی اور بال سیاہ
کان کی جڑ تک بیان کرتے ہین روی الکلینی عن محمد بن فرج الرخجی ان ہشام بن الحکم یقول
ان اللہ جسم وان ہشام بن السالم یقول انه صورة اجوف الی السرة والباقی صمد یعنی روایت کیا
کلینی نے محمد بن فرج الرخجی سے کہ تحقیق ہشام بن الحکم کہتا ہی کہ تحقیق اللہ جسم ہی اور بہ تحقیق
ہشام بن سالم کہتا ہی کہ بتحقیق وہ صورت جوف دار ہی ناف تک اور باقی بلا جوف شیطانیہ
اور شبیہہ بھی سالمیہ کے ساتھ موافق ہین اسی طرح بہت روایتین جسمیت باری تعالی مین پیشوایان سے
اس فرقہ کے مروی ہین اور آئمہ معصومین اُنکے کفریات سے ناراض تھے اور بد دعا حق مین آنکے
کرتے تھے چنانچہ کلینی نے حسن بن عبد الرحمان الحمانی سے روایت کی ہی کہ قلت لابی الحسن الکاظم

ان ہشام بن الحکم یزعم ان اللہ جسم قال قاتلہ اللہ اما علم ان الجسم محدود معاذ اللہ وابرا الی اللہ
من ہذا القول ولما رواہ الکلینی ایضاً فی کتاب التوحید من الکافی ان محمد بن الفرج الرخجی قال کتبت
الی ابی الحسن اسئلہ عما قال ہشام بن الحکم فی الجسم وہشام بن سالم فی الصورۃ فکتب دع
عنک حیرۃ الحیران واستعذ باللہ من الشیطان لیس القول ما قال الہشامان یعنی کہا بن نے
ابوالحسن کاظم سے کہ بہ تحقیق ہشام بن حکم گمان کرتا ہی کہ بہ تحقیق اللہ جسم ہی فرمایا قتل کرے اسکو
اللہ نہین جانتا کہ بہ تحقیق جسم محدود ہی پناہ خدا کی و برات کرتا ہون مین طرف اللہ کے اس قول سے
اور سبب اُس چیز کے کہ روایت کی اُسکی کلینی نے بھی کتاب التوحید مین کافی سے محمد بن فرج
رخجی سے کہا اُسنے لکھا مین نے طرف ابی الحسن کے سوال کرتا تھا مین اُس چیز سے کہ کہا
ہشام ابن حکم نے جسم مین اور ہشام بن سالم نے صورت مین پس لکھا چھوڑ اپنے سے حیرت
حیران کو اور پناہ مین خدا کی آ شیطان سے نہین قول ہی جو کہا دونون ہشام نے
اور حکمیہ امامیہ سے اور یونسیہ کہتے ہین کہ مکان اُسکا عرش ہی نزدیک حکمیہ کے ملا ہوا فرش سے
مثل اُس فرش کے کہ تخت پر بچھا ہو بلا تفرقہ درمیان اُسکے مساوی ہی عرش سے اور
یونسیہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی عرش پر ہی مثل اُس شخص کے کہ تخت پر بیٹھا ہو اور بہ تحقیق
وہی خدا کھڑا ہوتا ہی اور بیٹھتا ہی اور حرکت کرتا ہی اور اُسکو فرشتے اُٹھاتے ہین حالانکہ وہ
قوی تر اور بزرگ تر فرشتون سے ہی مانند جرے مرغ کے کہ اُٹھاتے ہین دونون پیر اُسکے
اور وہی بشا ہی اور قوی تر ہی اُنسے اور سالیہ اور شیطانیہ اور نعمیہ کہتے ہین کہ مکان اُسکا
آسمان مین ہی اور متعین نہین ہی انتقال کرتا ہی ایک مکان سے دوسرے مکان مین اور
ایک آسمان سے دوسرے پر اور اُترتا اور چڑھتا اور کھڑا ہوتا اور بیٹھتا اور سکون کرتا ہی
اور ربیعیہ کہتے ہین کہ مسکن اُسکا آسمان ہی لیکن ایام بہار مین واسطے سیر گلزار اور ان اور
لالہ زارون اور شگوفون کے اوپر زمین کے آتا ہی آسمان سے پھر آسمان پر لوٹ جاتا ہی
مثل جہانگیر بادشاہ ہندوستان کے کہ دارالخلافت اُسکا آگرہ تھا اور ہر سال واسطے

سیر بہار کے کشمیر جاتا تھا اور مخالفت ان بطالات اور خرافات کی کتاب اور اقوال عترت سے
ظاہر تر ہی قرآن شریف مین ہی لیس کمثلہ شئ یعنی نہین کوئی چیز مثل اسکے اور ایک خطبہ مین
امیر المومنین کے نہج البلاغت مین منقول ہی کہ لا یوصف بشئ من الاجزاء ولا بالجوارح والاعضاء
ولا بمکان فیجوز علیہ الانتقال یعنی نہین موصوف ہی خدا ساتھ کسی چیز کے اجزا سے اور نہین
ساتھ ہاتھ پانون اور اعضا کے اور نہین ہی کسی مکان مین پس جائز ہو اسپر انتقال پس
ثقلین سے خلاف عقائد باطلہ پیشوایان فرقۂ شیعہ ثابت ہوا پھر جو مولف متعسف نے آگے
بڑھکر بیان کیا ہی اور بعض پیشوایان اہل سنت کو حشویہ قرار دیا ہی سراسر تقلیب
موضوع ہی ع چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنہ پاکان برد فرقۂ شیعہ کا
قول واقعا حشو و زوائد سے معمور ہی اور اہل سنت والجماعت کو ہمیشہ ایسے عقائد باطلہ سے نفور کہ
اللہ تعالی مولف متعسف کو توفیق خیر دے کہ اپنے یہان کے فواحش سے ہم لوگون کو کبھی
متہم نہ کرے آمین ثم آمین قولہ دوسرے یہ کہ دیکھنا شئ الخ اقول حضرت مولف آپ کو
اصلاح دماغ اپنی واجبات سے ہی اس تقریر بے سرو پا کا آپ کی کیا جواب ہی جب دیکھنا
شئ کا جسم پر موقوف ہی عوارضات جسمیہ کو بھی آپ جسم قرار دینگے وباعث دور و تسلسل کے
ایک جسم کا بھی ٹھکانا نہ رہنے دینگے فرمایا اللہ تعالی نے کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون یعنی
ہرگز نہین بتحقیق وہ لوگ یعنی کفار پروردگار سے اپنے اس آئینہ حجاب مین ہین اسی آیت
کریمہ کے مصداق آپ بھی ہین بغیر جسم کے آپ دیکھ نہ سکینگے اور اللہ تعالی جسم سے منزہ ہی
الا یہ کہ شیطان الطاق وغیرہ کے مقلد علی الاطلاق ہو جائیے اور ہم لوگ وجوہ یومئذ ناضرۃ
الی ربہا ناظرۃ یعنی فرمایا اللہ تعالی نے بہت چہرے آج کے روز تازہ ہین طرف پروردگار
اپنے کے دیکھنے والے ہین اسکے مصداق ہونگے کس واسطے کہ ہم لوگ دیکھنے مین جسمیت شرط شئ
دیکھی گئی مین نہین لگاتے ہین اور ای حضرت مولف آپ اور آپ کے ہم مذہب با تقلید معتزلہ
رویت خدا کے منکر ہین لیکن روایت آئندہ کا کیا جواب دیتے ہین روے ابن بابویہ عنہ

قال قلت لابی عبد اللہ اخبرنی عن اللہ عزوجل ہل یراہ المؤمنون یوم القیامۃ قال نعم
وقد راٰہ قبل یوم القیامۃ قلت متی قال حین قال الست بربکم ثم سکت ساعۃ ثم قال
ان المؤمنین یرونہ فی الدنیا قبل یوم القیامۃ الست تراہ فی وقتک ہذا قال ابوبصیر قلت لہ
جعلت فداک اناحدث بہذا عنک فقال لا یعنی روایت کیا ہی ابن بابویہ نے اُس سے یعنی
ابوبصیر سے کہا اُسنے کہا مین نے ابی عبد اللہ امام صادقؑ سے خبر دیجیے مجکو خدا بزرگ و
برتر سے آیا دیکھینگے اُسکو مومنین قیامت مین فرمایا کہ ہان اور ہر آئینہ دیکھا ہر سب نے
اُسکو قبل قیامت کے کہا مین نے کب فرمایا کہ جس وقت خدا نے الست بربکم کہا تھا
یعنی کیا نہین ہون مین پروردگار تمھارا پس خاموش رہے ایک ساعت پھر فرمایا تحقیق
مومنین دیکھتے ہین اُسکو قبل قیامت کے کیا نہین دیکھتا تو اس وقت مین کہا ابوبصیر نے
کہا مین نے مین فدا ہون آپ پر کیا حدیث بیان کرین اسکی آپ سے پس فرمایا نہین
یہ قول امام صادق کا رویت خدا مین آپ کے نزدیک معروف بہ صدق ہی یا نہین باقی جو
طعن آپ کا اشاعرہ پر ہی اول اشاعرہ سے امام فخر الدین رازی بھی ہین وہ اُسپر کیونکر اعتراض
کرینگے دوم بشرط تسلیم اشاعرہ اہل سنت والجماعت کو اللہ کے غیر کی جانب محتاج ہونیکا
کب اقرار ہی بلکہ اُسکو متصف بصفات ازلیہ کہ غیر ذات نہین ہین جانتے ہین اور خالق کل
مانتے ہین نہ مثل عقائد فرقہ آپ کے کہ اللہ تعالی ازل مین بے صفت تھا بعد پیدائش
عالم کے متصف بصفات ہوا اُسمین بھی خالق افعال بندون کا نہین ہی جیسا کہ معتزلہ کہتے ہین
حالانکہ واللہ خلقکم وما تعملون یعنی اللہ نے پیدا کیا تم کو اور اعمال کو تمھارے یہ قول خدا پاک
ہی اسکی بھی تکذیب کرتے ہین نہ معلوم خدا کو کیا جواب دینگے شاید جیسے یہ لوگ حجاب مین
رہ جاوینگے اللہ تعالی باعث عدم جسمیت کے انکو نہ دیکھ سکے اور بیچ رہین نعوذ باللہ منہا
قولہ فساد دوم الخ اقول حشویہ کا حال تو معلوم ہوچکا کہ انھین کے پیشوایان مذہب تھے
اسی وجہ سے شاید تحریر صاحب کشاف اصطلاحات الفنون کے حشویہ کو مفضلہ مولف متعلق

لکھتا ہی ورنہ آسکے نزدیک کیونکر ضالہ ہوسکتے جب ہدایت کرنے والے اِنکے طریقہ کے ہین۔
قولہ عجیب وغریب نقلین الخ اقول غیر مذہب کی شاگردی مین اگر عجیب وغریب نقل
مولف تسعت ہو العجب لایاہی تو کوئی تعجب نہین لیکن اسکا کیا جواب ہی سے جب حساب
عشری حضرت والا ہوگا وہ یہ تو بتلائیے حال آپکا پھر کیا ہوگا اتنے بہتان صریح کی کوئی جزا سزا بھی
ہوگی یا نہین قولہ تابعین حسن بصری الخ اقول طریقہ حسن بصری وتابعین کا آنکے معروف
ومشہور ہی سب اولیاء امت کا سلسلہ آن تک ختم ہی اور آنکو اخذ طریقت خاص حضرت امیر المومنین رضی
وحسن مجتبی علیہم السلام سے ہی اور ائمہ معصومین آنکے طریقہ کو بہت پسند کرتے تھے اور اپنے
توابعین کو مثل اسی طریقہ کے چلنے کی اجازت دیتے تھے چنانچہ کافی کلینی مین منقول ہی
روی عن عبد الاعلی عن ابی عبد اللہ انہ غضب علی شیعتہ وقال لو انکم کنتم تقولون ما اقول
لاقررت انکم اصحابی ہذا ابو حنیفہ لہ اصحاب وہذا الحسن البصری لہ اصحاب وانا امرء من قریش ولد
رسول اللہ وعلمت کتاب اللہ فیہ تبیان کل شئی الخ یعنی روایت کی گئی عبد الاعلی سے امام
ابی عبد اللہ صادق سے بہ تحقیق وغصہ ہوے اپنے شیعون پر اور فرمایا اگر تم لوگ کہتے جو ہم
کہتے ہین سرآئینہ اقرار کرتے ہم کہ بہ تحقیق تم لوگ اصحاب میرے ہو یہ ابو حنیفہ واسطے آنکے
اصحاب ہین اور یہ حسن بصری واسطے آنکے اصحاب ہین اور ہم ایک شخص قریش سے ہین اور
واسطے آسکے رسول اللہ ہین اور جانا مین نے کتاب اللہ کو آسمین بیان ظاہر ہر شئی کا ہی الخ
یہان پر قول مبارک سے حضرت امام صادق کے چند امور ثابت ہوے اول یہ کہ اپنے شیعون
یعنی پیشوایان فرقہ شیعہ سے بہت ناراض تھے چونکہ وے لوگ ارشاد صدق بنیاد پہ
حضرت ممدوح کے عمل نہین کرتے تھے اور عقائد فاسدہ خلاف عقائد حقہ امام معصوم کے
رکھتے تھے جیسا کہ مفصل بیان ہوچکا۔ دوم یہ کہ امام اعظم ابو حنیفہ کوفی اور خواجہ حسن بصری
آپ کے ہمعصران اور مقتدایان وقت تھے اور اصحاب آنکے طریقہ حق پر تھے کہ خود امام معصوم
تعریف وتوصیف آنکی کی اور اپنے شیعون کی شکایت کی اور اپنے اصحاب مین داخل

کرنے سے انکار کیا اور فرمایا کہ ہم قریشی ہین باوصف اسکے میرے شیعہ ہمارا کہا نہین مانتے
اور اس لفظ قریشی سے شرط ہاشمیت کی جو فرقہ شیعہ نے منصب امامت مین لگائی ہے باطل ہوگئی
کیونکہ ہاشمیت آپ نے بیان نہ کی وہ ہم لوگ منصب امامت مین شرط قریشیت جو کہتے ہین اسی کے
موافق آپ نے بھی فرمایا کہ مین قریشی ہون سوم یہ کہ انبا امام امام ممدوح نے رسول اللہ اور قرآن
کو فرمایا ہے کہ ارشاد فرمایا میرے واسطے رسول اللہ ہین اور مین کتاب خدا کو جانتا ہون حاصل عرض
امام صادق ع کی یہ ہے کہ مین پیروی انھین دونون کی کرتا ہون پھر ہم لوگون کے طریقہ کو جو قدم
بقدم پیروی امام ممدوح کی کرتے ہین کیونکر کوئی مسلمان برا کہہ سکتا ہے فاحفظ قولہ اور حکایت
کی ہے کعبی نے الخ اقول مولف متعسف ابن بابویہ قمی کو بھول کر کعبی سے بیان کرتا ہے کعبی معتزلی
تھا نہ شیعی اسکی حکایت کا کیا اعتبار البتہ قمی نے جو روایت کی ہے در باب رویت خدا کے دنیا مین
اوپر بیان ہو چکی ذرا مولف بغور دیکھے کہ قائل رویت حضرت امام صادق ہین یا کوئی رافضی
کاذب تو اس اعتراض کا طعن کہانتک پہونچا قول امام معصوم آیت کلام اللہ سے کم نہین منکر اسکا
کافر ہے نزدیک فرقہ شیعہ کے اور خواجہ داؤد طائی کو جو نعوذ باللہ حشویہ مین داخل کیا ہے
یہ وہی ممدوح حضرت امام صادق ہین اور امام اعظم کے شاگرد فائق اور خواجہ حسن بصری کے
خلیفہ لائق ہین وصحبت بابرکت سے حضرت امام صادق رض کی فیض یاب ہین اور آنسے کروڑون
اولیاء امت بہرہ یاب ہین مولف متعسف کرم در سنگ نہان ہے اسکے نزدیک وہی سنگ زمین
و آسمان ہے جب اس پتھر سے باہر نکلے ستارون کی روشنی اولیاء و صلحاے امت محمدیہ مین
تماشا کرے کہ خلص اصحاب ائمہ بھی کبھی گرد لغویات کے پھرتے ہین بلکہ آفتاب امامت سے
اقتباس نور کرتے ہین وہدایت سالکان مسالک عرفان رب غفور کرتے ہین باقی جو حال
حشویون کا در بارہ سیر و تماشا سے گلزار ایزد کردگار کے لکھا اسکے قائل وہی ربعیہ مقتدایان
فرقہ مولف متعسف ناتجربہ کار کے ہین جیسا اوپر بیان ہوا قولہ فساد سوم الخ اقول
آپ جو رسول اللہ کی اور آنکے خلفاء اربعہ کی شکل وصورت پوچھتے ہین کیا حلیہ شریف سے

کیون بیان نہ کیا اور علم صورت حاصلہ یا حصول صورت شی در عقل کو کہتے ہین نہ حصۂ اول کی شی ما بہ
کہ ان دونون کو نوع علم سے بیان کیا معرفت پہچاننے کو اور علم جاننے کو کہتے ہین دونون معنی کو صاحب تفسیر
یکسان کیونکر تصور کرتا ہی پھر آگے بڑھکر معرفت و ایمان کو [illegible] قرار دیتا ہی کہ ان صحابہ کو بعد حضور
بھی جسقدر لوگ ایمان لائے تھے سب نے حضرت کی صورت [illegible] نہ دیکھی تھی مطلب یہ ہی
کہ معرفت جب صورت دیکھنے پر موقوف ہو ایمان انکا کیونکر صحیح ہو الغرض [illegible] و معرفت دو چیز
مولف کے نزدیک ایک ہی مثلاً جب انکو اکثر بات کا علم ہوا تو [illegible] معرفت و علم سب کچھ ہو گئے
تیھر پڑین ایسی عقل پر جو فہم نہین [illegible] اس پر اسکو فہم و سے قوله در بیان اعیا کی
الخ اقول جتنے معانی بطن اور غیرہ مولف متعصب نے بیان کیے حدیث مسئولہ مین احتمال
سب معانی کا ہو سکتا ہی الا جب دو ہی مین یا معانی سے کام نکل آتے ہین اور دونون کی حقیقت [illegible]
اور امامت قرآن کی الخ جو قول خفاجی کا نقل کیا ہو اس تطویل کا کیا [illegible] جتنے مصاحف
نقل کیے گئے تھے اسی مصحف جناب عثمانؓ سے یا غیر سے پھر سب مصاحف کا وہی مصحف امام
ہوا اور ہم لوگون کے واسطے سب مصحف امام ہین اور سب کی ہدایت یکسان ہی [illegible] اتصال
کلام خدا ہی یعنی نہین تبدیل ہی کلمات خدا کو قوله جب تک کہ فلک متحرک الخ اقول اسی
مولف متعصب یہ تو فرمایے کہ بعد زمانہ حضرت آخر الزمان کے فلک متحرک رہیگا یا بانتظار آمد
یاجوج ماجوج و خلافت حضرت عیسیٰ قیامت آجاویگی پھر زمان جبکہ کفار مین جو نعوذ باللہ منہا
کعبہ شریف کو توڑ دینگے کوئی امام باقی رہیگا کہ یہ تماشا دیکھا کریگا اور کفارون سے انتقام
نہ لیگا آپ کے یہان قیامت اشرار خلق پر قائم ہوگی یا ابرار پر پس جب سب اشرار ہی قرب
قیامت رہ جاوینگے حرکت فلک کی بغیر وجود حیاتیہ امام کے کبھی باقی رہیگی پھر آپ کا کہنا کہ ہر
وہر ساعت امام موجود رہینگے محض تخیل باطل ہی قوله تجدد امام الخ اقول تجدد رعایا سے
جب تجدد امام لازم آوے ہر شخص کے بلوغ مین سن طفولیت سے ایک نیا امام ہونا چاہیے
پس کسی امام کی امامت ثابت نہوگی نہ معلوم کہ ہر امام کے زمانہ مین کتنے نابالغ بالغ ہوے ہونگے

و تجدد وجود امام سے تجدد معرفت لازم آوے تو حضرت مولف فرمائیے کہ زمانہ امیر المومنین میں
کی امام تھے امامت کے واسطے قید عمر کی آپ کے یہان تو کچھ نہیں ہے حضرت امیر المومنین و
امامین سب امام ایک وقت مین تھے یا تجدد کی وجہ معرفت حضرت سید الشہدا کی واجب
واجب ہی تھی الغرض یہ قیودات آپ کے بھی ان کید الشیطان کان ضعیفا مین داخل ہو گئے
یعنی بہ تحقیق کر شیطان کا مکر رہی **قولہ** کہ قول مخبر صادق ہے الخ **اقول** اختیار مذہب اہل سنت سے
روایت لکھکر رفع مظنہ عاجزی کا اپنی تو مولف متعسف نے کیا لیکن یہ خیال نہ کیا کہ یہی حلیہ
حضرت محمد بن عسکری کا تھا یا نہیں اسکی بھی خبر ہی یا الکل ہی سے سلسلات سے محمد محبوب
کو جبروا کلینی سے ہے قائم مقام انکے جان کر خلعت امام عصر کا پہنا دیگا اور نواب اسکا خود
بن جاویگا **قولہ** رنگ روے مردم عرب ہوگا الخ **اقول** نہ معلوم کہان سے یہ حدیث مبہم
مولف متعسف بیان کرتے ہین رنگ عرب کا یکسان آپ نے کہان دیکھا ہے کوئی گورے کوئی
کالے اس رنگ سے کیا سمجھا جاویگا اور جسم سب بنی اسرائیل کا برابر کہان سے سمجھا ہے کہ حضرت موسی
دس گز کے تھے اور آجکل بعض یہود و نصاری تین ہاتھ سے بھی نہیں بڑھتے پس جسم بنی اسرائیل سے
کیا سمجھا جاویگا طویل ہین یا قصیر ایسی حدیث مبہم کا روایت کرنا حدیثین مشہور چھوڑ کر دلیل
بیعقلی مولف متعسف کی ہے **قولہ** اور جابر جعفی سے الخ **اقول** یہ جابر جعفی بڑا کاذب ہے اسکا
کاذب اکذب ہونا صحاح ستہ سے ثابت ہے کہ یکذبون علی الائمہ مین یہ بھی داخل ہے **قولہ** افرق الثنایا
الخ **اقول** مشکوک ہو حدیث صفت دندان مین دوسری حدیثون سے لکھین اب افرق الثنایا
دانت دبال مین نہ معلوم کیسی مناسبت ہے کہ ایک مین شک پڑا دوسری سے سمجھ لیا شاید
درد دانت مین ہو اور آپ سر مین روغن لگاتا تھا تے ہونگے اسیطرح واللہ اعلم کاہے شاید وہ حدیث
مشکوک رہ گیا پس روایت حدیث بغیر علم کامل کے نہ چاہیے فتعلم **قال المؤلف المتعسف**
ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف **اقول** جواب سب سوال کا قول سابق مین بھی
گذرا باقی یہ جو پوچھا ہے کہ کب پیدا ہوے یہ بھی فریقین مین بکثرت منقول ہے یہان پر صرف

دو قول آپ کے بعض محققین کے نقل کرتا ہون اگر زیادہ منظور ہو تو انشاء اللہ تعالی ایک رسالہ مبسوط اس باب مین ہو سکتا ہے شیخ عبد الوہاب شعرانی نے کتاب یواقیت وجواہر مین کہا ہے کہ کہا بعض عارفین نے اور الف محسوب ہے وفات علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آخر خلیفہ سے پس بدرستیکہ یہ مدت تھی منجملہ شریعت امام نبوت رسول ورسالت آنکی سے پس ممد کیا اللہ تعالی نے ساتھ خلفاے اربعہ کے بلاد کو اور مراد رسول اکرم جا با اللہ تعالے نے ساتھ الف کے قوت سلطان شریعت اپنی ہے انتہی الف تک بعد اسکے شروع ہوگا اضمحلال یہانتک کہ ہو جائیگا دین غریب جیسا کہ شروع ہوا ویسا اضمحلال ہدایت اسکی گذرنے تین قرن گیارھوین سے کبھی پس اسوقت مترقب ہوگا خروج مہدی علیہ السلام کا اور وہ حضرت اولاد امام حسن عسکری ہے نیا ورزبانی ولادت انکا شب پانزدہم شعبان ۲۵۵ھ ہے اور وہ حضرت باقی رہینگے یہانتک کہ مجتمع ہون ساتھ عیسی بن مریم علیہ السلام کے پس عمر آنکی اسوقت تک کہ ۹۵۸ھ ہے سات تر سٹھ برس کی ہوئی اسی طرح خبر دی ہمکو شیخ حسن عراقی نے الخ اور صاحب تشیید المبانی نے اثبات ولادت صاحب الامر علیہ السلام مین کتاب فصل الخطاب سے یہ روایت نقل کی ہے کہ مدت بقاء حسن عسکری بعد پدر اپنے علی ہادی رضی کے چھ سال ہے اور نہ چھوڑا حسن عسکری نے کوئی ولد ظاہراً و باطناً سواے ابی القاسم محمد منتظر کے کہ نام انکا نزدیک امامیہ کے قائم ہے اور ہوئی ولادت منتظر کی شب نیمہ شعبان ۲۵۵ھ مین مادر انکی ام ولد مین جنکو نرجس کہتے ہین -

قول المجیب اور کہان پیدا ہوے **اقول** متوکلا علی اللہ السمیع العلیم بریا عن التکلف والتعسف **قولہ** جواب سب سوال کا الخ **اقول** ایک کا جواب بھی مولف تشعف سے پورا نہو سکا سب کا جواب کہانتک دیگا باقی فریقین کی روایت سے جو پیدایش امام آخر الزمان کی ثابت کرتے ہین سوائے دیگر جوابے دیگرے کا مصداق ہے پیدایش پوچھی جاتی ہے امام آخر الزمان کی روایت کرتے ہین پیدایش کو محمد بن حسن عسکری کی پیدایش مین محمد بن حسن عسکری کی بجز فرقۂ اثنا عشریہ جعفریہ کے کوئی انکار نہین کرتا چنانچہ علامہ سبکی نے جمہور شیعان جعفری سے حکایت کی ہے کہ وے قائل ہین کہ امام حسن عسکری کے کوئی فرزند نہ ہا اور اکثر شیعہ کہتے ہین

کہ آنکے کوئی اولاد نہ ہوئی کہ لفظ متصف کو امامت آخر زمانی انکی ثابت کرنی چاہیے نہ
پیدائش کی کہانی قولہ بیان ہی صرف دو قول الخ اقول یہ دو اقوال بھی تو آپ کے مدعا
کو نہین ثابت کرتے ایسے اگر آپ کا جی چاہے کتاب الغزلیات مبسوط لکھ لیجیے بجز ہرزہ سرائی کے
اس سے کوئی کارروائی نہین ہوگی قولہ شعرادی الخ اقول لفظ شعرانی اور شعرادی کے
درمیان مین تو آپ کو تمیز ہی نہین ہر کہ صحیح کون لفظ ہر انکی کتاب سے کیا مراد سمجھیے گا وہ
تصوف کی کتاب ہر ہر بوالہوس کا کام مطلب اسکا سمجھنا نہین ہر ع سامری غم عشق بوالہوس را
نہ دہند ؏ سوز دل پروانہ مگس را نہ دہند ؀ آپ جانتے ہین الیواقیت والجواہر کس غرض
کے واسطے لکھی گئی ہر صاحب فتوحات مکیہ کی جانب بغیر اسکے مطالب سمجھے ہوئے آپ سے
نادانون نے الحاد کی نسبت کی تھی اس نسبت کے باطل کرنے کو اسکے الفاظ دقیقہ کا مطلب
امام شعرانی موصوف نے اپنی کتاب مسطور مین بیان کر دیا ہر اور شروع ہی مین انھون نے
لکھ دیا ہر کہ مخالفون نے تحریف کلام صاحب فتوحات کی بہت کی ہر چنانچہ میرے کلام کو بھی
لوگون نے محرف کر کے مشتہر کیا اور ایک ہمعصر میرے انکا جواب لکھتے ہین پس سمجھ لیجیے کہ یہ
کلام منقول آپکا محرف ہر امام شعرانی بڑے محقق ہین اور مولف صاحب اسی کلام منقول
مین اپنی اول و آخر عبارت ملائیے و غور کیجیے ایک شخص کا کلام معلوم ہوتا ہر ہرگز نہین پہلے
تحقیق بیان خلافت خلفاء اربعہ اخیر تحریر بیان امام مہدی مین بہت بڑا فرق ہر اگر امام مہدی
بیٹے حضرت امام حسن عسکری کے ہین ایک شخص کے واسطے لفظ اولاد کیون لائے بغیر دو تین
پشتین بیچ مین آنے ہوئے کوئی یون نہین کہا جاتا کہ اولاد اسکا ہر بلکہ یہ کہتے ہین کہ بیٹا
اسکا ہر دو مصرعہ سمجھین نہ صد اشعار ان معلوم نہین ہوتا آپ نے کس زبان مین ترجمہ
کیا ہر آدھی فارسی آدھی ہندی کا نام اردو آپ کے نزدیک ہر حساب عمر کا آخر الزمان کی
آپنے بہت جلد اور بہت صحیح تبلا دیا پہلے مصرف سے تین کی غلطی ہوئی انھون نے تین سو چھ لکھا
آپ اسپر فائق ہو گئے ایک دم ساٹھ بڑھا دیا کسی گرمی کے لڑکے سے جو گرو کے پاس پڑھتا ہو

آپ پوچھ آئے ہوتے کہ دو سو پچاس مین کتنا طاق نکلے کہ تو نشو ہوگا جو تیلی دیتا وہی لکھ دیتے لیکن
چور کی ڈاڑھی مین تنکا۔ حق تعالی محرفون کو اسی طرح پر فضیحت کرتا ہے در باب عقائد مین کتب
احادیث و تفاسیر و کلامیہ سے استدلال کرنا چاہیے یا جس چیز کی سمجھ نہو تو توقف اور شبہہ
نہنے کو بیچ مین لانا چاہیے باب امامت کو لو ابتدا سے دیکھیے اسمین کس کا نام لیا ہے و شیخ
عراقی کا حال معلوم نہین کہ کون شخص ہے جسکا قول قابل اعتبار ہو عقیدہ اہل حق کا اسی
خبر متوہم و مظنون و محرف سے قائم نہین ہوتا قولہ اور صاحب تشیید المبانی الخ اقول ایشخص
ضعف کو اپنے مذہب کی کتاب سے بھی بخوبی واقفیت نہین ہے نام کتاب کو بھی نہین جانا
آکہ تشیید ہے یا تشیید یہ کتاب ہزا سے نام مؤلفہ نصر زید سعید محمد کی ہے فصل الخطاب
کتاب مصنفہ خواجہ محمد پارسا خلیفہ اکبر حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی کی ہے اس کتاب سے
پیدائش و وفات کا حال محمد بن حسن عسکری کی معلوم ہوتا ہے اسمین سے حال پیدائش کو
مختصر بود کے ساتھ صاحب تشیید نے لکھا ہے باقی سے اعراض کیا و منتظر و قائم و مہدی کا
یہ سب القاب آنکے امامیہ سے منقول ہین اور اختفا انکا اس زمانہ تک انھین امامیہ کا گمان
باطل ہے چنانچہ یہی عبارت فصل الخطاب سے مولانا جامی قدس سرہ السامی نے شواہد النبوۃ
مین لکھی ہے بلکہ پوری عبارت مع حال وفات محمد بن حسن عسکری کے یون لکھی ہے خلاصہ مطلب
اسکا لکھتا ہون یعنی فرمایا صاحب فصل الخطاب نے کہ عبارت اوپر لکھی ہوئی قول امامیہ کا ہے
لیکن ہم لوگون کے نزدیک جیسا جامع الاصول مین ہے بیان اشراط و علامات قیامت مین
یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا نے اگر دنیا سے سوائے ایک روز کے دن باقی نرہیگا دراز کریگا خدا
اس دن کو یہانتک کہ مبعوث ہو اسمین ایک مرد اہل بیت سے میرے ہمنام میرا اور نام
باپ کا انکے ہوگا جو میرے والد کا نام ہے اور فرمایا حضرت علی نے اپنے بڑے صاحبزادہ حسن مجتبی
کی جانب دیکھکر کہ یہ بیٹا میرا سید ہے جیسا فرمایا رسول اللہ نے اور عنقریب خروج کریگا صلب سے
انکے ایک مرد ہمنام نبی کا تمہارے اسی طرح چند حدیثین سنن ابی داؤد کی ہین اور اسی

فصل الخطاب مین فتوحات مکیہ سے بعد بیان صفات آنکے ہی کہ ہمنام نبی کے تمہارے ہین اور
کنیت اُنکی جو اُنکے دادا حسن مجتبیٰ بن علیؑ کی کنیت ہی یعنی ابو محمد ہے چند صفات اُنکے لکھکر لکھا ہی
کہ پیچھے ہونگے پس معلوم ہوا کہ زمانہ خواجہ محمد پارسا صاحب فصل الخطاب تک پیدایش امام مہدی
کی نہین ہوئی تھی اور نیز فصل الخطاب مین ہی کہ کہا شیخ علاء الدولہ احمد بن محمد سمنانی نے
کہ ابدال واقطاب مین کہ پہونچے مرتبہ قطبیت کو محمد بن حسن عسکری اور جب وقت پوشیدہ ہوے
داخل ہوے درجہ ابدال مین پھر بڑھتے گئے یہانتک کہ ہوے سردار اوتاد کے پھر بعد وفات
قطب زمانہ کے مرتبہ قطبیت کو پہونچے اور بغداد مین اُنیس برس تک رہے بعد اُسکے وفات دیا
اُنکو اللہ تعالیٰ نے ساتھ روح ریحان کے اور مدفون ہوے مدینہ رسول مین الغرض آن اقوال سے
پیدایش اور اختفا اور وفات حضرت محمد بن عسکری کی ثابت ہوتی ہین پس امامت آخر الزمانی
کیونکر ثابت ہوگی اور محل نزاع وہی ہی فلیتذکر قال المؤلف المتعسف ہداہ اللہ وانقذہ
من التعسف اقول پیدایش حضرت کی مقام سرمن رای مین واقع ہوئی چنانچہ باوصف
تعصب صاحب کتاب عمدۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب بھی اقامت سرمن رای کے واسطے
پدر بزرگوار آخر الزمان کے لکھتا ہی لیکن علی ہادی کہ ملقب بہ عسکری تھے بسبب مقام سرمن رای
کے جسکا نام عسکری ہی اور وہ تھے بیچ غایت فضل ونہایت نبل کے متوکل نے اُنکو سرمن رای
مین بھیجا پس رہین پہ آخر ان نے اقامت رکھی یہانتک کہ وفات پائی اور چھوڑا دو شخص کو
ایک اُنمین امام ابو محمد حسن عسکری ہین کہ زہد وعلم مین مرتبہ اُنکا عظیم تھا اور وہ والد امام مہدی
بارھوین اماموں کے ہین انتہی قول المجیب اور بالفعل کہان ہین اقول متوکلا علی اللہ
السمیع العلیم مبریا عن التکلف والتعسف - قولہ پیدایش حضرت کی الخ اقول
بحث کن حضرت مین ہی اور ثابت کرتا ہی مولف متعسف کون حضرت کو اور تعصب صاحب
عمدۃ الطالب جو لکھا ہی نہین معلوم کہ کس بارہ مین ہی وہ تو برادران مذہبی مین مولف ہی کے ہی
جیسا کہ بحار مجلسی سے ظاہر ہی اس مغالطہ دہی سے ہم لوگ طریق حق سے کب منحرف

ہوسکتے ہین فرمایا اللہ تعالی نے ان عبادی لیس لک علیہم سلطان یعنی خاص بندے میرے نہین
تجھکو اے شیطان انپر غلبہ پس حسب بشارت خداوندی ہم لوگ مکر سے شیاطین جن وانس کے
محفوظ ہین اللھم آمین قال المولف التعسف براه الله والقذه من التعسف - قولہ
مثل آپ ہی کے اور آپ کے اخوان کو بھی اسکا تعجب ہوا ہو کہ مہدی اس مدت تک [illegible]
سرداب مین ہین اور کوئی انکے ساتھ نہین ہے کہ کھانا اور پانی واسطے انکے مہیا کرے پس
کیونکر رہتے ہونگے لکن انشاء اللہ تعالی کیا تعجب ہے کہ مجیب اگر تعصب کو راہ نہ دے تو تعجب
ہمارے جواب سے جاتا رہیگا ہم پوچھتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام بھی بشر ہین مثل
حضرت آخر الزمان بلکہ آخر الزمان انسے افضل ہین جیسا کہ ثابت ہے پس وہ بھی تو اس مدت
آسمان پر ہین اور کوئی کھانا اور پانی مہیا نہین کرتا پس جسطرح باقی رہنا حضرت عیسی کا آسمان پر
بلا طعام و شراب ممکن ہے اسی طرح باقی رہنا صاحب الامر کا بھی زمین پر بلا طعام و شراب
ممکن ہے اور دجال ملعون کہ بروایتے ایک چاہ مین بند ہے اور بروایتے ایک دیر مین مقید
بزنجیر ہے وہ تو اس مدت تک بلا طعام و شراب باقی رہ سکے اور آپ کے نزدیک مہدی
علیہ السلام کہ اکمل اولاد رسول اللہ سید المرسلین سے ہین جنکے واسطے تمام دنیا خلق ہوئی [illegible]
بھی مین جیسا کہ ثابت ہوا باقی رہنا باعث تعجب ہو حیف ہے اس تعجب و تعصب پر [illegible]
وقس علی ذلک من المحالات اقول متوکلا علی اللہ السمیع العلیم بریا عن التعسف
والتعصب - قولہ مثل آپ ہی کے الخ اقول ہر آن کہ مسلم کو از اجتہاد خود سخن باندہ
سوال از آسمان باشد جواب از ریسمان گوید حضرت مولف ذرا پردہ غفلت کو اپنے
دل سے دور کیجیے مجیب مصیب آپ سے مقام قیام امام آخر الزمان کا پوچھتا ہے نہ کہ کسی کا
شوق آپ کی تنہائی بے وقت کی سننے کا ہے لیکن انشاء اللہ تعالی کیا تعجب اس قول کا مطلب
سمجھانے کہ کونسا جملہ ہے انشاء اللہ خان سے وآپ سے کوئی قرابت تو نہین ہے کہ وقت بے وقت
اسکو یاد کر لیتے ہین حضرت عیسی و حضرت آخر الزمان سے مساوات کیسی خود آپ ایک کے

آسمان پر رہنے کے قائل ہین اور دوسرے کو مقیم زمین کہتے ہین کیا اہل آسمان و زمین کو ایک ہی
قسم کی حاجت ہوتی ہی آسمان مین کوئی بیج فضلہ کے دفع کرنے کا بھی ہی حضرت عیسیٰ بصفات ملکی
متصف ہین یا نہین ایسے صاحب صفت ملکیہ کو طعام و شراب سے کیا علاقہ ہان آخر الزمان
کے واسطے ان سب کی حاجت ہی **قولہ** بلکہ آخر الزمان الخ **اقول** افضلیت ائمہ انبیا پر کس
دلیل سے ہی ہان نعمانی کہ پیر مغان اہل خرابات ہی ساتھ پانچ ہی کے لکھتا ہی کہ جب ظہور امام
مہدی کا ہوگا فرشتگان واسطے مدد انکی کے قائم ہونگے اور پہلے بیعت انکے ہاتھ پر رسول خدا
پھر علی مرتضیٰ کرینگے ان دونون پیر و مرید سے پوچھنا چاہیے کہ اپنے بزرگوار کلینی کی روایت
کا کیا جواب دیجیئے گا ان الانبیا افضلون من الائمة وان من قال غیر ذالک فھو ضال ۔
یعنی روایت کیا کلینی نے کہ بہ تحقیق انبیا سب افضل ہین اماموں سے جو سوا اسکے
کہے پس وہ گمراہ ہی اس روایت کی رو سے دونوں پیر و مرید گمراہی کے مات مین گر گئے
خدا انکی ہدایت کرے **قولہ** ممکن ہی الخ **اقول** کلام بالفعل مین ہی مجرد امکان سے کیا ہوتا ہی
مردہ کا زندہ ہونا اس زمانے مین محالات عادیہ سے ہی حال وفات کا انکے فصل الخطاب
سے ظاہر ہو چکا اب دجال پر قیاس کرنا امام کا مولف متعسف کی جہالت طبعی ہی اگر بزرگی
زیادتی عمر و حیات پر ہو تو نعوذ باللہ منہا ابلیس سب کا بزرگ ہو جاوے انک من المنظرین
الی یوم المعلوم یعنی فرمایا اللہ پاک نے تو ہی شیطان ٹھہرایا جاویگا دن معلوم تک اتنی عمر
کس کی ہی کیون حضرت رسول اللہ کی اسقدر عمر نہوئی فتامل **قولہ** حیف ہی الخ **اقول**
حیف صد حیف اہی مولف صاحب آپ تعصب سے باز نہین آتے اور راہ حق قبول نہین کرتے
ہم لوگون کو کیون متعصب کہتے ہین ہم تو اپنا مدعا آپ ہی کی مذہبی کتابون سے ثابت کرتے ہین
قال المولف المتعسف ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف **اقول** قیاس ہمارے یہان
منہی عنہ ہی اور اول قیاس کرنے والا شیطان تھا باقی تابعین اسکے ہین ہم نے سیناتون کا
جواب دیا افسوس ہی کہ کچھ اور آپ نے نہ پوچھا ورنہ جواب اسکا بھی باقی نہ رہتا **قول المجیب** اور

جب آپ اسکو بدلیل بیان نہ کرسکے تو ثابت امام زمانہ کے نہوے اور جو مرے تو بغیر پہچانے حجۃ
امام زمانہ کے مرے اور ایسے شخص کے واسطے آپ خود ارشاد فرما چکے ہین کہ نہین ہی مگر [حجۃ؟] [illegible]
الاخیہ فقد وقع فیہ **اقول متوکلا علی اللہ السمیع العلیم بریا عن التکلف والتعسف**
قولہ قیاس ہمارے یہان الخ **اقول** منہی عنہ جو قیاس ہی وہ آپ ہی کا قیاس ہے [illegible]
جسمین نہ مقدمات مسلمہ کا نشان نہ شرائط باقیہ کی پہچان اور نہین ہی ایسا قیاس مگر [illegible]
شیطان پس توابعین شیطان سے ای مولف آپ ہی ٹھہرے نہ ہمارے اخوان [illegible]
یا رحمن **قولہ** افسوس ہی الخ **اقول** جیسا جواب لاجواب مولف متعسف نے [illegible]
جاے افسوس ہی اب کیا پوچھا جاے شاید لاجوابی مین حسرت وندامت [illegible]
اور کوئی جواب باقی نہ رہ جاوے کہ لاجوابی مین نقصان آجاوے **قال المولف المتعسف**
بداہ والقدرہ من التعسف **اقول** جب ہم وجود امام زمانہ کہ اصل تھا بدلائل [illegible]
براہین ساطعہ ثابت کرچکے تو معرفت اسکی فرع ہی وہ بھی ثابت ہی پس [illegible]
امام زمانہ ہین اور آپ لوگ جو معرفت امام زمانہ ثابت کرتے ہین عبث کرتے [illegible]
ہی اور بغیر اعتصام وتمسک بدامان اہلبیت علیہم السلام میل وتوسل باغیار [illegible]
متشبث بہ بحل حشیش لیس لہم طعام الا من ضریع لایسمن ولا یغنی من جوع **قول المجیب** ہم لوگ توت
امام زمانہ جناب رسالت مآب محمد رسول اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہین کس واسطے کہ امام کا
اطلاق نبی پر بھی آیا ہی فرمایا اللہ تعالی نے خطاب کرکے طرف حضرت ابراہیم کے انی جاعلک
للناس اماما ترجمہ مین کرونگا تجکو سب لوگون کا پیشوا اور حضرت ابراہیم نبی تھے پس ترجمہ
حدیث مذکورہ کا یہ ہوا کہ جو شخص مرا اور نہ پہچانا نبی آخر الزمان کو تو مرا مثل اہل جاہلیت کے
اور اہل سنت والجماعت نبی آخر الزمان کو خوب پہچانتے ہین تو موت انکی مثل مومنین کے
ہوگی نہ مثل اہل جاہلیت کے **اقول متوکلا علی اللہ السمیع العلیم بریا عن التکلف**
والتعسف قولہ جب ہم الخ **اقول** ای حضرت مولف ابھی تک کوئی دلیل آپ کی نبوت

وجود امام آخر الزمان پر تمام نہوئی اِس صورت مین دلائل قاطعہ آپ کی بمعنی دلیلین مقطوعہ یعنی
ناتمام ہین مجرد ثبوت وجود سے ثبوت معرفت ضروری نہین بغیر اطاعت احکام آنکے اور وہ
مفقود ہر پس آپ کو اپنے کو عارف امام زمانہ جاننا محض جہل مرکب ہر **قولہ** عبث کوہ کندن الخ
اقول کندیدن کوہ تو عبث نہین شاید اسکے غار سے آپکے امام غائب نکل آوین اور ہم لوگ
عارف آنکے ہوجاوین اور آپ کو عرق ریزی وسوائے آبرو ریزی کے کیا نفع متصور ہوا **قولہ**
بغیر اعتصام و تمسک الخ **اقول** فرقۂ شیعۂ مؤلف کا غیر متمسک ہونا بدامان حضرات اہل بیت
رد تقریظ عم بزرگوار مین مولف متعسف کے ثابت ہوچکا پس جزا اسکی یعنی صفت غریق لاین
وغیرہ کی اسی فرقۂ شیعہ اور مؤلف متعسف کے ساتھ منطبق ہوگئی اور ہم لوگ اہل سنت دبحمد عجاب
تو زیر عاطفت دامان رحمۃ للعالمین و اہل بیت طیبین طاہرین کے ہمیشہ سے ہین و رہینگے انشاءاللہ تعالی
اور ائمہ مجتہدین ہمارے جان نثار ان حضرات اہل بیت تھے و شاگردان و اصحاب
و مخلصین سے آنکے تھے چنانچہ امامنا امام اعظم ابوحنیفہ و امام شافعی و امام مالک و امام حنبل نے
تفسیر دن و حدیثون مین اہل بیت سے اخذ روایت کیا ہر و شاگردان اہل بیت کے مشہور
ہین اور ائمہ اہل بیت ہمیشہ انسے ملاطفات و مباسطات فرماتے تھے بلکہ بشارت دہی ہی اور
یہ معنی کتب امامیہ مین باعتراف اکابر علمائے شیعون کے ثابت ہر اگر دیدہ و دانستہ چشم پوشی
کرین اسکا علاج نہین ہر انوار العرفان قزوینی کہ بہت معتبر کتاب شیعون کی ہر اسمین مرقوم ہر
کہ علم فقہ مین سرفقہیہ عیال عام حضرت علی کا ہر اور بہ تحقیق مالک نے ربیعہ سے پڑھا اور ربیعہ نے
عکرمہ سے اور عکرمہ نے ابن عباس رض سے اور وہ شاگرد حضرت علی کے ہین اور ابن حنبل نے
شافعی سے پڑھا اور شافعی نے محمد بن حسن سے کہ پیرو شاگرد ابوحنیفہ کے تھے اور ابوحنیفہ
نے امام صادق ع سے بلکہ امام محمد باقر و امام زید شہید اور کچھ امام زین العابدین ع سے بھی پڑھا ہر
اور یہ سلسلہ حضرت علی تک پہونچتا ہر اور علمائے طریقت بھی نسبت ساتھ حضرت علی کے
رکھتے ہین مانند جنید وغیرہ کے کہ انھون نے کمیل بن زیاد خادم حضرت امیر رض سے اور خواجہ حسن بصری

شاگردتے حضرت علیؑ کے بلکہ انھین حضرات سے اخذ طریقت کیا ہے ابن مطہر حلی نے نہج الحق ومنہج الکرامت مین لکھا ہے کہ ابو حنیفہ ومالک نے حضرت امام صادقؑ سے اخذ علم کیا اور شافعی شاگرد مالک کا اور احمد حنبل شاگرد شافعی کا ہے ونیز ابو حنیفہ حضرت امام باقرؑ وحضرت زید شہید سے شاگردی رکھتے تھے پس وہ مجتہد کہ حضور مین ائمہ کی شروط اجتہاد کے بہم پہونچا کر انسے اجازت اجتہاد اور فتوی کی پاوے مذہب اسکا کیونکر اولی باتباع نہو ابو حنیفہ کو باعتراف شیخ حلی کے حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت زید شہیدؑ اور حضرت امام صادقؑ نے اجازت فتوی دینے کی دی ہے پس جامع ہونا انکا ساتھ شروط اجتہاد کے بنص امام ثابت ہوا پس جو کوئی شیعہ ابو حنیفہ کو واجب الاطاعت نجانے اسنے کی رد شہادت معصوم کی اور وہ کفر ہے اسی واسطے ابن المبارک امام المحدثین نے لکھا ہے ٥ فلعنۃ ربنا اعداد رمل ٭ علی من رد قول ابی حنیفہ ٭ یعنی لعنت خدا کی برابر شمار ریگون کے ہے ٭ اس شخص پر کہ رد کرے قول ابو حنیفہ کو ٭ خصوصاً وقت غیبت امام مین البتہ مذہب حنفیہ اولی باخذ ہے مذہب ابن بابویہ وابن عقیل اور ابن معلم سے اس جگہ پر اسے خدا انصاف کا مقام ہے اگر روایات اہل سنت کو اس باب مین اعتبار نہ کرین روایت امامیہ البتہ قبول فرماوین روی ابو المحاسن حسن بن علی باسنادہ الی ابی البختری قال دخل ابو حنیفہ علی ابی عبد اللہ علیہ السلام فلما نظر الیہ الصادق قال کانی انظر الیک وانت تحی سنۃ جدی بعد ما قعدت وتکون مفزعا لکل ملھوف غیاثا لکل مھموم لک یسلک المتحیرون اذا وتفوا وتھدیھم الی الواضح اذا تحیروا فلک من اللہ العون والتوفیق حتی یسلک الربانیون بک الطریق یعنی روایت کیا ابو المحاسن حسن ابن علی نے اپنے اسناد سے ابو البختری تک کہا آئے ابو حنیفہ ابی عبد اللہ کے پاس پھر جب دیکھا انکو حضرت صادقؑ نے پس فرمایا مین تجھکو دیکھتا ہون کہ تو زندہ کرتا ہے میرے دادا کی سنت اور تو مددگار ہر مغموم کا اور فریادرس ہر غمگین کا تجھسے پوچھینگے متحیر لوگ جب ٹھہر جاوین اور تو ہدایت کریگا انکو واضح راہ جب بہکینگے پس واسطے تیرے توفیق ومدد ہے اللہ کی طرف سے یہانتک کہ راہ پاوینگے بسبب تیرے علماے ربانین پس اس روایت سے

امام صادق نے احیار سنت جد کا اپنے امام ابوحنیفہؒ سے ثابت کیا اور کس قدر بزرگی آنکی فرمائی دیکھو
تنبیع نظر اسکے تمام امامیہ نے روایت کی ہو کہ جس وقت ابوحنیفہؒ پاس خلیفہ منصور عباسی کے داخل
ہوئے عیسیٰ بن موسیٰ نے خلیفہ سے کہا کہ یا امیر المؤمنین یہ بڑے عالم جہان کے ہین آج منصور نے
کہا یا نعمان کس سے پڑھا تو نے علم کو ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ اصحاب اور اولاد علی سے اور اصحاب
عبد اللہ بن عباس سے پس کہا منصور نے کہ سند محکم پکڑی تو نے ای جوان وغیر شرح تجرید
ابن علی کی کہ معتبر کتاب شیعون کی ہو منقول ہو ان اباحنیفہ کان جالسا فی المسجد الحرام وحولہ
زحام کثیر من کل الآفاق قد اجتمعوا یسئلونہ من کل جانب فیجیبہم وکانت المسائل فی کمہ فیخرجہا
فیناولہا فوقف علیہ الامام ابو عبد اللہ فتفطن بہ ابوحنیفہ فقام ثم قال یا ابن رسول اللہ لو شعرت
بک اولا ما وقفت لا رانی اللہ جالسا وانت قائم فقال لہ ابو عبد اللہ اجلس اباحنیفہ واجب الناس
فعلی ہذا ادرکت آبائی یعنی تحقیق ابوحنیفہ بیٹھے تھے مسجد حرام مین اور گرد انکے انبوہ کثیر تھا
آدمیون سے سب اکٹھے پوچھتے تھے انسے اور وہ جواب دیتے تھے انکو اور مسائل انکے آستین
مین تھے کہ نکالتے تھے اور دیتے تھے لوگون کو پس ٹھہرے انکے پاس امام ابو عبد اللہ تو جانا
ابوحنیفہ نے اور کھڑے ہوئے پھر کہا ای ابن رسول اللہ جو مین جانتا پہلے تو نہ بیٹھتا مین اور آپ
کھڑے ہوتے تو فرمایا ابو عبد اللہ نے بیٹھ تو ابوحنیفہ اور جواب دے آدمیون کو پس اسی پر
پایا مین نے باپ دادا کو اپنے پس مضمون فعلی ہذا ادرکت آبائی سے کس قدر فضیلت ابوحنیفہؒ
کی گواہی امام معصوم سے ثابت ہوئی کہ امام موصوف نے ابوحنیفہ کو فتوی دینے مین تشبیہ پدران
و آبا اپنے سے دی یہ آئمہ جلیل القدر اور متبعان رشید انکے واہان اہل بیت کیونکر چھوڑ سکتے ہین
تعجب **قولہ ناقلا عن المجیب ۔ محمد رسول اللہ الخ** اقول بیشک محمد رسول اللہ صلعم
جب امام الانبیاء والمرسلین ہین ہم لوگ امتیان خدا اور اپنی کے کیون امام ہونگے اللہ تعالی
صفت انبیا مین فرماتا ہی وجعلنا ہم آئمۃ یہدون یعنی مین نے ان لوگون اعنی نبیون کو امام
بنایا ہو کہ انہون کو راہ حق دکھاوین اور کافی کلینی مین حضرت امام صادق سے مروی ہو قال

الی العباس امیر المومنین فقال یا علی ان الناس اجتمعوا ان یدفنوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بقیع وان یوسم جل منهم فخرج امیر المومنین الی الناس فقال یا ایها الناس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اماما حیا و میتا الخ یعنی فرمایا امام صادق نے کہ آئے حضرت عباس پاس امیر المومنین کے پس کہا اے علی بتحقیق لوگ جمع ہوئے ہین کہ دفن کرین رسول اللہ کو بقیع مین اور یہ کہ امامت کرے ان لوگون کی ایک ان سے پس نکلے امیر المومنین طرف لوگون کے اور فرمایا اے لوگو بتحقیق رسول اللہ امام ہمارے ہین زندگی و موت کی حالت مین الخ اب اسکا انکار بجز احمق مطلق کے کون کریگا اللہ تعالی نے چراغ روشن آپ کی تعریف اور نور ظاہر انکا قرآن کی صفت اسی واسطے بیان کیا ہو کہ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم و قرآن کی وجہ سے تاریکی کفر و جہل معاصی سے نکل کر ہم لوگ صراط مستقیم پر چلیں اس سے زائد صفت منصب امامت کی کیا ہو و من لم یجعل اللہ نور اً فما لہ من نور اور جسکو اللہ تعالی نے نور نہین دیا اسکے واسطے نور نہین ہو بلکہ تاریکی کفر و جہل مین گرفتار ہو فتدبر۔ قال المولف التعسف ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف اقوال اغلاط لفظی و معنوی اور سہو جو اسمین ہو اسکی جانب اشتہار مین کچھ اشعار ہو چکا ہو مثل مجتہد وغیرہ کے بلکہ ہر جگہ پر لکھنا دلیل اسکی ہو کہ بلاشک عیان خطاے فہم مجیب ہو خیر اب آئے مطلب کے بیان پر اسواسطے ہمنے معنی امام لغتاً و اصطلاحاً ضمن حل حدیث بیان کر دیا تا وقت ضرورت اگر تقریر کی جاوے تو فہم مجیب مین بآسانی آجاوے آپ نے جو تبر و ید و تشکیل اپنے زمانہ کے کئی اماموں کی مثل سبیل الشک فی التعین شمار کیا ہو اور محض اسی سے عارف امام زمانہ نزدیک عوام کالانعام کے بن گئے ہین چونکہ وہ بیچارے واقف نہین ہین مضامین کتاب سے تو شاید اسکو تسلیم کر لینگے والا آپ کے مذہب والے بھی اگر ہمارے جواب کو بغور دیکھینگے تو اصل حال سے مطلع ہو جاوینگے باقی ماننا نہ ماننا اپنا اختیار ہو اور اسی نظر سے ہمنے سنبھل کر ہر ایک کا جواب جدا جدا لکھ دیا ہو آپ نے جناب رسول خدا کو جو امام زمانہ کہا اور انی جاعلک للناس اماما دلیل لائے ہین باین ہمہ یہ کئی وجہ سے باطل ہو وجہ اول یہ کہ اطلاق لفظ امام کا نبی پر نسبت مین

آیا ہے نہ اصطلاح متکلمین مین کیونکہ وہ امام اُسکو کہتے ہین جو خلیفۂ رسول ہو اقامت دین مین ایسی طرح کہ اتباع اُنکا واجب ہو تمام امت پر جیسا کہ بیان ہو چکا ہے تحقیق امام مین پس اگر رسول خدا کو امام کہیے تو حضرت ہی رسول اور خلیفۂ رسول دونون کیونکر ہونگے — وجہ دوم یہ کہ ہمنے تسلیم کیا معنی لغوی مراد اس حدیث مین لفظ امام سے ہے پس معنی لغوی راہ روشن لوح وغیرہ بھی ہے کیا وجہ کہ آپ نے دو تین معنی کر کے لیا اور دو تین معنی کر کے چھوڑ دیا لوح محفوظ یا راہ روشن کو کیونکر اپنا امام زمانہ نہ بنایا کیونکہ ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے اور جب سب کو امام اپنا کہیے گا تب بھی ہم جان آپ کی نہ چھوڑینگے اور کہینگے کہ اگر سب مراد ہوتی تو حدیث مین لفظ امام مفرد نہ ہوتی بلکہ جمع ہوتی کہ وہ آئمہ ہے اور اگر جو تین معنی آپ نے اختیار کیے تھے یا یا یا بطور شک کہے ہوتے تو بھی آپ پر یہ اعتراض وارد ہوتا لیکن چونکہ ابھی آپ کو امام ہونے مین شک ہے تو اس اعتراض سے بچ گئے مگر داخل جاہلیت مین داخل رہے ہمین تو فکر وقف تحت المیزاب وجہ سوم اگر اس حدیث مین امام سے نبی مراد ہوں زمانہ انکا باقی ہے یعنی موجود ہون یا نہون جیسا کہ آپ نے قید وجود اثبات امامت خلفا مین زیادہ کی ہے تو بھی حضرت عیسی بھی نبی ہین اور آپ کے نزدیک امام ہونا بھی اطلاق کرتے ہین اور وہ موجود بھی ہین انہین کو امام کہیے بلکہ اس بیان پر از حضرت آدم تا امید مہدی امامت سب نبیون کی امام اپنا قرار دے سکتی ہے اور دوسرے وہی دینی کو نہین مان سکتی بلکہ نبی اول کافی ہین اسقدر نبیون کی کیا ضرورت ہے وجہ چہارم جب آپ کے نزدیک جناب رسول خدا امام ہر زمانے کے ہین پس آپ لوگون نے حضرات خلفا کو کس واسطے زحمت مین ڈالا پس اگر دونون امام تھے تو دونون مین کسکا قول مقبول ہوتا ہے اگر رسول کا قول کافی ہے تو احتیاج خلیفہ صاحب کی کیا ہے اور اگر قول خلیفہ مقبول ہے تو احتیاج رسول نہین ہے اور تفکیل کیجیے کہ پہلے رسول امام تھے بعد اُسکے رسول معزول ہو گئے اور خلفا امام ہوسے تو ہوسکتا ہے مگر یہ بدیہی البطلان ہے وجہ پنجم یہ کہ قول نبی مین اضافت امام سوے زمانہ بیکار ہوجاتی ہے کما ہو الظاہر اور شان

نبی اعلیٰ وانزہ اس سے ہی نطع نظر اسکے آپ ہی کا قول ہے کہ زمانہ احد عشر منقضی ہو چکا پس
اُن میں کا کوئی امام زمانہ نہیں ہو سکتا معلوم نہیں کہ اسکا لحاظ نبی میں کیون نہ کیا شاید آپ کے
نزدیک نبی زندہ ہین کیا مضائقہ خلیفہ ثانی نے بھی بعد وفات رسول ایسا ہی عمل کر دیا تھا
قول المجیب یا مراد امام سے حدیث موصوف مین قرآن ہے **اقول** تو کا اعلیٰ السد السمیع
العلیم سے بیا عن التکلف والتعسف **قولہ** کچھ اشعار ہو چکا الخ **اقول** اغلاط لفظیہ وغیرہ
کلام مجیب مصیب مین تو نہین پائے جاتے الا مولف متعسف علم وعقل دونوں سے بے بہرہ ہے
بے سمجھے شور وشر سے باز نہین آتا جسکو خود شعور نہو اشعار کیا کریگا اور مجیب خطا کے بعد جب
مولف مطلب پر آیا طلب اسکی ساقط ہو گئی حل حدیث یعنی کا انتظار سے بل سے بجز مشقت
مالا یطاق کے معانی امامت کے کہان فہم مولف مین آوینگے جو شرط مشترط مکرر ہے بعد تردید جو تشکیل
لکھا ہے غایت اشکال سے تشکیک کو تشکیل لکھدیا رد لکھنے مین مولف کو سخت مشکل پیش آئی کہ
عجیب ضغطے کی حالت مین گرفتار ہے اللہ اسپر آسان کرے **قولہ** تو اصل حال سے
الخ **اقول** ہان مولف صاحب آپ کے اصل حال سے تو ہم لوگ مطلع ہو گئے صفائی کا شانی کا
آپ کا ایسا لائق شاگرد ہرگز نہ ملا ہوگا آپ مین یہ سب صفات ہین سے شوخی جہالت کی
مقتضا سن کا * پھر کیون نہین نبی اور قرآن سے انکار کرینگے بعد نائب امام آخر الزمان
آپ ہی بن جائیگا اور مذہب طبعی ضار منکوس منحوس کا اختیار کرکے اصل حال سے اپنے مطلع
کیجے گا **قولہ** سنبھل کر الخ **اقول** جب آپ نے سنبھل کر لکھا تو ہزارون لغزش مین پڑے
اور ٹھوکرین کھا کر گرے اور اگر بے سنبھلے لکھتے نہ معلوم آپ کا کہان ٹھکانا ہوتا **قولہ** کئی وجہ سے
الخ **اقول** ایک وجہ بطلان بھی قابل سماعت نہین ہے دلیل قرآنی کو باین بے سر وسامانی
باطل کرنا کام فرعون بے سامان کا ہے **قولہ** وجہ اول الخ **اقول** اطلاق امام نبی پر چند جا قرآن
مین آیا ہے اسکو مولف متعسف نے صرف لغت سے نکالا ہے اور نہ معلوم کہ اصطلاح متکلمین کو قول
احکم الحاکمین پر کیون ترجیح دی علم کلام وغیرہ سب کا وجود اسی قرآن سے ہے پھر جو امر قرآن مین

موجود ہو اُسمین دوسرے سے دریافت کی کیا حاجت ہی اور یہ جو نقص وارد کیا ہی کہ لازم آتا ہی
نبی بھی ہو اور خلیفہ نبی بھی ہو یہ اُس وقت صحیح ہو تا جب مجیب مصیب حدیث مین امام سے
مراد خلیفہ نبی لیتا اور جب نبی ہی لیا ہی پھر یہ نقص باعث سفاہت مولف ہی **قولہ** وجہ دوم الخ
اقول جب معانی محتملہ سے دو تین معانی حصول مطلب کو کافی ہون بقیہ کی کیا حاجت ہی اور
ضمن قرآن مین ماہ روشن و لوح محفوظ سب پائے جاتے ہین علحدہ معنی کی حاجت
نہین ہمکو اختیار ہی کہ آپ کے احتمالات تسعہ معانی امام سے چند کو لیا اور چند کو
چھوڑ دیا جب انھین سے مطلب حاصل ہو گیا تو باقی کو ترک کیا باقی
رہی ترجیح بلا مرجح وہ یہان کہان ہی ایک کلام جامع خدائے پاک نے ایسا بھیجا ہی کہ کوئی فرد
اُس سے باہر نہین ہو سکتا ؎ و کل العلم فی القرآن و لاکن ؛ تقاصر عنہ افہام الرجال ؛
یعنی قرآن مین سب علم ہی لیکن فہم انسان قاصر اُس سے ہی اور اگر آپ جان نہ چھوڑینگے
تو مین بھی تو آپ کی خدمت سے قاصر نہین آپ امام کو مفرد سمجھے ہین اور مین جمع کرکے دکھاتا
ہون تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی مین اخیر سورۂ فرقان تفسیر آیت و اجعلنا للمتقین اماما
یعنی بنا ہمکو متقیون کا امام یہ لکھا ہی واسطے اختصار کے ترجمہ پر کفایت کرتا ہون کہ بعضون نے
کہا ہی یہ آیت عشرۂ مبشرہ کی شان مین نازل ہوئی ہی اور کہا فرانے کہا اللہ نے اماما اور نہ کہا
ائمہ جیسا کہ کہا دو کی شان مین انا رسول رب العالمین یعنی بتحقیق ہم دونون رسول
پروردگار عالم کے ہین اور کہا اخفش نے کہ امام جمع آم کی ہی جیسا کہ صام جمع صائم کی ہی اور
کہا قفال نے جب امام تائم مقام اسم کے ہو واحد لایا جاتا ہی گویا کہ کہا اللہ تعالی نے و اجعلنا
للمتقین یعنی بنا ہمکو حجت متقیون کے واسطے اور مولف متعسف جب امام کو ہر جا مفرد جانتا ہی
آیہ شریفہ یوم ندعو کل اناس بامامہم مین یعنی جس روز پکارینگے ہم ہر آدمیون کو ساتھ
اماموں اُنکے کے امام کو اگر مفرد مانیگا کیا کل انسان کا امام فقط آخر الزمان کو کہ دیجیے گا پس
معلوم ہوا کہ امام کا اطلاق واحد و جمع سب پر آتا ہی و اس تقریر سے مولف متعسف کو سوا

غار تاریک جہالت کے کوئی مضر معلوم نہین ہوتا اگر مجیب مصیب کو مولف مصنف نے تحت میزاب ٹھہرایا ہے
چندان مضائقہ نہین ہے لیکن خود جو غار تاریک جہالت مین گر گیا ہے اُس سے نکلنے کی فکر کرے
اور جب اس مقام مین لفظ امام سے بحث کی گئی ہے تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مین فیصلۂ امامت بھی
ہے تحریر کر دون منصفین بنظر غور دیکھین اور انصاف کرین کہ مسلک حق ہم لوگ کا ہے یا فرقہ
امامیہ کا فیصلۂ امامت تفسیر کبیر مین آیت کریمہ انی جاعلک للناس اماما کی تفسیر مین مکتوب ہے
کہ بہ تحقیق انبیا ائمہ ہین جب کہ واجب ہے خلق پر تابعداری انکی اور فرمایا اللہ تعالی نے اور بنایا
ہمنے اُن لوگ کو ائمہ کہ ہدایت کرتے ہین ساتھ امر ہمارے کے اور خلفا بھی امام ہین کس واسطے کہ
وہ اُس مقام مین ہین کہ واجب ہے خلق پر تابعداری انکی اور قبول کرنا ارشاد و احکام کا انکے
اور قضاۃ اور فقہا بھی ائمہ ہین اسی معنی کر اور جو نماز پڑھاتا ہے اُسکا نام بھی امام ہوتا ہے اس واسطے
کہ جو شخص داخل ہوتا ہے نماز مین اُسکی لازم ہوتی ہے اُسکو اقتدا اُسکی اور فرمایا رسول خدا نے
سواے اسکے نہین ہے کہ امام بنایا گیا ہے امام تاکہ اقتدا کی جاوے اُسکی پس جب رکوع کرے
وہ رکوع کرو تم سب اور جب سجدہ کرے وہ سجدہ کرو تم سب اور نہ اختلاف کرو تم امام سے
انتہے پس ثابت ہوا اس سے کہ بہ تحقیق اسم امام کا اُس شخص کے واسطے ہے کہ مستحق پیشوائی
ہو دین مین انتہی پس اسی معنی کر ہم لوگ ائمہ مجتہدین کو امام کہتے ہین چنانچہ تفسیر بیضاوی
و مدارک وغیرہما مین تحت تفسیر آیۂ کریمہ یوم ندعو کل اناس بامامہم کے یعنی جس روز پکارینگے ہم
ہر آدمیون کو ساتھ امامون انکے کے مکتوب ہے کہ مراد امام سے یا نبی یا کتاب یا مقدم فی الدین ہین
جسکا مطلب صاحب تفسیر حسینی نے یہ لکھا ہے کہ پکارا جاویگا مثلاً یا محمدی یا اہل القرآن و یا حنفی
و یا شافعی و یا مالکی و یا حنبلی وغیرہم پس معلوم ہوا کہ قرآن شریف مین انبیا و کتب منزلہ پر
اطلاق امام کا آیا ہے و قرآن شریف کو خود اللہ تعالی نے ہدی للمتقین فرمایا ہے پس کلام امامت
جو ہدایت ہے قرآن سے ہے پھر امام ہونے مین اُسکے کیا شبہہ ہے باقی رہی امامت مبحوث عنہا پس
جاننا چاہیے کہ مذہب اہل سنت و جماعت مین ایک مسلمان بالغ عاقل آزاد قریشی صاحب شوکت

وجو حوزۂ اسلام کو دست تعدی کفار سے نگاہ رکھ سکے و حدود و احکام اسلام جاری کر سکے
و حق مظلوم کا ظالم سے دلوانے پر قادر ہو و سب کے نزدیک ظاہر ہو امام بنانا مسلمانون پر واجب ہی
و شرط اسلام اسواسطے ہی کہ کفار کی ولایت مسلمانون پر درست نہین ہی اور بالغ اور عاقل اسواسطے
شرط ہی کہ یہی دونون مکلف بالشرع ہین و آزاد اسلیے کہ غلام کو خدمت مالک سے اسکے فرصت
نہین ہوتی اور مسلمانون کو اسکی تابعداری سے عار آویگا اور قریشی اس واسطے کہ رسول اللہ
و خلفاے اربعہ رضہ قریشی تھے اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہی کہ ائمہ قریش سے ہونگے اسی وجہ سے
امام جعفر صادق رح نے بھی اپنے کو قریشی فرمایا ہاشمی نہین حالانکہ امام ممدوح ہاشمی تھے و امامت
خلفاے اربعہ رضہ کی کلام خدا و کلام علی مرتضی رضہ و دیگر ادلہ سے بوجہ اکمل ثابت ہو چکی اور ظہور امام کی
شرط اس وجہ سے ہی کہ غائب امام کا ہونا و نہ ہونا برابر ہی پس شیعہ جو ہاشمیت و معصوم
ہونے کی شرط لگاتے ہین سراسر باطل ہی کیونکہ ہاشمیت اگر شرط ہوتی رسول اللہ حالت اشتداد
مرض مین اپنے ابوبکر صدیق رضہ کو باوجود موجود رہنے عم خاص اپنے حضرت عباس رضہ و داماد معظم
اپنے حضرت علی مکرم رضہ ہاشمیین کے امام نماز کا کہ اعظم ارکان دین ہی کیون مقرر کرتے جس وجہ سے
حضرت علی رضہ نے بھی انکو امام اپنا امور دین و دنیا مین مان لیا و خود حضرت امیر رضہ حضرات خلفاے ثلثہ کو
کیون امام مانتے جیسا کہ نہج البلاغت وغیرہ سے ثابت ہوا معصوم ہونا شرط امامت نہین ہو سکتی
اس وجہ سے کہ بجز ملائک اور انبیا کے عصمت کل خلائق کی محل خفا مین ہی پس تلاش عصمت مین
امامت ہی معطل رہ جاتی جب یہ مقدمات مسلم ہو چکے پس بعد رسول اللہ کے خلفاے اربعہ
یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضہ و حضرت عمر فاروق رضہ و حضرت عثمان ذی النورین و حضرت علی مرتضی رضہ
اور حضرت امام حسن مجتبی علی الترتیب اسی معنی کے ساتھ ائمہ تھے بعد انکے امامت باطنی ائمہ
اہل بیت کو تفویض ہوئی و امامت و خلافت ظاہری مختلف فیہا ہو گئی اور وجوب شی کا ہر شخص پر
بقدر طاقت اسکے ہوتا ہی لایکلف اللہ نفساً الا وسعہا کلام خداے پاک ہی یعنی نہین تکلیف دیتا
خدا کسی کو مگر بقدر طاقت اسکے پس حکم اطاعت و تقرر امام کا بھی بشرط وجود شخص جامع شرائط

مذکورہ امامت اور اختیار رہنے مسلمانون کے اوپر تقرری اُسکی کے ہی اور اصل مسئلہ امامت واسطے نباہ
جماعت مومنین و اصلاح امت کے ہی اس واسطے التزام جماعت اور عرفان امام کے واسطے ایک تاکید
حکم ہی یعنی حدیث صحیح مین ہی کہ فرمایا رسول خُدا نے جو جدا ہوا جماعت سے ایک بالشت موت
اُسکی موت جاہلیت کی ہی پس سب مسلمانون کو جمع ہو کر ایک عقیدہ صحیح اختیار کرنا چاہیے
و ما انا علیہ و اصحابی کی راہ چلنی چاہیے یعنی فرمایا رسول خدا نے کہ طریقہ نجات کا وہ ہی کہ جسپر
مین ہون اور اصحاب میرے ہین اور فرمایا اللہ تعالی نے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر
منکم فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر یعنی اطاعت
کرو اللہ اور اطاعت کرو رسول اور صاحب حکومت کی اپنے سے پس اگر جھگڑو تم لوگ کسی
شی مین پس پھیرو اُسکو طرف اللہ و رسول کے اگر ایمان رکھتے ہو اللہ اور روز قیامت کا اس
جگہ سے معلوم ہوا کہ اولی الامر کہ ائمہ ہین اُنسے خطا ممکن ہی پس اُس حالت مین اللہ اور رسول
کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور یہ رجوع طرف ذات کے تو ممکن نہین ہی مگر طرف کلام اُنکے کے
اور یہی قرآن اور سنت رسول ہی پس یہی دونون اسوقت مین امام ہین اور اسی جانب
دلالت کرتا ہی قول امام صادق کا جو ادپر گذرا کہ واسطے اُسکے رسول اللہ مین اور جانا مین نے
قرآن کو اور انھین دونون کو کلینی نے کافی مین متمسک ٹھہرایا ہی اور قمی اور طوسی و غیرہم نے
بھی اور باوجود اسکے کہ یہ لوگ قریب زمانہ امام آخرالزمان شیعون کے ہین کیون اُنسے
روایت نہین کرتے اور قول کو اُنکے تمسک نہین کرتے اور فرقہ شیعہ جو اللہ پر امام کا مقرر
کرنا واجب جانتے ہین اللہ تعالی نے جو مدح اُن لوگون کی کی جو امامت متقین کی اللہ سے
مانگتے تھے کی ہی کس واسطے کی ہی جسکی تقرری اللہ کی جانب سے ہو اُسکا طلب عبث و حرام ہی
جیسا کہ کوئی شخص اللہ تعالی سے مقام نبوت چاہے اُسکو دیوانہ نہ کہین تو کیا کہینگے پس ایسی
امامت مقررہ منجانب خدا طلب کرنے والا مجنون ہی پھر اُسکی تعریف کرنا شان حکیم سے
باہر ہی پس معلوم ہوا کہ تقرر امامت متعلق بندگان ہی اور فرقہ امامیہ جو امامت منحصر

نزدیک وہ امام مین جانتے ہین کس معنی کر اگر وہ معنی کہ مین نے بیان کیا یعنی حاکم وقت مراد ہو تو
سواے علی مرتضیٰؓ وحسن مجتبیٰؓ کے دوسرون پر صادق نہین آتا اور امام آخرالزمان شیعیان
تو باعث خوف اعدا کے باہر نکل نہین سکتے غار مین چھپے ہین بس صلاحیت امامت کی نہین
رکھتے ہین ابن مطہر حلی نے لکھا ہے الجبان لایصلح للامامۃ یعنی بزدل صلاحیت امامت کی نہین رکھتا
اور اگر امامت کے معنی لیاقت حکومت کے لیے جاوین تو ہمارے نزدیک بھی مسلم ہے بلکہ شیعہ سے
زیادہ ہم محبت اور اُنسے حسن عقیدت رکھتے ہین اور اُنکی محبت کو رونق ایمان جانتے ہین کیونکہ
یہ سب ہمارے پیشوا ہین رضی اللہ عنہم اجمعین شاید فرقہ شیعہ اور سب صحابہؓ کے برا کہنے کو
محرم مین اماموں کے نام کی کاغذون کی تصویر بنانے اور سر پر بھس اُڑانے اور شادیون کی طرح
باجا بجانے کو اور عشرہ محرم مین تعزیہ کے ساتھ جوان عورتون کا بناو سنگار کرکے سرگلی کوچہ مین
گشت کرنے کو اور امام باڑون مین بیٹھکر سر پیٹنے اور ماتم واہی کرنے کو اور مرثیہ خوانی کرکے
چیخنے چلانے کو کہ جس سے مشابہت یہود ونصاریٰ کی ہو بار گرتے ہین اہل بیت کی محبت کہتے ہین
تو خیر یہ محبت جسکی برائی صریح آیات قرآن واحادیث مین ہے نعین سکے پاس رہے ہم اس
محبت سے بری ہین اللہ ہمکو اُنکی وہ محبت دے کہ جس سے وہ بھی ہم سے خوش رہین اور
اللہ و رسول بھی راضی ہین آمین البتہ جاہل امام مہدیؑ کا لکھتے ہین واضح ہو کہ مہدی لغت
مین ہدایت پانیوالے کو کہتے ہین تو اس معنی سے بہت مہدی ہو چکے ہین اور بہت سے
تا زمانہ مہدی موعود ہونگے لیکن وہ مہدی جنکا ذکر احادیث مین بکثرت ہے وہ ایک شخص
خاص ہین جو دجال موعود کے وقت مین ظاہر ہونگے اور اس سے پہلے نصاریٰ سے جنگ
کرکے فتحیاب ہونگے حلیہ مبارک اُنکا یہ ہے کہ قد مائل بدرازی قوی الجثہ رنگ سفید سرخی مائل
چہرہ کشادہ ناک باریک و بلند زبان مین قدرے لکنت کہ جب کلام کرنے مین تنگ ہونگے
تو زانو پر ہاتھ مارینگے اور علم آپ کا لدنی ہوگا چالیس برس کی عمر مین ظاہر ہونگے بعد اسکے
سات یا آٹھ برس تک علی اختلاف الروایات زندہ رہینگے اور نام آپ کا محمد اور نام والد کا

آنکے عبد اللہ اور ماں کا نام آنکی آمنہ ہوگا جناب امام حسن مجتبیٰ کی اولاد سے ہونگے جیسا کہ
فصل الخطاب وغیرہ سے لکھ چکا ہون مدینہ کے رہنے والے ہونگے اور ظاہر ہونگے پاس کعبہ کے
متصل مقام ابراہیم کے ندا غیب سے آویگی یہ خلیفہ اللہ کے مہدی ہین پس اطاعت کرو انکی
پس باطل ہوا قول امامیہ کا جو محمد بن حسن عسکری کو امام کہتے ہین و وقت سلطان خدابندہ
و دولت تراکمہ و سلطنت شاہان صفویہ و وزور شاہان لکھنؤ و حیدرآباد گذر گیا اور وہ تشریف
نہ لائے پھر کیا موقع ملیگا اور امام مہدی مین فرقہ شیعہ کے بہت اختلاف ہی سبائیہ و بعض متاخرین
امامیہ قائل ہین کہ امام مہدی خود حضرت علیؑ ہین چنانچہ روایت شیخ حسن بن سلیمان کی امام باقرؑ
سے جناب مرتضویؑ سے نص ہی اس بات مین کہ قسم کھائی کہ سکہ خلافت کا واسطے میرے مارینگے
اور تمام پیغمبران آدم سے خاتم تک لشکر مین میرے ہونگے اور تمام انبیا روبرو میرے جہاد کرینگے
اور مفضل بن عمر نے حضرت صادقؑ و شیخ طبرسی نے امام رضاؑ سے روایت کی ہی کہ قائم علیہ السلام
ننگے بدن آگے جرم آفتاب کے ظاہر ہوتے ہین اور منادی ندا کریگا کہ یہ امیر المومنین ہین پھر
آئے ہین تاکہ ظالمون کو ہلاک کرین مترجمہ بحار الانوار سے جسکو ملا باقر مجلسی نے تالیف کیا ہی
ظاہر ہوتا ہی کہ بجز حضرت علیؓ کے امیر المومنین کا اطلاق دوسرے پر درست نہین ہی پس
ان لوگون کے قول سے حضرت علیؓ امام مہدی ہین اور کیسانیہ محمد حنفیہ بیٹا حضرت علیؓ کو
امام مہدی و باقریہ امام محمد باقرؑ کو اور ناوسیہ امام جعفر صادقؑ کو اور اسمٰعیلیہ اسمٰعیل بن امام صادقؑ کو
اور ممطوریہ امام موسیٰ کاظم کو امام مہدی کہتے ہین تفصیل اسکی صواعق مین ہی پس باقتضای مذہب
شیعہ کے منازعات پر خلل کو خیال کرنا چاہیے کہ جتنے مہدی کا حال بیان
ہوا اور یہ لوگ آنکے قائل ہین قید حیات مین ہین یا عالم آخرت مین مقیم ہین اور اس عالم سے
اس دار دنیا مین آنا محالات سے ہی یا نہین اور عرفان امام کو جس دلیل سے مولف منتعف نے
فرض ٹھہرایا ہی بزرگان اسکے اسی دلیل سے استحباب ثابت کرتے ہین باعتراف عمائد علمای
شیعہ لفظ امات متقیہ جاہلیہ وعید مین جانب شارع سے ترک مین ایسے امر کے کہ واجبات

شرعیہ سے نہین ہی مستعمل ہوا ہی روضۃ الواعظین نباب الوصیت مین حدیث معصومین کا یہ مضمون ہی کہ جو شخص بلا وصیت مرے اُسکی موت جاہلیت کی ہی اور کتاب احکام الائمہ مین ہی کہ زیادہ اس سے نہین ہی کہ جو شخص بلا وصیت مرے خلاف سنت واستحباب کے اس سے ظاہر ہوا کفر تک کیا پہونچیگا اور اسی طرح کلینی نے روایت کی ہی کہ حضرت زید شہید نے احول سے فرمایا کہ اگر جاننا امام کا واجب ہوتا مجھکو میرے والد امام زین العابدین ضرور سمجھا دیتے جب دنیا کی تکلیف میرے واسطے درست نہ رکھتے تھے عذاب آخرت سے کیون نہ بچاتے مجمع البیان طبرسی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ ظالم النفسہ ہم لوگون سے وہ ہی جو نہین پہچانتا حق امام کا اور مقتصد ہم سے وہ ہی کہ پہچانتا ہی حق امام کو اور سابق بالخیرات وہی امام ہی اور یہ سب کل مغفور ہین پس معلوم ہوا کہ عرفان امام واجب نہین ہی کتاب شیعہ سے سوا مصنف پہلے اپنے بزرگوارون سے تصفیہ کرلے تب ہم لوگون سے سوال کرے الغرض اس وقت کتاب وسنت سے زیادہ کسی کو استحقاق امامت نہین ہی بعد انکے جو انکو امام کامل ہو جس وقت امام مہدیؑ محمد بن عبداللہ الحسنی الحسینی ظاہر ہونگے امام کل مومنین ہونگے وچونکہ کلام خدا ورسول تناقض نہین ہی اسواسطے ایک ہی امام ہوا فتفطن قولہ وجہ سوم الخ اقول اے مولف عبث آپ نے اوقات عزیز کو اپنے لطائف وتوہمات مین ضائع کیا یہ کس قسم کا اعتراض ہی کہ سر امت اپنے نبی کو امام کہہ سکتی ہی اسمین نقصان کیا ہی یہ تو عین بجا آوری حکم خدا ہی خدا نے تو اُنکو ائمہ مقرر ہی کیا ہی جعلناہم ائمۃ فرما کر پھر آپ تو باعث جہالت اگر انکار ہی اسکا کیا علاج ہی اور اگر ایک کی امامت ونبوت کے ماننے سے دوسرے کی امامت ونبوت باطل ہو جاوے سوا سے حضرت علیؑ کے دوسرون کو امام ماننا آپ کے یہان بھی صحیح نہ ہوگا اور حضرت عیسیٰ تو بعد امام مہدی کے امام امامت کے ہو ہی جاوینگے اسمین محل استعجاب کیا ہی ان ہذا لشی عجاب یعنی ہر آئینہ یہ شی تعجب کی ہی کفار کہ بھی یون ہی تعجب کرتے تھے قولہ وجہ چہارم الخ اقول بادشاہ کے موجود رہتے

وزیر کی کیا حاجت ہے اس بلاوت طبعی کا مولف متعسف کی کیا جواب اگر وزرا و اعوان نہوں تا
سلطنت درہم و برہم ہوجاوے اسی طرح اگر خلفاء اربعہ نہ ہوتے چار دیوار ہی ایمان کی کیونکر
قائم رہتی قولہ اگر تفکیل کیجیے الخ اقول تفکیل مولف متعسف کی تفضیل کی علامت ہو جب
آپ تسلیم کرتے ہین مناقب مرتضوی کی روایت کاذبہ کو تو البتہ اس کتاب کی رو سے آپ کا
مذہب مین نعوذ باللہ تمہار رسول معزول ہو گئے ہین ورنہ ہم لوگ تو رسالت علی الدوام کے
قائل ہین واس سے خلافت خلفا مین کسی قسم کی نقصانی نہین ہے فافہم قولہ وجہ پنجم الخ اقول
اضافت زمانہ بیکار نہین ہے نبوت و رسالت حضرت رسول خدا کی بعد بعثت کے ابھی تک قائم ہے
و رہیگی خاتم النبیین کا خدا نے حضرت کو خطاب دیا ہے آپ کے بعد کوئی نبی نہین ہے البتہ خلافت
و امامت منقضی ہوا کرتی ہے و حیات رسول کو جو آپ پوچھتے ہین اسکو تو اول ہی بیان کر چکا ہون
اگر حیات باطنی رسول کو نہ تسلیم کیجیے گا نکاح مین خاتون زجس کے کلام رد جاویگا جیسا اوپر
بیان ہوا اور حدیث قدسی سے ثابت ہے کہ بندہ بوجہ نوافل کے ایسا تقرب حاصل کرتا ہے کہ
اللہ تعالی اسکا ہاتھ پانون آنکھ کان ہوجاتا ہے یعنی صفت ملکیہ و جبروتیہ والا ہوتے اسمین حاصل
ہوتی ہین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولی و احری اُن سب صفات کے ساتھ ہین پھر آپ کی
حیات مین کیا کلام ہے بجز سفیہ بلید کے کوئی انکار نہین کرتا و خلیفہ ثانی پر جو اعتراض ہے
ویسا ہی خلیفۂ رابع پر ہے جیسا کہ گذرا قال المولف المتعسف ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف
یہ مراد لینا بھی کئی وجہ سے فاسد ہے وجہ اول یہ کہ اطلاق امام کا قرآن پر بھی لغت مین آیا ہے
جیسا کہ قول کشاف کاشف اسکا ہے نزدیک متکلمین کے فالکلام فیہ کالکلام فی الرسول وجہ دوم اگر مراد
امام زمانہ سے حدیث مین قرآن ہو تو حاجت فرض امامت رسول و خلافت خلفا کیا ہے وجہ سوم
درصورتیکہ آپ کے مذہب مین سات قرا مختلف القرات ہین پس معلوم نہین کہ کس کی قرات
آپ لوگون کا امام زمانہ ہے وجہ چہارم معلوم نہین کہ جو آپ کے مذہب مین جاہل و ناخواندہ ہین
اور قرآن پڑھنا نہین جانتے اور ایسے لوگ غالبا تین حصہ بلکہ زائد نکلینگے عارف امام زمانہ

یعنی عارف قرآن ہین یا نہین شق اول ظاہر البطلان ہی اور بنا بر شق ثانی لازم آتا ہی کہ آپ کے
مذہب کے بے پڑھے لوگ سب کافر مرینگے وجہ پنجم اگر مراد امام سے قرآن ہو تو تخصیص امام زمانہ کی
کیا ہی قرآن قیامت تک باقی رہیگا بلکہ آپ کے یہان جو قائلین قدامت کلام الٰہی ہین پس
نزدیک آنکے اضافت زمانہ سے کوئی فائدہ حاصل نہوگا اور شان رسول اعلیٰ اس سے ہی کہ
کلام لغو زبان وحی ترجمان پر جاری فرمادین وجہ ششم اگر مراد امام زمانہ سے قرآن ہو تو بنا بر ذکر
خفاجی جو عثمان نے مصاحف لکھوا کر ہر دیار مین بھیجا گھر گھر امام زمانہ موجود ہو گئے تھے پھر
حضرت عثمان کی اُس وقت کیا حاجت تھی کہ خلیفہ بن گئے تھے اگر کہیے کہ واسطے سمجھانے معانی
قرآن کے تو معلوم ہوا کہ قرآن امام ناقص ہی کہ کافی نہوا اور محتاج طرف دوسرے امام کے ہوا پس
وہ دوسرا اگر کافی اجراے احکام مین ہی تو وہی امام درحقیقت ہی نہ قرآن اور اگر وہ دوسرا بھی
کافی نہین ہی پس احتیاج طرف تیسرے کے ہوگی پس یہ دَور ہوگا یا تسلسل وکلاہما باطلان اور اگر
فرض کی جاوے امامت قرآن بھی تو کوئی آپ کے مذہب مین قائل اسکا نہین ہی کہ سیکھنا
قرآن کا واجب عینی ہی ہر شخص پر بلکہ مذہب حنفی مین نہ جاننے قرآن کو واجب جانتے ہین
اور نہ جاننے سورۂ فاتحہ کو بلکہ حکم کرتے ہین کہ معنی ایک آیت اگرچہ دو پتّے سبز ہو کہ ترجمہ مدہامتان ہی
نماز مین کافی ہی مطلقاً چنانچہ حیوۃ الحیوان مین بیچ لغت قمری کے امام الحرمین عبد الملک بن
شیخ محمد عبداللہ جوینی سے نقل کیا ہی کہ سلطان محمود بن سبکتگین حنفی مذہب تھا اور حریص طرف علم
حدیث کے تھا علم حدیث سنتا تھا اور معنی اُسکے پوچھتا تھا پس پایا اکثر حدیث موافق مذہب
امام شافعی کے پس جمع کیا فقہا کو دونون مذہب شافعی وحنفی کے اور سوال کیا اُنسے ترجیح ایک
دونون مذہب کو پس اتفاق ہوا اسپر کہ دو رکعت نماز مذہب شافعی پر اور دو رکعت نماز
مذہب حنفی پر آگے بادشاہ کے پڑھی جاوے اور وہ دیکھے اور اختیار کرے اُسکو جو حسن ہو
پس قفال مروزی نے بہ طہارت شافعیہ جاری وشرائط معتبرہ از طہارت وستر واستقبال
قبلہ نماز پڑھا اور بجالایا ارکان وہیئات وسنن وابعاض وآداب کو بر وجہ کمال اور نہین

جائز رکھتا تھا شافعی نماز مگر ایسی پس دو رکعت نماز بنا بر اسکے جو ابو حنیفہ جائز رکھتا تھا پڑھا
پس پہنا چمڑا کتے کا دباغت کیا ہوا اور آلودہ کیا اسکو بہ نجاست اور وضو کیا نبیذ تمر یعنی شراب
خرما سے اور ایام گرما تھا پس جمع ہو گئین اسپر مکھیان اور مچھر اور تھا وضو اسکا الٹا پس استقبال
قبلہ کیا اور کھڑا ہوا نماز کو بغیر نیت کے وضو مین و تکبیر فارسی مین کہا یعنی اللہ بزرگ ست پس
قرارت کیا نماز مین بجائے سورہ دو برگ سبز یعنی دو پتی سبز پس ٹھوکر مارا زمین پر مثل مرغ کے
سجدہ کی جگہ جلد جلد بغیر فصل و طمانینت کے درمیان اسکے تشہد پڑھا اور ایک گوز مارا آخر نماز مین
بغیر نیت سلام کے اور کہا ای سلطان یہی نماز ابی حنیفہ کی ہے پس کہا بادشاہ نے اگر یہ نہوگی نماز
ابی حنیفہ کی پس ہم تجھکو قتل کرینگے کس واسطے کہ مثل اس نماز کے کوئی صاحب دین جائز
نہ رکھیگا پس مذہب حنفی والون نے بھی انکار کیا کہ ایسی نماز ابو حنیفہ کے نزدیک جائز نہین ہے
پس طلب کیا قفال نے کتابین مذہب ابو حنیفہ کی پس سلطان نے حاضر کیا کتابون کو اور
حکم کیا ایک نصرانی کو کہ کتابین دونون مذہب کی پڑھین پس پایا اس نماز کو جو قفال نے پڑھا
جائز نزدیک ابو حنیفہ کے پس ترک کیا سلطان نے مذہب ابو حنیفہ کو اور اختیار کیا مذہب
شافعی کے تئین **قول المجیب** اور اہل سنت و جماعت قرآن کو خوب جانتے ہین اظہر من الشمس ہے
کہ کس قدر حفاظ اس فرقہ سنیہ مین موجود ہین بلکہ یہ نعمت عظمیٰ انھین کے نصیب مین ہے اور
ناظرہ خوان تو لاتعد و لاتحصی ہین پس موت اہل سنت والجماعت کی مثل موت مومنین کے
ہوگی نہ مثل اہل جاہلیت کے **اقول متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم** بریًا عن التکلف
والتعسف ۔ قولہ یہ مراد لینا الخ **اقول** ای مولف آپ کے فساد راے سے یہ سب فساد
پیدا ہوے ہین ورنہ قرآن شریف کو تو اکثر پیشوایان آپ کے بھی امام جانتے ہین و پیروی
اسکی موجب نجات جانتے ہین چنانچہ قول پاک امام صادق کا گذرا و شیخ صدوق و سید مرتضی
علم الہدی و قاضی نور اللہ شوستری و ملا صادق شارح کلینی وغیرہ نے کہا ہے کہ اسی طرح قرآن شریف
اسی ترتیب کے ساتھ وقت ظہور امام دوازدہم کے ظاہر و مشہور ہوگا اور کہا محمد بن الحسن الحر العاملی نے

کبرا محدث فرقہ امامیہ کا ہی کہ جس شخص نے تتبع اخبار و تفحص تواریخ اور آثار کیا ہی علم یقینی سے جانتا ہی
کہ قرآن نہایت اعلی درجہ تواتر مین ہی اور ہزارون صحابہ حفظ و نقل کرتے تھے اسکو اور وقت
رسول اللہ مین مجموع و مولف تھا اور شیخ صدوق نے کہا ہی کہ قرآن ہمارے نزدیک وہی ہی جو
آدمیون کے پاس ایک سو چودہ سورہ ہی مگر والضحی والم نشرح میرے نزدیک ایک سورہ ہی
اور الم تر کیف اور لایلاف ایک سورہ ہی اور جسنے ہم لوگون مین سے زیادہ اس سے کہا ہی کاذب ہی
پس جب یہی قرآن ہم لوگ کے واسطے متمسک ہی اور امام مہدی کا بھی متمسک ہی کیون
اسکو امام اور حجت نہین کہہ سکتے فتعقل **قولہ** وجہ اول الخ **اقول** قرآن کو امام فقط اہل لغت ہی نے
نہین کہا ہی بلکہ کلام اللہ مین موجود ہی جیسا بامعم کی تفسیر مین بیضاوی وغیرہ سے منقول ہوا
قولہ فالکلام فیہ الخ **اقول** قرآن و رسول مین کلام کرنا علامت کفر ہی کما لا یخفی **قولہ** وجہ دوم الخ
اقول جب کشاف سے خود مولف متعہ قرآن وغیرہ کو امام لکھ چکا ہی اب کیون ایک کی
امامت سے دوسرون کی امامت کو باطل کرتا ہی کیا شاہنشاہ کے تابع چند شاہان نہین ہوتے
اور کیا ہر ایک کو امام نہین کہہ سکتے **قولہ** وجہ سوم الخ **اقول** کیا اختلاف قراءۃ سے اصل
قرآن کے معانی بھی مختلف ہوگئے جو تعدد امام لازم آیا خیر حضرت مولف ہمارے یہان تو سات
مشہور ہین آپکے یہان کے قاری ہین اور بغیر قاری کے نکاح پڑھاے ہوے آپ کے
یہان عقد ہی صحیح نہین ہوتا پس جب آپ کے یہان قاری نہ ہوے کسی متقدمین کا آپ کے
نکاح صحیح نہین ہوا زیادہ حد ادب **قولہ** وجہ چہارم الخ **اقول** مولف صاحب خوب معرفت
قرآن کا مطلب آپ نے سمجھا خیر اس تقریر سے آپ کی میرے یہان تو ناخواندہ مستحق موت
کفر ہوے اور آپ کے یہان خواندہ ناخواندہ بغیر ملاحظہ مصحف روے امام آخر الزمان کفر
و نفاق کی موت مرنے کے قابل ٹھہرے **قولہ** پنجم الخ **اقول** تخصیص زمانہ سے جب مولف
متعہ تجدد قرآن کا ہر زمانے مین سمجھتا ہی پس ہر زمانے مین نئے امام آخر الزمان کو کیون
[illegible] لوگ کلام خدا کو صفت قدیم خدا کی جانتے ہین کیونکہ خدا محل حوادث

نہین ہی لیکن مولف جب مقلد حشویہ کا ہی نعوذ باللہ منہا خدا ے پاک کو مرکب حوادث سے
جانتا ہی **قولہ** وجہ ششم الخ **اقول** جب جہات امامت کے مختلف ہون ایک کی امامت سے
دوسرے مین کیا نقصانی ہوگی قرآن کا کام جو رسول اللہ صلعم کے وقت مین تھا وہی زمانہ
حضرت عثمانؓ مین تھا اور رسول اللہ کا کام جو اپنے زمانے مین تھا وہی کام حضرت
عثمان کا نیابت رسول مین تھا اور جو دور و تسلسل کو مولف نے اختراع کیا اور محال ٹھہرایا
محض نادانی اسکی ہی منعہ دور یہ تو اُسکے یہان حلال ہی نہ محال **قولہ** کہ سیکھنا قرآن کا الخ **اقول**
معرفت و دانست آپ کے نزدیک ایک ہی اب آموخت بھی وہی ہو گئی اور واجب کے تو معنی
بھی مولف متعسف نے نہ سمجھا ہی جتنی چیزین مذہب حنفی مین واجب ہین انھین کو عدم وجوب
ٹھہرایا ہی سورۂ فاتحہ پڑھنا اور سورہ ملانا نماز مین وطمانینت وغیرہ سب واجب ہین جس
شخص کو اپنے ہی علم سے خبر نہین دوسرے مذہب سے کیا خبر رکھیگا مدہاشان کا
ترجمہ مولف متعسف سے سنیے اور آنکی جہالت کی داد دیجیے مولف کے انسانیت سے خارج ہونے مین
کیا شبہہ ہی میلان جنسی کے وجہ سے حیوۃ الحیوان کے باب قمری سے نقل بے اصل لایا ہی
اور یہ بھی بتلا دیجیے کہ حیوۃ الحیوان مین یہ سب قصہ جو آپ لکھتے ہین کہان ہی اسمین تو صرف
اسقدر ہی کہ ایک قمری ہندوستان سے سلطان محمود کے پاس گئے تھے شاید آپ کے پاس
کوئی خاندانی حیوۃ الحیوان ہو تو اُسے دکھلائیے افترا و کذب کی کالکھ اپنے منہ سے چھڑائیے
میرے پاس جو نسخہ ہی اسمین تو کہین آپ کی روایت منقولہ کا نشان نہین ملتا بعض متعصبین
شافعیہ نے اگر تعصب مذہبی کے باعث حالانکہ امام شافعی شاگرد کے شاگرد امام ابوحنیفہ کے تھے
اور ادب آنکا بہت کرتے تھے توہین مذہب کی آنکے کرکے دین کو اپنے برباد کیا اُسکے ساتھ ہی
ملا علی قاری وغیرہ نے اُسکو گوشمال کامل دی آپ کو اگر ذائقہ اُس گوشمال کا چکھنا منظور ہو
نصرۃ المجتہدین مولفہ جناب مولانا حکیم مفتی وکیل احمد صاحب دام فیضہ سکندرپوری مفتی
حیدرآباد کو ملاحظہ کیجیے سہر گز ما نتقال ھر اط نغفال کی مذہب حنفیہ بہر صحیح نہ ہوئی اندر نہ ہو

قصہ قابل اعتبار ہی سلطان محمود ایسا بادشاہ بیوقوف نہ تھا کہ تقیہ مذہبی مسلمانون کا فیصلہ
نصرانی سے قبول کیا کرتا اور عجب مولف متعصف نے طعن مذہب حنفی پر کہ عین
طریقہ آبائی امام صادق یہ ہی جیسا اوپر بیان ہوچکا کیا پس اب چند مسائل فقہیہ فرقہ
امامیہ کو بھی یہان پر انحصین کی کتاب سے لکھتا ہون جامع عباسی کتاب معتبر فقہ
امامیہ مین ہی کہ ابن بابویہ جائز رکھتا ہی نماز پڑھنا کپڑا آلودہ شراب مین جسکو خدائے تعالے
نے پلید کہا ہی اور سید مرتضی کہتا ہی کہ اجزا نجس العین کہ حس نہ رکھتے ہون مثل بال
و ہڈی کتے و سور کے پاک ہی اور نماز جنازہ کو بغیر وضو کے پڑھ سکتا ہی بلکہ محتلم و عورت حائض
اگرچہ قدرت غسل کی رکھتے ہون بغیر غسل کے پڑھ سکتے ہین اور شرائع فقہ امامیہ مین
لکھا ہی کہ گوہ خشک انسان پر سجدہ درست ہی اور امام اعظم طوسی اور شیعیان اُنکے عین
نماز مین اگرچہ فرض ہو کھیل ساتھ ذکر و خصیتین کے ناقض وضو نہین جانتے بلکہ غایت
بیباکی سے تجویز اسکی امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہین چنانچہ روایت اسکی
حسین بن سعید سے فضالہ سے معاویہ بن عمار سے مختصر استبصار مین یہ ہی کہ کہا اُسنے
کہ سوال کیا مین نے امام صادق سے کہ جو مرد بازی کرے ساتھ ذکر اپنے نماز فرض مین
فرمایا نہین مضائقہ ہی اسمین اور وافی مین اصول سے منقول ہی سمع سے کہ کہا اُسنے
سوال کیا مین نے ابی الحسن سے کہ مین نماز پڑھتا ہون اور آتی ہی لونڈی پس لپٹا لیتا ہون مین
اُسنے مین فرمایا نہین مضائقہ ہی اسمین پس غور کیجیے مولف صاحب کہ نماز نہ ہوئی خلوت خاص
ہوئی لونڈیون کو لپٹانا اور ذکر و خصیتین سے بازی گرم کرنا عین حالت نماز مین کام انسان یا
ذریت شیطان کا ہی اُسکے ساتھ نسبت سوے آئمہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہی و من لا یحضرہ الفقیہ
امامیہ مین حضرت امام صادق سے چمڑے سے سور کا ڈول بنانا جائز نقل کرتے ہین اور کتاب
تحریر الاحکام مین شیعہ کے ہی کہ پیشاب اور پاخانہ کے استنجے کا پانی کہ مجتمع ہو رہا ہی پاک ہی
اور کتاب تہذیب شیعہ مین ہی کہ نماز کے بعد اگر مصلی گوہ آدمی وغیرہ کا کپڑے مین اپنے دیکھے

نماز مین خلل نہ آیا اور من لا یحضرہ الفقیہ مین ہی کہ جس پانی سے مخرج غسل کرے پاک ہی پی لین تو کچھ مضائقہ نہیں اور پیشاب و پاخانہ مین پیر می روئی دھو کر پی نے سے شیعہ جنتی بنتے ہین من لا یحضرہ الفقیہ کی روایت سنئے اور لف حریر کا مسئلہ تو شیعون مین مشہور اور لونڈی اور عورت کو اپنی شیعہ غیر کے واسطے مباح کر سکتے ہین اسکا فتوی استبصار مین امام صادق سے منقول ہی اور حاشیہ الثقلین کتاب شیعہ مین ہی کہ فرج کا بوسہ لینا بھی درست ہی اور مصائب النواصب وغیرہ مین متعہ دوریہ اور اغلام کو بھی درست لکھا ہی یہ عادت امامیون کی ہین اور ہم لوگ پر طعن کرتے ہین ع جو گردی بالکوخ انداز پیکانہ سرخود را بنا دانی شکستی در کافی کلینی مین حضرت امام صادق سے منقول ہی کہ لا دین لمن لا تقیۃ لہ و حضرت امام باقر سے مروی ہی کہ لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ خلاصہ دونون کلام کا یہ ہی کہ جو تقیہ نہ کرے وہ بے دین و بے ایمان ہی پس فرقہ شیعہ خصوصاً مولف تسعف بسبب ظاہر کرنے اپنے مذہب کے بقول ائمہ معصومین بے ایمان و بے دین ہوئے

قال المولف المتعسف ہداہ اللہ و انقذہ من التعسف اقول اگر مجیب نے اس کلام سے مراد یہ لیا ہی کہ عموماً ہر سنی خوب قرآن جانتا ہی پس یہ ظاہر البطلان ہی کہ چند ہزار اہل سنت عامی و جاہل محض ہین کہ بائے بسم اللہ بھی نہین جانتے اور اگر فخر و مباہات طائفہ خاصہ پر ہی کہ وہ حفاظ و ناظرہ خوان ہین پس اسمین بھی یا وہ لوگ مراد ہین کہ معانی قرآن سمجھتے ہین یا حافظ اصطلاحی مراد ہین دوسرے فرقہ پر فخر و مباہات عبث ہی کس واسطے کہ اگر بے بصیرت یا بصارت محض حفظ بعض قرآن یا کل قرآن سے مفتخر ہی اور عارف امام ہو تو حیوانات کو بھی تعلیم آیات کرتے ہین دونون حکم واحد مین ہین باقی فرقہ اول اعنی وہ حافظ کہ معانی قرآن سمجھتے ہین پس یہ آپ کے یہان بھی چند نفر نکلینگے باقی اگر نفی حافظ بالکلیہ فرقہ ناجیہ سے مراد لیجاوے تو بطلان اسکا بھی اظہر من الشمس ہی اسواسطے کہ آپ ہی کے قول سے انکار اسکا بلکہ اثبات اسکے مخالف کا نکلتا ہی کیونکہ منطوق کلام مجیب دال اس پر ہی

کہ مقدار حفاظ آپ کے مذہب مین کثیر ہر پس اسکا مفہوم یہ ہوا کہ فرقہ حقہ مین بھی حفاظ ہین
مگر قلیل کہ مصداق آسکے بحمد اللہ جناب حافظ محمد تقی صاحب و قاری محمد جعفر صاحب دہلوی کہ
ڈنکا انکے حفظ کا شہر فرقہ مین ہر اور صاحبزادہ مولوی امداد علی صاحب مرحوم کہ بالفعل حسین گنج مین
تشریف رکھتے ہین اور اسی طرح دوسرے اشخاص بھی ہین کہ نام انکا اس وقت یاد نہین ہر سلمہم
اللہ تعالی اور ظاہر ہر کہ کیونکر انکار اسکا کوئی کرسکتا ہر لکن کثرت کی اکثر آیتون مین مذمت
وارد ہر قلت کے مدح واقع ہر عاقل کبھی مذموم و باعث فساد کو اختیار نہ کریگا اشارہ اسطرف ہر
عارف امام اگرچہ قلیل ہین بہتر ہین غیر عارف سے اگرچہ کثیر مثل مورد ملخ کے ہون قال
لوکان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا۔ اور جو آیات کہ مذمت کثرت مین ہین بہت ہین
منجملہ آسکے یہ ہر قال اللہ تعالی لاخیر فی کثیر یعنی کہا اللہ بہتر نے نہین خیر ہر کثیر مین
و قال لا یستوی الخبیث والطیب ولو اعجبک کثرۃ الخبیث یعنی کہہ تو اے محمد نہین برابر ہین خبیث و طیب
اگرچہ خوش آوے تمکو کثرت خبیث کی و ان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ
یعنی اگر اطاعت کریگا تو اکثر ان لوگون کی جو زمین مین ہین تو گمراہ کرینگے وہ لوگ تجھکو
راہ اللہ سے پس بسبب قلت کے ہمارے حفاظ داخل اس آیت مین ہین جو مدح قلت مین
نازل ہر اور وہ بھی کثیر ہر ایک اسمین سے یہ ہر قال اللہ تعالی قلیل من عبادی الشکور
یعنی فرمایا اللہ تعالی نے کہ کم ہین بندہ میرے شکر کرنے والے پس ہم لوگ اور حفاظ ہمارے
آپ ہی کے قول کے مطابق قلیل ہین اور یہ بھی بندہ شکور ہین والسلام علی من اتبع الہدی
تنبیہ یہان قرآن کو امام جاننے سے آپ نے درحقیقت پیروی خلیفہ ثانی کی کہ جب جناب رسول خدا نے
دوات و قلم طلب فرمایا تھا واسطے وصیت لکھنے کے جیسا کہ آپ کے یہان ثابت ہر تو انھون نے
عدول حکم رسول سے کر کے کہا حسبنا کتاب اللہ یعنی کافی ہر ہمکو کتاب اللہ اب یہان سے معلوم ہوا
کہ آپ کے مذہب مین رسول کی زندگی مین بھی انکا قول نہین مانتے تھے پس زندگی مین
انکا قول نہ مانا تو اب کہ وفات ہوگیا کب انکو امام اور واجب الاتباع آپ لوگ جانینگے اور جب وہ

امام نہوسے تو جو قرآن کہ آنکے واسطے نازل ہوا وہ کب امام واجب الاتباع آپکا ہوگا
پس آپ لوگون نے دونون رسول و قرآن کو چھوڑ دیا کیون عبث مدعی معرفت ہین
اور اپنا امام زمانہ بناتے ہین فتامل۔ اور اسی بنا پر کہ خلیفہ ثانی نے قول رسول ﷺ نا
آپ بھی اگر جواب مختصر دیجیے کہ ہم اس حدیث کو نہین مانتے تو اسقدر کلفت و مشقت
جواب سے بچ جائیے گا۔ **قول المجیب**۔ اور اگر امام سے حدیث موصوف مین خلیفہ
ارادہ کیا جاوے تو بھی مضائقہ نہین اسواسطے کہ معنی حدیث مسطور کے یہ ہین کہ جو شخص
مرا اور نہ پہچانا اپنے زمانہ کے خلیفہ کو درصورت وجود خلیفہ کے تو مرا مثل موت اہل جاہلیت
کے کیونکہ معرفت شخص کی موقوف ہے اوپر وجود شخص کے **اقول متوکلاً علی اسم السمیع العلیم**
بریاً عن التکلف والتعسف۔ **قولہ** عموماً ہر شئی الخ۔ **اقول** معرفت
قرآن کے مطلب ہی مولف متعسف کی سمجھ مین نہ آوے تو اسکا کیا علاج ہے۔ اول قرآن کو
کلام الٰہی قدیم واجب الاتباع جاننا اسی قدر کافی ہے۔ دوسرے دیکھکر پڑھنا تیسرے
حفظ بلا خیال معانی کرنا۔ چوتھے تفسیر یاد کرنا۔ یہ سب صفات فرقہ سنیہ مین موجود ہین
اور فرقہ شیعہ مین چونکہ اعتبار قرآن کا کم ہے و دروغ گو را حافظہ نباشد قول مسلم ہے۔
اس وجہ سے کوئی حافظ قرآن نہین اور جن جن کا دعوی مولف متعسف نے کیا ہے
کہ انکو قرآن بالتمام یاد ہے واسطے امتحان کے لاوے یا مستعد مقابلہ کر کے مجھے خبر دے
انشاء اللہ المستعان مین خود پہونچ کر کل قرآن انسے سنتا و سناتا ہون اور مجھے
جناب مکرمی معظمی حکیم حاجی حافظ مولوی سید فرزند علی صاحب دہلوی مد فیضہ سے
معلوم ہوا ہے کہ قاری جعفر صاحب کو تو دیکھکر بھی قرآن پڑھنا نہین آتا حفظ تو اعلی درجہ کی
قوت حافظہ سے آنکی باہر ہے اور محمد تقی حافظ مرثیہ انیس و دبیر کو جب چہرہ مین جناب
حافظ محمد خلیل صاحب نے قرآن کے پڑھنے کا مکلف کیا بلا تکلف مبہوت ہو گیا الغرض
ان دونون کا ڈونکا بے چوب رہ گیا۔ باقی رہے ڈپٹی صاحبزادہ صاحب۔ مرحوم کی

وہ بھی دیکھی جائیگی۔ **قولہ** تو حیوانات کو الخ **اقول** حیوانات کو ایک دو کلمے جیسے یاد ہوتے ہیں
ویسا ہی شیعون کو بھی ایک دو سورہ یاد ہوتے ہین پس دونون برابر ہین نہ اہل سنت
وجماعت کہ یہ لفضل خدا حافظ تمامی قرآن کے ہوتے ہین۔ **قولہ** مگر قلیل الخ **اقول**۔
الشاذ کالمعدوم انکا اعتبار نہین کالعدم ہین اگر ہون بھی **قولہ** کہ نام انکا یاد نہین ہے الخ
اقول یہ کیسے سلمہم اللہ ہین آپ اپنے ہی حافظہ پر قیاس کر لیجیے کل فرقہ اپنے کا آپکو
نام تک یاد نہین رہتا وہ لوگ قرآن کے حافظ کیونکر ہو گئے فافہم **قولہ** چونکہ کثرت کی الخ
اقول اس جگہ مولف تعسف نے ابن سبا سے بھی درجہ تحریف مین بڑھا دیا ہے ایسا
کی توحید سے قلت کی مدح ثابت کرتا ہے اُسکے مقابل مین کثرت ائمہ معصومین کا کیا
جواب دیگا اور آیت شریفہ لاخیر فی کثیر مین سے من نجواہم کو ترک کیا یعنی نہین ہے بہتری
بہت مشورون مین منحرفین کی صراط مستقیم سے یہ آیت تو انکے عقائد باطلہ کی رد مین ہے
اُنہی کے آگے۔ ویتبع غیر سبیل المؤمنین الخ۔ آیا ہے یعنی جو تابعداری کرے غیر راہ مومنین
کے الخ انہین مخالفین جماعت مین فرقہ شیعہ بھی داخل ہین۔ اور کثرت خبیث کی برائی ہے
نہ طیب کی اور ہم لوگون کا عقیدہ پاک موافق عقیدہ آئمہ پاک کے ہے اور فرقہ شیعہ کا
عقیدہ خبیثہ مخترعہ شیطان الطاق ہے پس یہ دلیل انکی بھی منقلب ہوئی۔ اور قلیل کی
صفت شکور نہین کہ مولف جامہ سے باہر ہے شکور کی صفت قلیل ہے اور فرقہ شیعہ شکور
ہو نہین سکتا جسنے خاندان نبوت سے تعلیم پاکر انھین پر جھوٹھ باندھا۔ اور انکو ایذا
دی۔ اور کثرت ہلک وقلت ابلیس کو دیکھکر مولف تعسف کو شرمانا چاہیے۔ **قولہ**
تنبیہ الخ۔ **اقول** تادیب۔ مولف صاحب ہوش درست کیجیے قرآن کو امام ہم لوگ
جن وجہون سے مانتے ہین آپ امام معصوم کے اقوال سے جان چکے۔ اور قصہ قرطاس
کو جو یہان پیش کیا اسکا جواب شیخ حلی نے آپکی شرح تجرید مین بخوبی دے دیا ہے کہ حضرت عمر
سمجھے وزیر کے رسول خدا سے تھے اور وزیرون کو جو انتظام منظور نظر بادشاہ علوم

ہوتا ہی غیرون کو نہین پس اُس وقت مصلحت راحت دہی رسول اللہ کی وجہ سے تکلیف
کتابت کی نہ دی اور جب خدا نے قرآن مین الیوم اکملت لکم دینکم فرما دیا یعنی آج کامل
کر دیا مین نے دین کو تمھارے پھر بعد اکمال دین کے کونسی تکمیل رہ گئی تھی جو رسول اللہ
فرماتے مگر کوئی امر خیال آگیا تھا مصلحت دنیاوی سے لکھوانے کو چاہا پھر کچھ سمجھکر
نہ لکھوایا اور قلم دوات لانے کا حکم فقط حضرت عمرؓ ہی کو نہ تھا بلکہ سب حاضرین جلسہ کو
کہ انمین حضرت علیؓ بھی تھے کیون نہ لائے عدم تعمیل مین سب برابر ہین اور حسبنا کتاب اللہ
کہنے سے رسول کی نافرمانی نہوئی کیونکہ اگر آپ کو ضروری لکھوانا ہوتا دوسرے سے
دوسرے وقت یا اُسی وقت منگوا لیتے رسول کو کسکا خوف تھا اور اگر اس قول سے
حضرت خلیفہ ثانی کے آپکا اعتراض عدول حکمی کا ہی تو جلاء العیون کی روایت کا کیا
جواب دیجیےگا۔ کہ اُسمین آپ کے پیشواؤن سے مروی ہی کہ قرب زمانہ ولادت حضرت
حسن مجتبی رسول اللہ صلعم ایک سفر مین تشریف لے جاتے تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
سے فرما گئے کہ جب تمھارے فرزند پیدا ہو بغیر میرے آئے دودھ نہ دینا پس حضرت
فاطمہ رضؓ کو یاد تھا اسپر بھی تیسرے روز قبل تشریف آوری رسول اللہ کے فرزند کو آپنے
دودھ پلا دیا۔ اِسکو آپ لوگ کیا کہتے ہین عدول حکمی اس سے زائد کیا ہی بھی
منہ نہ کھولنا ہ ادب تاجی ست از لطف الٰہی ٭ بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی ٭ و رسول
کو معزول رسالت سے تو معاذ اللہ آپ ہی لوگ جانتے ہین قال المولف المتعسف
ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف اقول یہ قول مجیب بوجوہ عدیدہ باطل و فاسد ہی
وجہ اول۔ یہ ہی کہ اگر امام زمانہ سے مراد آپ کے خلیفہ ہون تو یہ ممنوع ہی کس واسطے
کہ زمانہ اُنکا منقضی ہوگیا جیسا کہ آپ نے خود سابق مین کہا ہی اور یہان بھی قید وجود
خلیفہ ملا یا ہی۔ وجہ دوم۔ یہ ہی کہ اگر بسبب احتیاج ناس کے امور دین و دنیا مین ضرورت
طرف خلیفہ کے ہوئی پس انقطاع سلسلہ خلفا بلا وجود احد سے ہر زمان کب ہو سکتا ہی

اُکس واسطے کہ ضرورت واحتیاج اب بھی باقی ہر اور باقی رہیگی قیامت تک پس سوا سے خلفاے
گذشتہ کسی کو بیان کیجیے کہ ہم اس زمانہ کے خلیفہ کو آپ کے نہین جانتے ہین وہ کون ہی
شاید بادشاہ وقت ہون کہ وہ نصاری ہین کیونکہ آپ کے یہان بادشاہ وقت بھی تو
اولی الامر ہوتا ہی چاہے منصف ہو یا جابر بلکہ یہ صفت تو آپ کے خلفا مین بھی تھی بلکہ
وہ خلیفہ بمعنی امام نہ تھے چنانچہ کتاب حسن المحاضرہ مین جلال الدین سیوطی شافعی نے
ذکر فرق بین الخلافت والملک والسلطنت من حیث الشرع مین نقل کیا ہی کہ کہا ابن سعد نے
طبقات مین خبر دی مجھکو محمد بن عمر نے کہ روایت کیا مجھسے قیس بن ربیع نے عطا بن سائب
اُسنے زادان سے آسنے سلمان سے کہ عمرؓ بن خطاب نے کہا سلمانؓ سے کہ آیا ہم ملک ہین
یا خلیفہ پس کہا سلمان نے کہ اگر ناحق لیتا ہی زمین مسلمین سے ایک درہم یا اقل یا اکثر
پس صرف کرتا ہی اُسکو غیر حق مین پس تو ملک ہی نہ خلیفہ پس عمرؓ آنکھون مین آنسو بھر لایا
اور اُسی کتاب مین ہی کہ کہا آسنے خبر دیا مجھکو محمد بن عمر نے کہ روایت کیا مجھسے عبد العزیز
بن حارث نے اپنے باپ سے آسنے سفیان بن ابی العوجا سے کہ کہا عمرؓ بن خطاب نے
بخدا نہین جانتا ہون مین کہ مین خلیفہ ہون یا ملک پس اگر ملک ہون پس یہ امر عظیم ہی
کہا کسی کہنے والے نے کہ یا امیر المؤمنین اِن دونون مین فرق ہی پوچھا عمر نے کہ کیا
فرق ہی کہا خلیفہ نہین لیتا مگر حق اور نہین صرف کرتا مگر حق مین اور تو بحمد اللہ ایسا ہی ہی
اور ملک ظلم کرتا ہی آدمیون پر پس لیتا ہی اس سے اور دیتا ہی اُسکو پس سکوت کیا عمرؓ
نے تبیان اس دو روایت سے کئی امر ظاہر ہوا ایک تو یہ کہ عمر کو نہ معلوم تھا کہ ہم خلیفہ ہین
یا ملک جو سب سے پوچھتے پھرتے تھے پس جو اس لیاقت کا ہو وہ کب امامت کے لایق
ہوگا۔ دوسرے یہ کہ رونا اور سکوت قرینہ واضح ہی بیان پر اسکا کہ نادم ہوا اپنے ظلم اور
تعسف پر جو اُس سے صادر ہوا تھا۔ تیسرے یہ کہ بغفا اہل البیت اور یہی بھائی تیتمیہ
یہ دونون روایت عمرؓ کی آپ کے عالم نے آپ کی روایت سے اپنی کتاب مین نقل کیا ہی

وجہ سوم جب نبی اور قرآن امام ہین پھر خلیفہ کی طرف کیا احتیاج ہوگی اور باقی بعض اجوبہ
سابقہ بھی بیان جاری ہین اعادہ بیفائدہ ہی اور جو مجیب نے حدیث نبوی مین صلاح
دیا کہ درصورت وجود خلیفہ اولاً یہ قید حدیث مین مذکور نہین ہی اور اگر تسلیم کی جاوے
تو ہم کب انکار اسکا کرتے ہین یہ تو عین ہمارے مطلب کی بات آپ کی زبان پر جاری
ہوگئی مثل مشہور ہی بوڑھے ہاتھی اپنی فوج کو مارے رسول یا خلیفہ کہان اس
زمانہ مین موجود ہین جنکو آپ نے امام فرض کیا ہی مصرع۔ بدین فہم و دانش بباید گریست
ثانیاً یہ قید فقط خلیفہ مین کیون لگایا اور باقی کو چھوڑ دیا ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی۔ نتیجہ
جو صاحبان عقل و ادراک ہین آنپر ظاہر ہوگیا کہ فی الواقعی آپ لوگ امام زمانہ کو نہین
پہچانتے قطع نظر سب امور سے آپ نے کہا ہی کہ حدیث مین مراد امام زمانہ سے یا
رسول یا قرآن یا خلیفہ ہین اسی سے بوجوہ لینگے کہ ابھی آپ کو متعین امام زمانہ کی معرفت
نہین ہی کہ یہ تینون امام زمانہ ہین یا ایک کوئی انمین سے پس یقیناً موت آپ کی
اگر مر جاوے اور جو آپ کے طریقہ پر مرین موت جاہلیت کی ہوگی اور نہین ہی واسطے
اہل جاہلیت کے مگر جہنم۔ اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون قول المجیب۔ امام زمانہ
ہمارے بیان کیون نہین ہین ہم ثابت کر چکے کہ امام زمانہ پیغمبر آخر الزمان ہین یا
قرآن مجید اور خلیفہ اگر مراد لین تو بھی کچھ قباحت نہین ہی کما مر۔ اقول متوکلاً
علی اللہ السمیع العلیم بریاً عن التکلف والتعسف۔ قولہ۔ وجہ اول الخ
اقول جب مجیب صاحب نے قید واقعی جو وجود کی تھی بیان کردی ہی پھر خلاف بیانی
کما مولف تعسف کی کوئی انتہا نہین ہی خلفا تو اپنے وقت کے امام تھے اور امامت کو
مولف جو قیامت تک لکھتا ہی کیا مسلمانون اور امام کے سر پر قیامت قائم کریگا۔
اور خلفا رضوصاً حضرت عمر رض مین جو جو ثابت کرتا ہی لعنت خدا کی جھوٹون پر ہی
جو خبر مرتبہ تواتر کو پہونچی ہی اسکا بجز منکر بلید کے کون انکار کریگا عدالت عمری رض

مشہور ہے ؎ جہان دار دین پرور داد گر ٭ نامد چو بوبکرؓ بعد از عمرؓ ٭ وحضرات شیخین رضی
یعنی خلیفۂ اول رضی و خلیفۂ ثانی رضی کی عدالت تو قول امام صادق ع سے کتب امامیہ مین
منقول ہے کہ یہ دونون امام عادل تھے موت آنکی حق کے ساتھ ہوئی پس اس
قول کو امام معصوم کے جھوٹھ کیونکر کریگا۔ اور حسن المحاضرہ سے قول تواضع کو آنکے
یعنی حضرت عمر رضی کے اگر محل طعن ٹھہرایا ہے ان آئمہ معصومین کے اقوال تواضع کا
کیا جواب دیگا فرمایا امام زین العابدین نے صحیفہ کاملہ مین کہ میری عمر گناہ مین گذری
اور امالی مین کہ کتاب معتبر امامیہ کی ہے موجود ہے کہ کسی نے امام حسنؑ سے پوچھا کہ کیا
حال ہے فرمایا کیا پوچھتے ہو۔ خدا سر پر میرے ہے اور دوزخ روبرو مین ہے اور
موت طلب کرتی ہے اور حساب انتظار کرتا ہے و مین اپنے اعمال مین گرفتار ہون جو
چاہتا ہون بہم نہین پہونچتا سب امور خدا کے ہاتھ مین ہے خواہ عذاب کرے خواہ
درگذرے مجھسے زیادہ کوئی محتاج نہوگا۔ ذوالقعدہ ماتم کی چھٹی مجلس مین حضرت امیر سے
منقول ہے فرماتے تھے۔ آہ آہ زاد راہ ہمارے پاس کم ہے و سفر دور و دراز کا وحشتناک
درپیش ہے۔ اسی طرح بہت روایتین کتب فرقۂ شیعہ مین ہین کیا آئمہ معصومین اس
قول سے قابل امامت کے نہ رہے پھر حضرت عمر رضی تھوڑی سی عاجزی مین امامت سے
کیون برطرف ہونگے اور جو آیت شریفہ کہ شان کفار مین ہے موٴلف نے اخیر قول مین
سچ ہم لوگون کے لکھا ہے وہ فرقۂ شیعہ امامیہ پر خوب منطبق ہے کہ مغضوب ائمہ ہین ؎
اگر باپدر جنگ جوید کسے ٭ پدر بے گمان خشم گیرد بسے ٭ قولہ بوڑھے ہاتھی الخ
اقول واہ موٴلف صاحب آپ ہی کی شان مین ناسخ شاعر لکھنوی نے لکھا ہے ؎
رتبہ ہے آتا اور ہاتھی ہے آتی ٭ یہی کچھ بولتے ہین دیہاتی ٭ قال الموٴلف التعسف
۔ اہ و انقذہ من التعسف۔ اقول ہمنے جواب اسکا دے دیا اور ثابت اسکو
کہتے ہین جسکو بدلیل یقینی بیان کرین اور آپ نے تو اور الٹا رد دیدیا جو شک کو چاہتی ہے

دوسری کوئی دلیل ایسی نہین بیان کیا جس سے اِس زمانہ کی امامت واسطے اِن سب کے نکلے قول المجیب ہان آپ کے یہان البتہ کوئی امام زمانہ نہین معلوم ہوتا اگر ہو تو دلیل سے ثابت کیجیے۔ اقول متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم بریاً عن التکلف والتعسف۔ قولہ ہئے جواب اسکا الخ اقول اے مولف صاحب آپکا جواب کالسراب ہی مجیب مصیب نے البتہ قرآن وسنت سے امامت ثابت کردیا آپ کی دلیل بالظہور امام آخرالزمان تمام نہین ہوسکتی وخود آپ فرماتے ہین کہ ثابت اسکو کہتے ہین جسکو دلیل یقینی سے بیان کرین آپ کی دلیل یقینی نہین ہی کہ توہمات ایک امام فرضی قایم کرین۔ قولہ اولاً تردید الخ اقول قضیہ شرطیہ منفصلہ مانعۃ الخلو بھی تو ہوتا ہی یعنی اِن تینون صورت سے خالی ہین یعنی اگر تینون امام لیے جاوین ایک زمانہ مین درست ہی مگر جہات امامت مختلف ہین قولہ دوسرا الخ اقول کیا قرآن اِس زمانہ مین نہین یا قول پاک رسول اللہ کا موجود نہین ہی۔ کیا رسالت آپ کی باقی نہین ہی پھر کیون دونون امام نہین ہوسکتے قال المولف المتعسف ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف۔ اقول جواب اِسکا بھی سابق سے ظاہر ہی اگر حجاب تعصب کو اٹھا دیجیے اور سرمۂ حق بینی سے آنکھ کو جلا دیجیے تو انشاء اللہ تعالیٰ معلوم ہوجائیگا۔ قول المجیب ہم ثابت کرچکے امام زمانہ کو لکن آپ کے یہان ابھی تک امام زمانہ ثابت نہوا تو جزا ابھی اِسکی آپ ہی لوگون پر مترتب ہی اقول متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم بریاً عن التکلف والتعسف۔ قولہ جواب اسکا بھی الخ اقول جواب کا شل لاجواب کے ہوجانا اور باطل بل عاطل ہوجانا بھی سابق سے آپ کو معلوم ہوگیا اور باقی کو آئندہ آپ ہی معلوم کیجیے گا قال المولف المتعسف ہداہ وانقذہ من التعسف اقول اِسکا حال بھی صاحبان بصیرت پر خوب روشن ہوا کہ کوئی دلیل آپ نے اپنے دعوی پر یعنی اثبات

امام زمانہ پر نہین بیان کیا پس جزا اسکی ظاہر ہی کہ کس پر ہوئی قول المجیب صواب یہ ہی کہ کہا جاوے تو موت آپ کی مثل موت اہل جاہلیت کے ہوئی فتدبر اقول متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم بریئاً عن التکلف والتعسف۔ قولہ اسکا حال الخ اقول قرآن شریف سے بڑھ کر کون دلیل یقینی ہی جو پیش کی جاوے نہ معلوم کہ مولف متعسف کی آنکھ پر کیسا پردہ پڑا ہی کہ روز روشن مین آفتاب درخشان کو دیکھ نہین سکتا و امامت وہمی کا کیا اعتبار پس مستحق جزا مولف متعسف ناسزا ہوا قال المولف المتعسف ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف۔ اقول وصف عدم اثبات امام خود اور ثبوت امام فرقہ حقہ نسبت موت جاہلیت طرف امام کے عین خطا ہی کما ثبت قول المجیب یہ قضیہ غلط ہی ہم پوچھتے ہین کہ ایک شیعہ جاہل ہی اور عزاداری امام حسین کی خوب کرتا ہی اور وقت ذکر واقع کربلا کے خوب روتا پیٹتا ہی تو ایسا شخص جنتی ہی یا جہنمی اگر جنتی ہی تو یہ قول آپ کا باطل ہی کہ جاہل کے واسطے نہین ہی مگر جہنم اور اگر جہنمی ہی تو من بکی علی الحسین او ابکی وتباکی دخل الجنۃ کے معنی کیا ہین ہان اگر جاہل سے مراد اہل جاہلیت لیجاوے تو یہ خدشہ دفع ہوجاویگا لکن یہ ارادہ خلاف ظاہر ہی فتامل ولاتکن من الغافلین اقول متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم بریئاً عن التکلف والتعسف۔ قولہ وصف عدم اثبات الخ اقول یہ کلام مولف متعسف کا حالت انتشار حواس مین جسکو اسٹھ کا چوسٹھ کہتے ہین صادر ہوا کوئی مولف صاحب سے ترکیب اس جملہ کی پوچھے خدا اسکو ہدایت کرے بدحواسی سے آزاد ہو۔ قال المولف المتعسف ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف۔ اقول یہ قضیہ بہت صحیح ہی وجوہ صحت بعد اسکے ہم بیان کرینگے پہلے یہ بتائیے کہ آپ کے یہان کتاب سنن ابی داؤد مین باب من ضم یتیما مین سہیل سے اور انسے جناب رسول خدا سے روایت کیا ہی کہ فرمایا مین اور کفالت کرنے والا یتیم کا مثل ان دونون انگلیون کے ہین جنت مین اور ملایا حضرت نے دونون انگلی ایک بیچ کی

اور دوسری قریب انگوٹھے کے اور حدیث مشہور ہے آپ کے یہان کہ جو شخص لا الہ الا اللہ
کہیگا وہ داخل جنت ہوگا پس ہم پوچھتے ہین کہ کوئی جاہل مشرک زانی شراب خوار
قاتل امام یا رسول اگر کفالت کسی یتیم کی کرے یا کلمہ لا الہ الا اللہ زبان پر جاری کرے
وہ بنابر اس حدیث کے مقارن رسول و داخل جنت ہوگا یا نہین - اگر کہیے کہ داخل
جنت ہوگا تو جو خدا نے فرمایا ہے کہ مشرک داخل جنت نہوگا اسکے خلاف ہوتا ہے اور
اگر کہیے کہ داخل جنت نہوگا تو حدیث رسول کے خلاف ہوتا ہے فما ہو جوابکم فہو جوابنا
جب یہ معلوم ہوا تو جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ آپ خوب معنی جاہل کے مقام بحث
مین سمجھے یہان یہان جاہل امام کا ہے نہ جاہل علم کا اور کیونکہ یہ خلاف ظاہر ہے یک
طفل ممیز بھی کہدیگا کہ یہان جاہل سے کون جاہل مراد ہے اور اہل جاہلیت کے واسطے
تو ہم خود کہتے ہین کہ نہین ہے مگر جہنم اور جو شیعہ اثنا عشری ناخواندہ کہ عزاداری جناب
امام حسین علیہ السلام کی کرتے ہین اور وہ متوقع جنت ہین وہ عارف امام زمانہ
حضرت مہدی علیہ السلام اور مومن ہین افراد اہل جاہلیت مین داخل نہین ہین
اور حدیث مبکی مین اگرچہ لفظ من چاہتا ہے عموم کو لیکن دوسری آیات و احادیث سے
اسکی تخصیص ہوئی ہے کہ جو مومن مصیبت جناب امام حسین علیہ السلام پر رویگا وہ داخل جنت ہوگا
والا لازم آتا ہے کہ جو ملاعنہ کہ شریک قتل حضرت کے تھے خصوصاً شمر و یزید کہ کافر تھے
جیسا کہ آپ ہی کے یہان ثابت ہے بعد ندامت و گریہ و بکا مصائب جناب امام حسین
پر داخل جنت ہون حاشا کہ بوے بہشت انکے مشام تک بلکہ جو انکے فعل پر راضی ہون
بعد انکے نہ پہونچیگی ہذا وقد فرغ من تکمیل رد الجواب العبد الاحقر المتمسک بالثقلین
السید حسین المدعو بعلی الاطہر بتائید اللہ الاکبر حامداً للہ علی الانعام ومصلیاً علی رسولہ وآلہ
الکرام چونکہ جواب پر نام محبوب حسین کا مرقوم تھا اقتضاے راے یہ تھا کہ کسی ادنی
طالب علم کا نام اسپر لکھا جاوے لکن اعوذ باللہ من التلبس والتلبیس اقول

شتو کلاً علی اللہ السمیع العلیم بریاً عن التکلف والتعسف ۔ قولہ ۔ تحقیقت درست ہے الخ اقول اور درستگی بھی مولف متعسف نے ایسی کی کہ کچھ اعتراض ہی نہ رہا جاہل سے مراد جب جاہل امام لیا وجہالت امام موجب دخول جہنم نہیں ہے جیسا کہ کافی میں ثابت ہوا ہے اور نیز تفسیر مجمع البیان میں ۔ اب قضیہ کی غلطی میں کیا شک رہا اور یہ جو معارضہ کیا ہے کہ کفالت کرنے والا یتیم کا رسول اللہ کے ساتھ بہشت میں جاویگا انسی تصدیق لا الہ الا اللہ کے ساتھ معارض عقل کے ہے اسواسطے کہ جسکو تصدیق کلمہ کی ہے مشرک وغیرہ نہیں ہوگا ۔ اور جو اپنے جواب کو ہمارے جواب پر موقوف کیا ہے سراسر تخبط مولف متعسف ہے خود اسنے جاہل کا معنی السابیان کیا کہ اعتراض براسر باطل ہو گیا اور ہاؤ گون پر جو معارضہ وارد کیا تھا کہ اور توجیہ کیا کمان جمع ہو سکتے ہیں کہ ہم خراشی اسنے کی ہے اور شقت اٹھائی ہے قولہ اور جو شیعہ اثنا عشری الخ اقول بیشک تعزیہ داری سے عارف امام ہونا ضرور ہے وہی امام تعزیہ صاحب کے عارف ہونگے نہ امام آخر الزمان کے اور تعزیہ داری کو تو پیشوایان فرقہ شیعہ بھی برا کہتے ہیں اور تعزیہ دار کو خارج اسلام سے جانتے ہیں چنانچہ من لا یحضرہ الفقیہ میں ہے کہ من جدد قبراً او مثل مثالاً فقد خرج عن الاسلام یعنی جسنے نیا کیا قبر کو یا پتلا بنایا پس بتحقیق خارج ہوا وہ اسلام سے ۔ اور کسی اہل حق نے لکھا ہے **نظم** سلامی تعزیہ داری اگر حکم خدا ہوتا ٭ تو حمزہ کی عزاداری نبی نے بھی کیا ہوتا ٭ اگر حکم نبی اس بات میں ہوتا تو بے شبہہ ٭ علی کا تعزیہ صفین کو لینا رہا ہوتا ٭ علی کا تعزیہ شبیر لیتے اور حسن کا بھی ٭ عزادار حسین بن علی زین العبا ہوتا ٭ یہ ہے گی بت پرستی شرع میں اصلا نہیں جائز ٭ معاذ اللہ کہ کیونکر مرتکب وہ پیشوا ہوتا ٭ غضب کے ہاتھ سے شمشیر پرستوں کو سزا دیتا ٭ اگر اس وقت میں جیتا شہید کربلا ہوتا ٭

شجاعت یہ سخن تیرا دلیل راہ جنت ہی ٭ جو میں ہوتا تو پہلے سرور دین پر فدا ہوتا ٭

قولہ بلکہ جو آنکے فعل پر الخ اقول اس سے شبہ ہوتا کہ کیا رضامندی کی دلیل ہو کہ شیعہ نامرضیہ آنکے فعل کی مثال فرحان وخوش حال باساز ونوا بجالاتے ہین

مولف صاحب سے ۵ سچ کہو غالب ہین نائب یا مُیب ٭ ہین یزید ہر سیہ کے حبیب

قولہ ہذا وقد خرج الخ اقول آپ کی صفات کی تعریف الخ من تعریف صفات عمر بزرگوار آپ کے ہو چکی حاجت علحدہ لکھنے کی نہین ہو - قولہ کہ کسی ادنی طالب علم الخ اقول بلکہ نام بھی مرد ود الحسین رکھدیتے البتہ تقابل صحیح ہوتا قولہ من الجمعہ لیس الخ

اقول مولف متعسف کی جتنے تحریفات واتہام بیجا رسالہ ابتر سے ثابت ہوسے ہین شاید تدلیس وتلبیس مین داخل ہین یا نہین عجب نہین کہ ہر گاہ اسی پر خاتمہ کتاب کیا ہو آئے اپنے فعل سے توبہ کیا ہو اگر ایسا ہی اللہم آمین بجاہ سید المرسلین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین - من المرمد الکون - استمد التوفیق والعون قد فرغت من تالیف ہذا الکتاب - القامع لاہل التباب الہادی الی الطریق الصواب الموصل الی رب الارباب - لیلۃ الجمعۃ السادستہ عشر من شہر جمادی الآخر سنۃ اثنین بعد الالف وثلثمائۃ من الہجرۃ النبویۃ علی صاحبہا الف الف صلوۃ من رب البریۃ وتسلیم

تمام شد

	قطعہ تاریخ تصنیف کتاب از محمد عبد الحق	

ندا آئی کہ وہ رد روافض ۱۳۰۲ھ	بو عبد الحق نے دھونڈی سال تاریخ	ہوئی آنکے لیے بہتر من خاص	محمد احمد کہ یہ سد روافض

تقریظ سبحہ کلک گہر سلک عالم عدیم النظیر رشک ظہوری خاقانی مولوی سید علی الحق صاحب حسب

خدا کا شکر خالق کی ستایش ہر انسان ذی شعور پر واجب اور اسکی ذات کا عرفان

تمام بنی آدم کے لیے فرض عین ہی خداوند یگانہ وطاق ہر تقلید سے علی الاطلاق عبادت
کے لایق پرستش کے سزاوار ہی نہ وہ جسم بلاجوف چاندی کا بناہوا ساٹ وجب عرش بریں سے
ملا ہی نہ چودہ بالشت کرہ زمین سے پیوند نہ ایسی معرفت مومنون کو ضرور ہی نہ ایسا
عقیدہ مسلمانون کے لیے شایان ایسے معتقدہ پر خدائی مار اور بقول صادق
کاذب بہت چند ملائک کی پھٹکار۔ لعنت بیحد اور درود بے عدد اُس وجود باوجود
سراپا مقصود کو جو انسان کامل اور خلیفہ الرحمن سر خدا سرور دو جہان محبوب
رب خلاق رسول انفس وآفاق راز دار اسرار مطلق پردہ کشاے من رانی فقد
رائے الحق دانائے حقائق ایقان وعلوم ہدایت فرمائے اصحابی کالنجوم۔ امام الورا
کہف الورا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہی کہ جنہنے ہم سبہون کے
واسطے قرآن متین کو امام مبین فرمایا اور خلفاء راشدین کو دلیل ہدایت ویقین بنایا
اول اُنکے قاتل زندیق حضرت ابوبکر صدیق رضہ اور دوم ناطق باصواب حضرت
عمر فاروق بن خطاب رضہ سوم صاحب حیا وکامل الایمان حضرت عثمان بن عفان رضہ
چہارم غالب علی کل غالب حضرت علی مرتضیٰ ابن ابی طالب ہین رضوان اللہ تعالےٰ
علیہم اجمعین اما بعد حمد خدا ونعت حبیب کبریا کے کہتا ہی سید ولی الحق النجمی نعدو
کہ ان دنون ایک رسالہ ابتر جسکو کسی مجہول الاسم مولف نے بیچارہ علی اظہر کے نام سے
لکھکر شایع کیا ہی میری نظر سے گذرا بیشک مولف نے پردہ مین یہ خیال بازی تو
ضرور کی ہی کہ اپنے ذمہ کا الزام اور اپنے سر کی بلا بیچارے اظہر من الشمس کی گردن
پہ ڈالکر مردان میدان کے قدر استہدف کا نشانہ بنادیا کیونکہ رسالہ اسکا دروغ
بندی مین بے مثل اور بے سروپائی مین بے نظیر ہی نظر بازون کو اسمین نظر اور
پرہیزگارون کو اس سے حذر ہی اغواے خلائق کے لیے گو یہ رسالہ فی نفسہ خناس ہی
مگر اسکا رجسم بالغیب قل اعوذ برب الناس ہی بوالعجب مے اتنا بھی نہ سمجھا کہ

اُسکے سابقین نے کیا اسلام کی رونق بگاڑی جو آپ پانچوین سوا مین نام لکھانے
چلے ہو فرعون کے لیے موسیٰ مثل مشہور ہی سو اندنون جناب معلی القاب زین اسلام
کے محافظ مصحف عزیز کے حافظ مخلصان حضرت الٰہی کے حبیب دردمندان گمراہی
کے طبیب قامع روافض حاجی حرمین شریفین عالم باعمل فاضل بے بدل مولانا و بالفضل
اولٰنا مقبول حضرت صمد جناب مولوی سید شمس الدین احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے
ایک کتاب لاجواب الضرب المنکر علی زرق الاظہر کے نام سے لکھکر اظہر کے رسالہ کو
پاسخ دندان شکن بنایا اور لطف یہ ہی کہ خود شیعون کی کتابون سے استدلال
کرکے اُنکے منھ پر اُنھین کا طپانچہ لگایا۔ فاروق الاکبر کا مولف اگر کچھ بھی پاس شرم
رکھتا ہو تو بہتر ہی کہ ایسی ضرب منکر کی مار سے تیزاب فاروقی کے سبو چہ مین ڈوب
اور تمام بدن سے پانی پانی ہوجاوے یا اس کتاب ہدایت الکتاب کو دیکھے اور
اُسکی ہدایتون پر عمل کرکے اپنے زمانہ کا امام گردانے اور جاہلیت کی موت سے بچے
ورنہ یقین جانے کہ ع بازگشت آخر کارت ننم ۔ صاحبو اگرچہ تمھارا مذہب محض
نفسانیت اور عناد اور فساد اور اہانت اسلام اور فریب دہی خواص و عوام ہی اور
تمھارے پیشواؤن اور مجتہدون نے انواع انواع تلبیس کے لباس مین جلوہ گر ہو کر
کسی زمانہ مین کوئی دقیقہ تخریب دین کا باقی نہ رکھا مگر انصاف سے دیکھو کہ علماء
اہل سنت نے کیسے کیسے عقدے تمھارے شبہدے اور فریبون کے کھولے اور
کیا کیا جواب تمھارے سوالون کے دیے کہ جسکو دیکھکر تم سبھون نے فرار بر قرار
اختیار کیا ہان اِسکا جواب البتہ کسی سے نہو سکا کہ تلوار لگے جاسے اور خدا چھوٹ کر
پھر بھی بعض علمانے اپنی ساکت زبان سے اِسکا بھی جواب دیا ہی جیسے جناب
مولوی محمد فاروق صاحب تمھارے پاس موجود ہین کہ اُنھون نے اکثر سوال کا جواب
باشد خموشی کہہ کے دیا مگر نافہمی کا کچھ جواب نہین ۔ بھائی خدا کے واسطے یہ کیا انصاف

طریقہ گمراہی کو چھوڑو صراط مستقیم کو پکڑو اچھون کو برا نہ کہو حق کو باطل نہ جانو عداوت
کو محبت نہ سمجھو شر کو خیر نہ تصور کرو اچھے چلن سیکھو میرا کہا مانو کہ آخر ایک دن خدا کے
حضور میں سب کو بیچارا اور وہان کے محکمہ عدل سے روبکار ہونا ہے ۔ بشنوی یا نشنوی
من گفتنی سے میکنم ۞ وما علینا الا البلاغ المبین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ
واصحابہ اجمعین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین تمام شد

تقریظ دلپذیر مقبول ہر برنا و پیر نتیجۂ خامہ جادو نگار محمد عبد الحق سلطانپوری

رب قد آتیتنی من الملک وعلمتنی من تاویل الاحادیث فاطر السموات والارض
انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ۔ والصلوۃ والسلام علی
شفیع المذنبین قائد الغر المحجلین سید المرسلین سند الاولین والآخرین سیدنا ومولانا
وحبیبنا محمد وآلہ الطیبین واصحابہ الراشدین وازواجہ واحبہ رب العالمین ۔ اللھم
احفظنا من الجبر والقدر والاعتزال والنصب والرفض وغیرہا من البطالات بطفیلک
النبیین واھدنا الطریق القویم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین
اما بعد فیقول محمد عبد الحق خدمات اہل انصاف مین ملتمس ہے کہ ان دنون ایک رسالہ جسکا
مسمّٰی بہ تحریرۃ الاکبر ہین تحریرات الامام والمسلک ہے جسکی تالیف سے مولوی حکیم علی اظہر
اپنے جہلا کے نزدیک مجتہد العصر ہو رہے ہین حالانکہ مصداق نیم ملا خطرہ ایمان
نیم حکیم خطرہ جان کے ہین) میری نظرون سے گذرا اسمین شک نہین کہ بیچارے نے
اس تحریف پوری دیکر روح صفائی کو تازہ کیا ہے اور بہتانات عظیم سے انھون نے
اپنے اس مختصر رسالہ کو بیچ کر قابلیت کمیاری ہے اور علمیت کی ٹانگ توڑی ہے جھوٹو
کو انبار لگایا ہے اور لغو کی تتق بندی کی ہے نہ آگا دیکھا نہ پیچھا جو کچھ ذہن ناقص تیرہ میں
آیا ہے لکھ چکے ہین لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انکے اس بطالات کی داد مین شعر

خیال خام و اضغاث احلام ہی اللہ کے فضل و کرم سے اہل سنت ایسے بے سمجھ
نہین کہ انکے دام مکر مین آجاوین۔ انکے اسلاف معدن اختلاف نے جو اتنی خاک
اڑائی تو بارے کیا کرلیا جو یہ نکلے ہین۔ یہ دین اسلام ہر ستوا لے کی پگڑی نہین
کہ گرتی پڑتی چلی جاتی ہی اسکو باطل کرنا دال بھات کا لقمہ نہین ہی یہان اکابر حکمائے
فلسفہ کی عقل چکر کھاتی ہی یہ کیا شی ہین اور ان بیچارہ کو سلیقہ ہی بارے کیا ہی کبھی کچھ
کہتے ہین اور گاہے کچھ سے بھکتی ہی زبان حالت زبون ہی نشہ ہی بیخودی کا
یا جنون ہی پس جبکہ انکے اسلاف سے کچھ بن نہ آئی تو انکو کہ جو ابھی حداثت سن عدم
مہارت فن کے مرض مین مبتلا ہین کیا شوق چڑایا جو صاحب تصنیف بننے چلے تفصیل
اسکی یہ ہی کہ الفاضل الجلیل۔ العالم الکامل النبیل الادیب البارع المکرم۔ الحسیب
النسیب المعظم۔ المحقق النحریر الاوجہ الشہیر۔ الفائق بعلمہ الوافر علی صاحب المثل السائر
وحید آوانہ۔ فرید زمانہ الکامل الفائق المعجب نظمہ ونثرہ الرائق۔ ابلغ
شعرا الزمان۔ المحمود بالسنۃ الاکابر والاعیان مدقق دقائق الدین شمس العلماء
المجتہدین۔ قطب آسمان شرف و تمکین۔ مرکز دائرہ زمان وزمین موید طریقت سنت وجماعت
مبطل رسوم بدعت وضلالت۔ فقیہ دہر۔ محدث عصر۔ مرجع اعاظم العلماء الفحول شیخ
علماء الفروع والاصول۔ حبر العلوم العقلیہ والنقلیہ۔ بحر الفنون الفرعیہ والاصلیہ
مظہر انوار جلیہ مطلع عنایات قدسیہ مستجمع شرائف ملکیہ۔ عامل عدیم النظیر فی البریہ
امام المتکلمین۔ نظام المناظرین۔ اسوۃ المتبحرین۔ ہادم قصور المترفضین۔ قاصم ظہور
المتشیعین قاطع شبہات الملحدین۔ دافع مکائد الغابرین۔ مقبول بارگاہ احد۔ جناب
مولانا حکیم حاجی حافظ سید شمس الدین احمد سلمہ اللہ الصمد وابدہ راید۔ نے ایک کتاب
لاجواب مسمی بالضرب المنکر علی فرق الاظہر۔ بہ تردید اس رسالہ ابتر کے لکھی اور جوابات
کلہ شکن ایسے دیے کہ باید وشاید سے تازیانہ گشت عذر لنگ را۔ تا تشا سد یک قدم

فرہنگ ساتھ ہزاروں کتابین لاکھوں رسالے مناظرہ کے میری نظر سے گذرے مگر کوئی رسالہ اس قسم کا کہ جسمین شاعر امام زمانہ کی بحث ہو نہین دیکھا شاید یہ پہلی کتاب ہو جو خاص اس بحث مین تصنیف ہوئی ہو حاسد کو میرا کلام ضرور خیلے مبالغہ معلوم ہوگا او کوئی حسد کرکے کیا کرسکتا ہو وہ خاک سے خیرہ ہو کہان آفتاب وہ اپنے ہی منہ پر گرتی ہو جب پہونچ سکے جو اس کتاب کو از ابتدا تا انتہا بنظر تعمق دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ اوس قدر ہو جو کہ نمونہ نہین کیا گیا ہو اور اس کتاب مین علاوہ متانت و بلاغت کے چند باتین مین ایسی پائین جو دوسرون کے کلامون مین کبھی پائی نہ گئین اول یہ کہ کتاب کا چابی اسطرح ہو کہ کوئی لفظ کسی فقرہ مین بدلنا ممکن نہین ہو اگرچہ وہ دوسرا لفظ اسی معنی کا کیون نہو گو یا ہر لفظ اسی عبارت اور مضمون کے واسطے موزون بلکہ مخصوص ہوا ہو دوم یہ کہ باوصف اختصار اتنا مطلب صاف ہو کہ کسی لانبی چوڑی تقریر مین اسقدر صفائی مطلب نہین پائی جاویگی سوم یہ کہ ہر مضمون مخالف کی تردید مین آئندہ ہر طرح کے جوابات کو پیشتر ہی ملحوظ رکھا ہے چہارم یہ کہ جواب عام فہم و خاص پسند لکھا ہو خواہ کیسا ہی باریک مضمون کیون نہو پنجم یہ تو کالبدر المشرق الانوار مستور نہین ہو کہ جواب مخالف ہی کے معتقدات سے ہوا ہو نہ اپنے عقائد کے مطابق ششم یہ کہ اسقدر مطلب خیز کلام ہو جسکا پایان نہین ان امور پر غور کرکے جو شخص اس تصنیف کی خوبیون سے چشم پوشی کرے اُس سے زیادہ کون بے انصاف ہوگا مین علم و یقین سے کہتا ہون کہ اگر مولوی علی اظہر وانکے سب سب برابر اند چالیس برس شبانہ روز جد و جہد کرین تاہم اس ضرب منکر بے پناہ سے محفوظ نہ رہ سکینگے آنہا دیکھین وہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ الدرس باقی ہوس

تقریظ رشحۂ خامۂ جادو بیان منشی سید عزیز الرحمن ساکن شہر جہانگیر نگر عرف ڈھاکہ

الحمد للہ علی ما نجانا من قبایح الاعمال۔ ومن تلبیس الروافض اہل البدعۃ و الضلال

والصلوٰۃ علی الامام سیدنا ومولانا محمد وآلہ اولی الفضل والکمال - واصحابہ الذین کالنجوم فی
الکمال عین وحال سے جنبہ ہم قانون کرم کا مدار رہ چار ہین وہ زینت فہرست دہ ہزار دہ
مدگانہ ہشت عشری وشمار رہ چار کو جب تک نہ سگنے تین بار رہ اما بعد امیدوار رحمت
ایزد منان سید عزیز الرحمن - خدمات اہل انصاف مین ملتمس ہے کہ انہون ایک کتاب
لاجواب مسمی بالضرب المنکر علی فرق الاظہر از تصنیفات عالی جناب معلی القاب فیض مآب
مباحث فاسدۂ اہل طغیان علاج فرمائے افکار کاسدۂ رافضیان - حاجی حرمین شریفین
حافظ کلام رب المشرقین والمغربین سید المتکلمین سند المناظرین مقبول بارگاہ
صمد مولانا حکیم سید قسیم الدین احمد سلمہ الاحد بجواب رسالہ ابتریعنی فاروق الاکبر بین عمر
الامام والمنکر - مولفہ مولوی علی اظہر جو مصداق نقل مشہور پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل
کے مین) مین نے ازابتدا تا انتہا دیکھی - الحق یہ عجالہ نافعہ لاجواب ہادی طریق صواب
اور قامع اہل تباب ہے - اور اسقدر باآب وتاب ہے کہ مطالعہ سے آسکے دل روافض
کا کباب ہے - مین نے جو فاروق الاکبر کو دیکھا تو اسمین سوا سے بطالات وکذبات
وہرزہ سرائی وزبان درازی کے کچھ نظر نہ آیا - اور بے ساختہ یہ اشعار زبان سے
ادا ہوئے نظم - الغیاث از زہر کامان الغیاث ✲ از زبان بے لگامان الغیاث ✲
الحذر از زشت خویان الحذر ✲ الحذر از کفر گویان الحذر ✲ علم نام ہرزہ گو پیدا شدہ
دین لشان عیب جو پیدا شدہ ✲ حشر کردند این سیہ بختان کور ✲ کرد شور کفرشان
شور بہ شور ✲ مگر بفضل خدا سے مولانا نے بھی جواب اسکا ترکی بہ ترکی بموجب
عرض را الگ نیست کے لکھکر گردن کو آنکی شکنجہ مین دبایا ہے اور دروغ گو را تا بخانہ
پہونچایا ہے اور لطف یہ کہ اصل مطلب بھی فوت نہین ہونے پایا ہے - اس کتاب
کا وصف جہانتک کیا جاوے کم ہے - لہذا صرف اتنے ہی فقرون پر اکتفا کرتا ہون
کیونکہ سے خاموشی از ثنا سے تو حد ثنا سے تست ✲ قول مسلم ہے - مصنف

فاروق الاکبر

فاروق الاکبر ہین کہ جو طفل دبستان بلکہ ابجد خوان ہی۔ بوجہ حداثت سن وعدم مہارت فن کے اس ضرب منکر کو روکنے کی طاقت کہان ہی۔ ہان اگر حوصلہ مقابلہ ہی تو بالتشاہ میدان مناظرہ مین آئے ورنہ یہ کونسی جوانمردی ہی کہ گھرہی بیٹھا بے پسکی اڑائے

ابیات۔ یہ ہم للکار کر کہتے ہین تمسے اسی علی الظہر یہی میدان یہی گو آزماؤ جیسے جی چاہے ٭ اگر ہو حوصلہ تم کو تو آجاؤ مقابل مین ٭ کوئی برہان قاطع ساتھ لاؤ جیسے جی چاہے ٭ والسلام علی من اتبع الہدی

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ اس زمانہ مسرت آغاز فرحت انجام مین ذخیرۂ لاجواب نسخہ نایاب معلم طرز مباحثہ دستور العمل شائقین مناظرہ شیعون کے اقوال کی تردید بہ اسانید معتبر موسوم بالضرب المنکر مصنفہ عالم باعمل فاضل اجل مستفید علمای عصر روزگار خوش خلق وشیرین گفتار صدر نشین بزم تہذیب ماہر اسرار عجیب وغریب جناب حکیم حاجی حافظ مولوی سید نسیم الدین احمد صاحب متوطن موضع آندر ضلع سارن حسب تحریک مصنف صاحب ممدوح کے مطبع نامی وگرامی عالی جناب منشی نول کشور صاحب واقع لکھنؤ مین بصحت مصححان ملازم مطبع بہزاران حسن وخوبی بماہ جون ۱۸۸۶ء مطابق ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۳ھ طبع ہوکر مطبوع خاطر مشتاقان ہوا

اعلان

حق تصنیف اس کتاب کا مطبع اودہ اخبار کے واسطے محدود ومحفوظ ہی کوئی صاحب اس کتاب کو بغیر اجازت مطبع طبع نہ فرمائین